184.06.88.1.
Asmat
by
Ahinuddin
1888

عصمت

جسکو

حاجی مسٹر علیم الدین صاحب مقیم جدہ (عرب)

نے

مسٹر جان لینگ صاحب کے سفرنامہ

سے

ترجمہ کرا کے

قومی پریس لکھنؤ چوک مین چھپوایا

طبع اول بارہ سو جلد (کل حقوق محفوظ ہین) قیمت فی جلد ۸/

عصمت

تمہید

خدا خود میر سامان ست ارباب توکل را

واللہ اعلم کب کوئی ریفارمر مصرعۂ بالا لکھہ گیا ہی۔ اور نہ معلوم اوسنے کس بنیاد پہ
ان الفاظ کو موزون کیا تھا۔ اگر چشم بینا اور فہم رسا ہو تو یقین کر لیجیے کہ جسطرح سر محنت
کا ثمرہ ہر آرزو کا بر خواہش کا پورا ہونا ہر منت کا بر آنا ایک وقت خاص پہ موقوف ہوتا
ہی اسیطرح ہر تخن کی داد خزانۂ رب العباد سے ایسے وقت مناسب پر عطا ہوتی ہے
کہ جسطرح انسان کے احاطۂ عقل و دائرہ ادراک مین نہین آسکتی کیا آپ یقین کرینگے
کہ مین ملک عرب مین (جہان کے باشندے نہ اردو زبان سے واقف نہ اوسکے محاورات
سے آگاہ نہ اوسکی شیرینی و رنگینی سے آشنا نہ اوسکی نازک خیالیون سے بہرہ ور) اس
قصے کو لکھون اور قدردانی و انعام سے محروم نہ ہون۔ اگر یہ واقعہ عجب انگیز اوس
مصرع کے معانی کا مصداق نہین ہی تو کیا ہی جو مین آغاز تمہید مین لکھ چکا ہون۔

مینے ان اوراق کو جدہ (عرب) مین ترتیب دیا اور عالیجناب **حاجی محمد**
اسماعیل خان صاحب رئیس **دتاولی ضلع علیگڈہ** کی خدمت مین جو اندنون آپ
سرزمین نور آگین مین رونق افروز مین پیش کیا جناب ممدوح نے جیسا کچھ اس تحریر کو تصور
فرمایا ہی اپنے نامۂ مبارک مین ارقام کردیا ہی۔ اور بطور صلہ ایکسو جلد کی خریداری سے
بھی اعزاز بخشا جسکا مین بدل مشکور ہون اور فخر کے ساتھ حضرت ممدوح کا نامۂ اطہر جو اس
قدر افزائی مین طایف (عرب) سے صادر ہوا زیب صفحۂ کتاب کرتا ہون۔

مین نے اس قصے کو مسٹر جان لانگ کی کتاب سے ترجمہ کیا ہی مصنف نے اس تحریر کے نتیجہ
کا اظہار دینے کی طرف توجہ نہین کی لیکن میرے خیال مین یہ کتاب بعض عادات اہل یورپ کو
ظاہر کرتی ہی۔ اور اونکے رسم و رواج سے بھی ایک گونہ آگاہی دیتی ہے۔ اور نیز ایک پاکیزہ

خصلت اور صاحب عصمت عورت کی خوش فہمی کو جتاتی ہی جسنے اپنی عفت کو کس درجے تک قایم رکھا اور ناموس آبرو کو کیونکر بچایا اور ایسے مرد کی سفاہت و حماقت کو (جو اوسکی طرف بدنظری کا خیال رکھتا تھا جسکا گو وہ خود مقر نہین - مگر اوس حرکتِ مجنونانہ کو "محبت" کے نام سے تعبیر کرتا ہی) اس پاک نہاد نے اپنی فراستِ ذاتی سے بدرجۂ غایت ثابت کر دیا

جو ان آشفتہ طبیعت جو اکثر محل و بے محل کسی چلبلی صورت کو دیکھکر بیتاب ہو جاتے ہین اس افسانہ کو اپنے لیے موجبِ عبرت سمجھین گے اور آیندہ عورات کی طرف بدنظری سے باز رہین گے —

نازنینان والا گہر کو یہ ایک عمدہ ہدایت ہی کہ اگر وہ حسبِ اتفاق ایسا موقع پائین تو ہرگز درگذر نکرین بلکہ اسیطرح درپردہ سرزنش فرمائین اور رسوا بنائین -

ہندوستان کے باشندے جو عورتون کو مقید کرکے پردے کا فخر اور عفت و عصمت کا دعوی رکھتے ہین اس آزاد قوم کی عورت کا حال ملاحظہ فرماکر خود انصاف کرسکین گے کہ عفت و عصمت ایک خداداد بزرگی ہی جو باہر نکلنے سے ضایع نہین ہوتی بلکہ محض طبیعت سے تعلق رکھتی ہی -

مقام جدہ (عرب)
بستم ماہ مارچ [illegible]ء

خارجِ اوقات
علیم الدین

جناب منشی علیم الدین صاحب

آپ نے جو مسٹر جان ینگ کے قصے کا ترجمہ کیا ہی اور جسکو آپ نے میرے پاس بھیجا ہی اوسکو مینے اوّل سے آخر تک نہایت ہی دلچسپی سے پڑھا اور جسقدر وقت اوسکے پڑھنے مین کٹا وہ نہایت ہی مزیدار تھا —

آپ نے جو یہ نتیجہ اوس قصے سے نکالا ہی کہ طبعی عفت و عصمت پردے کی محتاج نہین اور جن عورتون مین یہ صفت ہو باہر نکلنے یا سیاحت مین اوسمین کچھ فرق نہین آسکتا بالکل درست ہی۔ افسوس ہی کہ ہمارے ملک کے رواجون نے اس مذکورہ اصول کو فراموش کر دیا ہی۔ اور عموماً عورتون کو چار دیواری کی قید مین رکھنے سے خواہی نخواہی اور خود مختارانہ جبر جائز کر لیا ہی —

اس ملک مین آنیسے اور غالباً آپکو بھی مثل میرے یہ بات دیکھکر (کہ ترک عرب مصری یمانی شامی غرض کہ تمام مختلف قطاع اور اقوام کی عورتین کس طرح بے تکلف صرف ایک برقع کے ذریعے سے باہر نکلتی ہین اور سیر کرتی ہین) خیال پیدا ہوا ہوگا کہ چار دیواری مین صرف ہمارے ملک کا رواج ہی ہماری پاک شریعت کا یہ حکم نہین ہی —

رواج کی پابندی مین بہ نسبت احکام شریعت کے شدت اس مثال سے کیسی بدیہی ثابت ہوتی ہی کہ جب ہماری ملک کی مظلومہ عورتین اس مقدس زمین حجاز مین آتی ہین تو وہ ہی مرد جو عورتون کو کبھی اسطرح بذریعہ برقعے کے باہر نہ نکلنے دین یہان اونکو باہر آتا جاتا دیکھکر کچھ بھی مکدر نہین ہوتے — اور یہ بدیہی بات ہی کہ اس تغیر رسم اور بازارون مین نکلنے سے ہماری عورتون کے اخلاق مین کچھ بھی نقص نہین پیدا ہوتا —

اگرچہ ہمارے ملک کی جدید تعلیم اور نئی روشنی اور گورنمنٹ کی برکتین رفتہ رفتہ تمام ان اوہام پر غالب آجاوینگی لیکن تاہم ایسی تصنیفین جیسی کہ یہ آپکی کتاب ہی نہایت ضروری ہین — غالباً ایسی تصانیف کے دیکھنے سے ہمارے ملک کے لوگ اس بات پر ضرور غور کرینگے کہ اون کے رواجات کسقدر ترمیم کے محتاج ہین —

امید ہی کہ جو محنت آپ نے اس ترجمے مین کی ہی اوسکی ہمارے ملک والے ضرور قدر کرینگے اور ترجمے کی لطافت جو اسمین ہی وہ اور زیادہ اِس قصے کو دلچسپی کی نعمت بخشے گی ۔

جب یہ کتاب چھپکر تیار ہو جاے تو براہِ مہربانی سو جلدین اِسکی مجکو بھی دیجیئے گا جو کچھ اونکی قیمت ہو آپکو دیدونگا

مجکو نہایت فخر ہی کہ اس غیر ملک مین اتفاقیہ وارد ہونیکی حالت مین بھی مین ایک ایسی جدید تصنیف کو دیکھہ سکا جو غالباً کچھہ نہ کچھہ اثر ہمارے ملک مین ضرور کریگی ۔

والسلام ۔

آپکا خادم

اسماعیل خان

(دتاولی ضلع علیگڈہ)

واردحال طائف ملکِ حجاز

۱۵- اپریل ۱۹۰۰ء

بسم الله الرحمن الرحيم

باب اوّل

یہ جان باز حضور ملکہ معظمہ کی فوج ظفر موج کی ایک پیدل رجمنٹ مین بعہدۂ لفٹننٹی ممتاز ہی اور ہندوستان مین مدتِ دراز تک خدمات مفوضہ انجام دیکر انگلستان کو واپس آیا ہی اس تقریر سے نہ مجھے ایام بغاوت یا اوس زمانے کی جنگ و پیکار کی کیفیت سے غرض نہ اپنی ہنگامہ آرائی کا مذکور مرکوز خاطر نہ کسی سختی و تکلیف کی شہرت مد نظر نہ کم و بیشی صلہ کی نسبت کچھہ ناراضی و حجت نہ تعداد معاوضہ نقصان میرٹھہ کی بابت گلہ و شکایت نہ اپنے جرنیل فوج سے جسنے کبھی مجھے متعارف وکٹوریا کراس سے معزز نکیا اصلا کینہ و عداوت ۔ گو شب و روز سفر درپیش اور مبتلائے تکلیف و زحمت رہا لیکن بعنایت ایزدی صحیح و سالم و تندرست تہا اور جسوقت کلکتے مین روانگی کے واسطے جہاز پر سوار ہوا تو گو خوش وقت و تابندہ بخت نہون لیکن صابر و قانع ضرور تہا اور چند ہفتے کے بعد عزیز و اقارب دوست و متعارف سے ملنے کی آرزو مین مزاج کو فرحت اور روح کو سرور و سرور رہتا ۔ مینے حتی الوسع کسیکے ساتھہ بہلائی کرنے مین کبھی دریغ نکیا اگر کوئی بد افعال و غیر معتبر ہمسفر بھی محض معاہدۂ زبانی پر مجھسے زرکثیر ولایت مین ادا کرنیکے اقرار پر مانگتا تو یقیناً مجھے دینے مین تامل نہوتا ۔ یلٹن مین یا اور جہان کہین رہنے کا اتفاق ہوا لفظ ”چالاک“ کسینے میری نسبت استعمال نہین کیا بلکہ معقول و سلیم الطبع سمجھا ۔ لیکن یہ مثل جدا بان زد خاص و عام ہی کہ سلیم الطبع عرفاً بیوقوف کا نام ہی ۔ اسکی تصدیق کامل اسدفعہ اثناء سفر انگلستان مین ہو گئی چنانچہ اوس سفر کی مختصر کیفیت بنظر انتباہ و عبرت جوانان آشفتہ طبیعت عرض کرتا ہون

کلکتہ سے روانگی کے دن صبح کے وقت مسٹر بنک نام ایک عمدہ دار بالی سے
جہاز پر ملاقات ہوئی انسے شمالی ہندوستان کے ایک مقام پر شناسائی ہوئی تھی اور عرصہ
چار پانچ سال سے سلسلۂ اتحاد جاری تھا یہ وہان حاکم ضلع تھے - سترہ مہینے کے عرصے
مین اون کے گھر دو دفعہ دعوت اور ایک مرتبہ لنچ کھانیکا اتفاق ہوا ان کے مزاج مین
کسیطرح بوے مہمان نوازی نتھی البتہ بخل مین نام آور اور دولت مین قارون کے ہمسر تھے
کمپنی کے نوٹ ان کے پاس تھے اور آگرہ بنک و بنگال بنک مین بہت حصے تھے نیز
آگرہ کانپور و دیگر مقامات مین متعدد کوٹھی و بنگلے بھی تھے - مسٹر بنک کی شادی
ہوگئی تھی ان کی میم صاحبہ جنکے بشرے سے ترش روئی عیان تھی متوسط قد و قامت
کی نازک اندام عورت مگر فتنۂ دوران تھی — لوگ اوسے بدمزاج کہتے تھے لیکن مہمان یا
ہواخواہون کے ساتھ ہرگز بیجا برتاؤ نتھا - مینے ایک دفعہ جلسۂ دعوت مین دیکھا
اوسنے مسٹر بنک کی طرف اس انداز سے منہ پھیرا کہ صاحب بہادر پسینے پسینے ہوگئے
مسٹر بنک - واقعی صاحب تمیز و ہر دل عزیز بھی نتھے اون کی توجہ ہمیشہ روپیے
کے حصول اور ادھر اودھر کے اسباب کی قیمت کے وصول مین مبذول رہتی تھی صرف
کچہری کا وقت ان تفکرات سے اون کو نجات دیتا تھا اور ججی پر جلد ترقی پانیکی امید
ہو رہی تھی - اپنی بیوی کے سوا زر وافر دینے کے میرے خیال مین وہ نہایت فرمان
برداری کرتا اور بلا شبہہ اوسکی خواہشون کو بسر و چشم بجالاتا تھا محض اوسکی خاطر و آسایش
کے واسطے عمدہ قسم کے آم یا دو سیر برف لانیکے لیے چاہے کتنے ہی فاصلے پر ملین اردلی
کے سوار کو بھیجتا - ناچ کے جلسے مین بلا لحاظ اسکے کہ کسی سے ہمکلام ہو جملے کو ناتمام
چھوڑ کر بلا توقف فوراً اوسکا منہ دیکھتے یا اشارہ پاتے ہی دوڑ اجاتا اور گاڑی لا اسکو
لگا آتا - افواہاً سنا تھا کہ اس گل اندام کی شادی اوسکے خلاف مرضی مسٹر بنک کے
ساتھ ہوئی تھی لیکن اوس عاشق شیدا کی طرف سے جوش محبت مین کچھ شک نہین
ہو سکتا - مسٹر بنک کی طرف سے زیادہ تر دلجوئی و خاطر اسوجہ سے بھی کی جاتی تھی
کہ اگر ان کی جانب سے کوئی دقیقہ فروگذاشت ہوگا تو وہ برق وش سیر گھسا کا اصرار

کریگی اور ایام گرما مین کوہ منصوری پر جاکر لطف زندگی اوٹھائیگی یہان بادسموم و تپ مفارقت کی حرارت سے انکی جان پرنے گی — یہ گلعذار کچھہ عیارہ و مکارہ نہتی لیکن نہ صرف مجھے بلکہ اور ون کو بھی جنہون نے اوسکو دعوتون مین بلایا اوسکے ستایش دوست خوشامد پسند ہونے کا صرور یقین تھا وہ تعظیم و تکریم و تملق کی خواہان رہتی تھی جب کوئی اوسکی صفت و ثنا کرتا تو متواتر سننے کی غرض سے بار بار کہتی "کیا" —

اگر سچ پوچھیے اور خلاف وضع تصور کیجیے تو سمجھہ لیجیے کہ مین بھی اس گل اندام کا ایک ہواخواہ بلند حوصلہ تھا اور وہ خود بھی اس بات کو جانتی تھی جب کبھی اوسکی چشمہاے غزالین سے آنکھین دوچار ہوتین دل بیتاب قفس تن مین مثل بلبل پرشکستہ تڑپنے لگتا اور جسوقت لب لعلین کھولکر دُر دندان کی جھپک دکھادیتی اور خوبئ تقدیر سے میری ذات مخاطب ہوکر کوئی بات بھی کرلیتی تو اوسکی آواز دلنواز مسرت سے بے اختیار کردیتی کاش وہ بیوہ ہوتی! چونکہ صحیح النسب عورت تھی اور سوا مسٹر ہنک کے سب کے ساتھہ نہایت شایستہ اور معقول مدارات کرتی تھی مین اوس سے شادی کرلیتا

اگرچہ مجھے مسٹر ہنک سے قطعاً نفرت تھی لیکن بیوی کے طفیل مین انکی بھی دعوت کرتا تھا - اگر یہ بیہودہ امید نہوتی کہ مین دعوت کرونگا تو اوسکے عوض مین وہ بھی مجھے بلائیگا اور اوس آئینہ رو کے دیکھنے اور بات سننے اور بعد کھانیکے لطف نغمہ و سرود سے محظوظ ہونیکا مجھے موقع ملیگا تو ایسی جلد جلد کبھی اوسکی دعوت نکرتا یہ بھی خیال رہے کہ اوسکی نغمہ سرائی کچھہ درجہ اعلے کی نہتی لیکن میرے خیال مین جینی لینڈ کی نوکیا اصل لحن داؤدی پر بھی ترجیح تھی - جب میری رجمنٹ کی اوس مقام سے تبدیلی ہوئی جہان مسٹر ہنک مجسٹریٹ یعنے حاکم ضلع تھے مجھے خیال تھا کہ جسوقت اوس ستم آراسے آخری ملاقات کرونگا اور لفظ خدا حافظ زبان سے کہونگا یہ دل بیقرار ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا - چنانچہ سفر مین عرصہ دراز تک نہایت ہی خستہ و پریشان رہا لیکن کسیوقت اوس فراموش کار کا خیال دل سے دور

† لندن کی ایک مشہور نغمہ آرا عورت کا نام ہے جسنے سالگذشتہ مین تخمیناً ساٹھہ سال کی عمر مین وفات پائی چالیس ہزار پونڈ کا سرمایا چھوڑا -

نہوا بیداری مین اوسیکا تصور رہتا تھا اور خواب مین اوسیکا رُخ انور پیش نظر ہوتا تھا - خیر اس کا فرترسا کی مفارقت سے جو صدمہ دل اندوہ گین کو پہنچا تھا اب رفتہ رفتہ رو بہ اصلاح ہو چلا تھا لیکن کلکتے سے روانگی کے دن اوسکے خاوند کو چھاز پر دیکھکر وہی خیالات ستانے اور واقعات گذشتہ یاد آنے لگے اور یہ دل بیتاب و خانہ خراب جسکو پانچ برس کی ناامیدی و مایوسی کے بعد استقلال ہوا تھا پھر اضطراب تازہ اور وہی جوش بے اندازہ دکھانے لگا -

مسٹر بنک سے مصافحہ ہوا اور از راہ ریاکاری و زمانہ سازی ہاتھون کو دباکر دریافت کیا "کیا آپ بھی قصد وطن رکھتے ہین؟" اُسنے مغموم صورت بناکر جواب دیا "نہین، لیکن میری ہمدم و رفیق بیوی اور تین بچے جاتے ہین دیکھیے مین اسلیے نہین جاسکتا ملاحظہ فرمایئے ڈھائی ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ ججی کا نقصان اوٹھانا اور کمشنری کا استحقاق کھونا کون دانائی ہی اور ایک کمشنری بھی عنقریب خالی ہوگی کیونکہ سیٹوسٹی† کی نقاہت حد کو پہنچ گئی ہی اور ڈاکٹرون نے کہدیا ہی اگر وہ ولایت کو نہ گئے تو جلد گذشتہ لحد مین عافیت گزین ہون گے اور جسوقت موقع ہو مجھسے قایم مقامی کا وعدہ ہو لیا ہی"

مینے کہا "درست ہی" اور دل مین بہت خوش ہوا کہ یہ جہاز پر نہوگا - اگرچہ اوس شوخ پُرفن کی طرف سے اوسکے خاوند کا بدظن ہونا سمجھ مین نہین آتا تاہم وہ دیر تک کسیکو اوسکے ساتھ باتین کرنے کا موقع نہین دیتا تھا بلکہ خود آکر گفتگو مین شریک ہوجاتا تھا

مسٹر بنک نے مجھسے کہا "مین امید کرتا ہون اور اطمینان رکھتا ہون کہ آپ راستے مین میری بیوی اور بچون پر نظر عاطفت مبذول رکھین گے" مینے جواب دیا آپ خاطر جمع رکھیے تاامکان دریغ نکرون گا اور بلحاظ اتحاد قدیم ہر موقع پر میم صاحبہ مجھے اپنا حقیقی بھائی سمجھکر خدمت کیواسطے ارشاد کرسکتی ہین -

مسٹر بنک نے شکریہ ادا کرکے کہا "مائی ڈیر مارک" (مارک اس احقر کا نام ہی) اُسوقت وہ اپنے کمرے مین اسباب کی ترتیب کر رہی ہی اور تاوقت روانگی باہر نہ آئیگی جہازات کو

† کسی جج کا نام -

کچہری مین لنگر انداز رہیگا - اسیوقت بالمشافہ اس تقریب و تمہید کے اظہار کی ضرورت نہین ہے جو آپ نے ازراہِ عنایت فرمایا مین اوس سے کہے دیتا ہون" یہ کہکر مسٹر بنک اوس حوروش کے کمرے مین گئے اور فی الفور اطلاعی گھنٹہ بھی ہوا کہ پانچ منٹ بعد زینے اوٹھا لیے جاوینگے لہذا جو مسافر نہون وہ فوراً جہاز سے چلے جاوین آواز کے ساتھہ ہی لوگ جلد جلد رخصت ہونے لگے اور خدا حافظ کہتے ہوئے کنارے کیطرف متوجہ ہوئے مسٹر بنک بھی اوسی انبوہ مین تھے تاہم جلدی سے ہاتھہ ملا کر کہا "پارک خدا تمکو جلد اور بخیریت گھر پہنچا وے" ایک لمحہ بعد نظر اوٹھائی تو مسٹر بنک کو دیکھا کنارے پر کھڑے جہاز کو تک رہے ہین - بہت خوش ہوا !!! اسی اثنا مین تدریج جہاز کا رُخ سیدھا کیا پتوار آہستہ آہستہ پہرنا شروع ہوا تیز چلنے کو ناخدائے ہنوز اجازت بھی ندی تھی کہ تھوڑی دیر مین گارڈن* ریچ نظر سے غائب ہوگیا - اوسوقت فرطِ انبساط سے یہ عالم تھا کہ اگر میرے منصب سے شاہان یورپ اپنی سلطنت کا تبادلہ چاہتے تو منظور نکرتا اتفاق وقت کہ وہ ستم ایجاد اور یہ خانہ برباد ایک جہاز پر سوار اور خوبیِ قسمت سے وہ حور طلعت حسبِ استدعا مسٹر بنک میری زیر نگرانی و حفاظت - ناظرین تو تہمات بیجا دل مین نہ لائین اور یہ تصور نفرمائین کہ مین اپنی نیک طینت اور پاک خصلت کو داغ خیانت سے آلودہ کرنا چاہتا تہا نہین ہرگز نہین اوسکے پاس بیٹھنا اوسکے روئے منور کو دیکھنا اور اوسکی پیاری پیاری باتین سُننا صرف میرا مقصود دلی تھا -

*

اوس دُرِ نایاب کے اپنی سپردگی مین ہونے کا دل مین فخر کرتا ہوا اسیلون مین آیا اور اظہارِ خود نمائی کے ساتھہ مہتمم باورچیخانہ سے کہا "بنک صاحب ایک عہدہ دار بلند اقتدار کی بیوی عالی تبار بھی اِسی جہاز مین سوار ہے" -

مہتمم — مین جانتا ہون کمرہ نمبر ۲۰ مین ہین —

پارک - "بیشک" اونسے ہماری قدیم شناسائی ہی اور ہم نے بنک صاحب

---

* نواح کلکتہ مین ایک مقام کا نام ہی - ** ایک مقام کلکتہ - *** جہاز کا صحن جہان کھانا کھاتے ہین -

ہنگام سفر اونکی بیوی اور بچوّن سے بمراعات پیش آنے کا وعدہ کیا ہی۔
مہتمم۔ "بجا ہے"
پارک۔ خیر! آپ یہ کارڈ لیجیے اور مہربانی فرماکر دو کرسیون مین باندھ دیجیے تاکہ اون پر کوئی اور نہ بیٹھے۔
مہتمم۔ یہ بندوبست ہو چکا۔ بنک صاحب نے مجھسے اول ہی کہا تھا۔ آپکا نام لفٹننٹ پارک بتایا تھا۔ میم صاحبہ افسر میر بحری کے داہنے جانب بیٹھین گی اور آپ بائین پہلو پر رہین گے۔
پارک۔ لیکن مین تو میم صاحبہ کے برابر بیٹھنا چاہتا ہون۔
مہتمم۔ اب نہین ہو سکتا ہان اون لوگون سے آپ خود بندوبست کر لیجیے
پارک۔ وہ کون ہین۔
مہتمم۔ میم صاحبہ کے برابر داہنی طرف ایک ضعیفہ عورت کسی کرنیل کی بیوی کی کرسی ہی اونھون نے خود اوس جگہ کو پسند کیا ہی مین نہین خیال کر سکتا کہ وہ اپنی جگہ کو چھوڑین۔
پارک۔ اچھا میم صاحبہ کے مقابل کون ہی؟
مہتمم۔ ایک جنٹلمین ہی لیکن وہ بھی ہٹتا نہین معلوم ہوتا کیونکہ داہنے پہلو پر اوسکی بیوی اور بائین رُخ پر اوسکی سالی ہو گی۔ صرف آپکو یہ توقع حاصل ہی کہ افسر میر بحری سے کہیے شاید وہ تبادلہ کر لین۔
پارک۔ افسر میر بحری کون ہی اور اسوقت کہان ہی؟
مہتمم۔ فوج بحری مین وہ بھی لفٹننٹ ہین بلوم فیلڈ اونکا نام ہے بیٹنے ابھی ڈک † پر بیٹھے اخبار پڑھتے دیکھا تھا آپ اونکو بآسانی پہچان لین گے نیلے کوٹ مین بڑے بڑے تاجدار تکمے لگے ہوئے اور نیلی ہی لیس دار ٹوپی بیچ مین تاج بنا ہوا پہنے ہوئے ہین وہ بہت لایق محسن شریف شخص ہین اور جملہ مسافر خواہ ذکور خواہ اناث

† جہاز کی چھت کہ اوسپر اکثر ہوا خوری کو بیٹھتے ہین۔

سب اونکو عزیز رکھتے ہین اور وہ بھی ہر شخص کو خوش کرنے مین کوتاہی نہین کرتے لیکن جب کسی بات پر خفا ہو جاتے ہین تو کپتان صاحب افسران جہاز سے بڑی باز پرس کرتے ہین اور ڈاک کے صندوق نکلوا کر انکا شمار او معائنہ کرنے مین بہت تکلیف دیتے ہین —

مین یہ سُنکر جلد اوپر گیا اور اوس بزرگ والانہاد کو دیکھا آرام کرسی پر خاموش بیٹھا ہی اخبار گھٹنون پر رکھا ہی اور کسی فکر مین مستغرق ہی — یہ ایک مہذب وضع کا حسین و پاکیزہ صورت آدمی تھا بالون مین سفیدی آ گئی تھی لیکن آنکھون سے شوخی عیان اور بشرے سے تیزی و چالاکی ظرافت و ذہانت نمایان تھی — مین ٹوپی اوتار کر اور لفظ گڈ مارننگ سی کہکر رسم آداب بجالایا اوسنے بھی سلام کا جواب دیا اور فوراً یون باتین کرنے لگا —

بزرگ — آجکا دن بہت اچھا ہی —

یارک — نہایت صاف —

بزرگ — اور ہوا بھی سرد چلتی ہی —

یارک — بہت خوشگوار اور یہ جہاز بھی بہت نفیس ہی —

بزرگ — جی ہان! اور سفر ولایت کیواسطے بہت ہی مناسب ہی لیکن بڑے مستول کے رستے کو تو دیکھیے —

یارک — کیون اوس مین کیا ہی —

بزرگ — "دیکھیے دو کنارے نکل گئے ہین اگر یہ آدمی جو سنر ھنک کہلاتا ہی اور اوڈ سیئر کا کام کرتا ہی جہاز عظیم جاسپر نامے دس توپ والے پر جب مین کمانڈ کرتا تھا ہوتا اور اسطرح ایک رسی رکھتا تو مین معقول تدارک کرتا اسیطرح چھت کو دیکھیے اور صفائی بھی ملاحظہ کیجیے مین ضرور ان کے سر پر گرم اوبلتا ہوا رنگ ڈالتا کچھ پرواہ نہین مین چھتیس برس تک جنگ و پیکار ہنگامہ و کارزار مین مصروف رہکر اول لفٹننٹ ہوا بعد لفٹننٹ ہوا اسکے بعد دوم آخر لفٹننٹ اول بحکمہ

جنگی ہو گیا اور سب کے بعد مختلف مقامات دُنیا مین لفٹننٹ کمانیر رہا۔ یہان
تین سو پونڈ سالانہ بھتہ اور خوراک پر ہون پھر زحمت و ذمہ داری کو خیال کیجیے !
ان ڈاک کے صندوقون مین سے اگر ایک بھی ضایع ہو جاوے تو میرا ٹھکانا نہ رہے
شامت آجائے گیا کھون حال گفتنی نہین آدمی کا دل پارہ پارہ کرنیکو کافی ہی" ۔
اس نیل آفسر کے جواب مین مینے کہا واقعی افسوس ناک حالت ہی اسکو
ٹائمس مین چھپوائیے ۔ اوسنے کہا ضرور چھپواتا لیکن بالکل بے سود ہی جو پڑہین گے
وہ التفات نکرین گے جو لحاظ کرین گے وہ کبھی مطالعہ بھی نکرین گے ۔
یارک ۔ بجا ارشاد ہی ۔
بزرگ ۔ کیا وقت ہی آٹھ بجے ہون گے ۔
یارک ۔ بارہ بجنے مین بیس منٹ باقی ہین ۔
بزرگ ۔ مین سمجھا ابھی صبح ہی ہی کیونکہ مجھے تشنگی ہی ۔ آپکے ساتھ کچھ کتابین بھی ہین
یارک ۔ بہت ہین ۔ تمام مشہور مصنفون کے ناول موجود ہین ۔
بزرگ ۔ اہا بڑی خوشی کی بات ہی جب دل گھبرائیگا تو آپ کو تکلیف دونگا
یارک ۔ کتابین کیا ہر چیز حاضر ہی جب دل چاہے بلا تامل طلب فرمائیے ۔
بزرگ ۔ بلاشبہہ آپ بہت کریم النفس اور آشنا پرست ہین ۔
اب مینے روئے سخن دوسری طرف پھیرا اور دبی زبان سے کہا مین
ایسے ایک نوازش کا متوقع ہون ۔ اوسنے جواب دیا فرمائیے جو بات مجھسے ممکن ہے
بسر و چشم حاضر ہون ۔ تب مینے مقصود دلی بیان کیا ۔ اس آرزو کو سُنکر
اوسنے آنکھین پھاڑ کر میری طرف دیکھا اور بائین آنکھ کو دبائے ہوئے ایک چوتھائی
منٹ تک داہنی آنکھ کو بغور جمائے رہا آخر ہونٹ ہلائے اور پہلا یہ سوال کیا ۔
بزرگ ۔ وہ کوئی نوخیز عورت ہی ۔؟
یارک ۔ بہت جوان نہین ہی ۔
بزرگ ۔ کچھ شکیلہ جمیلہ ہی ۔؟

پارک - نہ ایسی حسین وجبین -
بزرگ - کیا دلکش و پسندیدہ ؟ -
پارک - بالکل نہین -
بزرگ - پھر کیا آپ پر خدا کی مار ہی جو اوسکے پہلو مین بیٹھنے کو دل بیقرار ہی -
پارک - مینے اوسکے خاوند سے وعدہ کیا ہی -

اُہ! وہ غرّایا! اور مسکرا کر کہا - مین پہلے اوس نازنین کو دیکھ لون تب قطعی جواب دون گا - عموماً مرد عورتون کو بنظر مختلف دیکھتے ہین شاید جسکو تم حسین نہ خیال کرو میری رائے مین مہ جبین ہو - ممکن ہی جو تمکو پسند ہو میرے نزدیک وہ ہی دلربا ہو - پندرہ برس کی عمر سے میری زندگی سرکاری خدمت اور خوبرویون کی الفت ہی مین کٹی ہی - اور خوبصورت و شُستہ زبان عورت سے بشیتر دلبستگی ہوئی ہی - مین وعدہ نہین کرتا لیکن آزادانہ روش سے غور کرون گا اگر میری مرغوب طبع نہوئی تو مین اوسیوقت آپسے کہدون گا لیکن معاف کیجیے اگر پسند ہوئی تو سفید رومال جیب سے نکالون گا اور آہستہ سے کہا انھون گا جس سے آپ سمجھ لیجیے گا کہ آپ کو میری جانب چپ بیٹھنا پڑے گا جب مین جزائر ہندوستان جا سپر کی کمانڈ کرتا تھا - (یہان اوسنے مجھے ایک طول طویل قصہ سُنایا اور ہنوز نصف تک نہ پہنچا تھا کہ کھانیکا گھنٹہ ہوا لیکن خدا جانے کیا مہمل و دلخراش فسانہ تھا مین ایک فقرہ بھی نہ سمجھا میرے دل کو اسقدر پریشانی تھی کہ اوسکا سُننا کسیطرح گوارا نہوتا تھا) -

جب مین زینے سے اوتر کر سیلون مین آتا تھا ایک پُرانے شناسا یعنی میم صاحبہ کی آیا سے ملاقات ہوئی اوسنے مجھے فوراً پہچانا اور سلام کیا میم صاحبہ کے دو بڑے بچے جارجینا اور الفریڈ جنکی شوخی و شرارت کی اوسنے نہایت ہی شکایت کی اونکی حفاظت مین تھی - جارجینا تخمیناً ساڑھے چھ برس کی تھی اور الفریڈ کی عمر قریب ساڑھے چار کے ہوگی لیکن دونون

بلا رہے ورمان اور ہندوستانی زبان مین اعلیٰ درجے کے گستاخ و بدزبان۔ مینے دریافت کیا بہلا مجھے پہچانتے ہو اونہون نے سادگی سے جواب دیا۔

"جہنم کو جاؤ"۔ آیا نے کہا ٹینک صاحب نہایت ہی دمی آدمی ہی۔ اونسنے اپنی بیوی کے پاس دوسرا نوکر نہ رکھا باوجودیکہ اوس بیچاری نے ہر چند کہا کہ چہوٹا بچہ صرف گیارہ مہینے کا ہی لعد ابہی تک پاؤن بہی نہین چلتا ایک مین اعدا آیا سے کیا ہوسکیگا اِنکا سنبہالنا مشکل پڑے گا۔

مین نے اِن سب باتون کا نہایت بلند حوصلگی سے جواب دیا کچہہ پروا نہین اینا امین میم صاحبہ کی ادائی خدمات مین تمہارا شریک رہون گا۔

بابِ دوم

پہلے روز میم صاحبہ ناشتا اور کہانے دونون مین شریک ہوئین لیکن شام کیوقت چہہ بجے ڈک یعنی چہتری پر تشریف لیگئین اور لیڈیون کے قریب جو چاء پی رہی تہین متمکن ہوئین اوس جوشِ دل اور شوق کامل کا اظہار کہ اوسے دیکہتے ہی اپنا دستِ نازک بصد شان رعنائی میری طرف بڑہایا پیکر تحریر یا عالمِ تقریر مین لانا سخت دشوار بلکہ غیر ممکن ہی مین اپنی آرزوے دلی کا اظہار صرف اس شعر کے پیراہے مین کر سکتا ہون ؎ عشق کیا شے ہی بیان کیونکر کرون ✤ دردِ دل صرف زبان کیونکر کرون ✤ سچ ہی یہ وہ معما ہی جسکو گم گشتگانِ وادے الفت ہی سمجہتے ہین یہ وہ جذب ہی جسکو کاملان محبت ہی جانتے ہین یہ وہ بحر ناپیدا کنار ہے کہ شناورانِ قلزم وفا ہی اس سے پار ہوئے ہین یہ وہ بادۂ عرفان ہی کہ تشنگانِ جامِ مودت ہی اوسکی کیفیت سے واقف ہین لیس مجہے اپنی زبان کا اثر صاف ظاہر ہوگیا کہ وہ زہرہ شمایل میرے قرب سے رضامند بلکہ میری طرف مایل ہی بے تکلف سلسلۂ کلام شروع ہوا اور ایام گذشتہ و داستانِ سابق کا جسمین عموماً رسم و راہ نہتی بالتفصیل تذکرہ رہا نو بجے رات تک کہ اوسوقت لیڈیان دلشان اپنی اپنی خوابگاہ مین گئین مین نے اوس گُل عِذار کو کسی اور طرف متوجہ نہونے دیا بعد ازان

صاحبان والاشان کے جلسے مین آیا وہ بزرگ لفٹنٹ بھی موجود تھے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا ہے۔ ہمنے اوس پری وش کو دیکھا کچھ باتین بھی کین اور اب آپکو جواب دیتے ہین۔

مین نے کہا امید ہے کہ میرے حسب مراد ہو۔ فرمایا نہین حضرت خلاف مراد وہ تو ایک ہی طاؤس طناز شوخ وحسین سراپا ناز عورت ہے اگر آپ چاہین تو مجھے اپنا کمرہ دیدینے مین انکار نہین مگر اوسکے برابر ہرگز نہ بیٹھنے دونگا۔ یہ جواب نازیبا و ناصواب نہایت ہی خشم انگیز تھا لیکن اوس تفرقہ انداز نے اس ڈھنگ سے کہا کہ باعث برانگیختگی نہوا۔

دوسرے دن صبح کو سات بجے کے وقت میم صاحبہ اور اونکی آیا الفریڈ و جارجینا کی آراستگی مین مشغول تھین اور اونکا شیرخوار بچہ میرے پاس تھا مسافران شوخ طبیعت نے دیکھکر قہقہہ اوڑایا اور از راہ تمسخر آوازہ کسا ”واہ خوب آیا بنایا“ سوا آٹھ بجے آیا اوس بچے کو لیگئی اور جارجینا و الفریڈ کو میرے پاس چھوڑ گئی اون دونون کو ایک جگہ رکھنا آسان بات نتھی۔ ادھر الفریڈ اوپر کو بھاگتا تھا اودھر جارجینا کو اوسکا تعاقب کرنے اور پیچھے دیکھنے کا اصرار ہوتا تھا جیسا کہ عموماً ہندوستان کے ملازمانِ غلام صفت کی نگرانی مین بچے خراب ہوجاتے ہین یہ دونون بھی بے حد شریر اور سرکش ہوگئے تھے۔ ہندوستانی زبان مین میرے واسطے الفریڈ کی نہایت حلیم دھمکی یہ ہوتی تھی ”ہم تمہاری ہڈی ہڈی توڑ ڈالیگا اور کوّون کو کھانیکو دیدیگا“ اسیطرح جارجینا کو جب خاموش بیٹھنے کو کہتا تو وہ ہمیشہ کہتی ”جب ہم تمہارا ناک کاٹ ڈالیگا“۔

مین اون کی مان کا والہ و شیدا تھا اونکی گالیون کو کیا خاطر مین لاتا مزید بران اونکا منہ چومتا اور پیار کرتا تھا۔ اِن سیماب وش بچون کی حفاظت کی بدولت تکہ بہ برزن کے مانند ایک اِسطرف اور دوسرا اوسطرف کو جاتا تھا۔ تکلیف کا کِسکو خیال خوش ہوکر مین نے اوس بزرگ لفٹننٹ اور دیگر حضرات کی کیا کیا باتین سہین اور

اونھون نے کیسی کیسی میری دھجیان اڑائین

آٹھ بجے سب بچے کہ قریب پچاس کے تھے حاضری کھاتے تھے اور نو بجے بڑے آدمی جاتے تھے ۔ میم صاحبہ بھی آن بان کے ساتھ نفیس لباس سے آراستہ (نہ بیش قیمت) مہ درخشان کے مانند اپنے کمرے سے برآمد ہوئین ۔ اگرچہ لفٹننٹ صاحب نے دریا، امواج کیطرح ہم دونون مین جدائی کردی تھی تاہم ہم اوسکے وار پار سے باتین کرنے لگے یہ دیکھکر وہ سیدھا ہو بیٹھا اور ہماری گفتگو مین خلل انداز ہوا ۔ اسپر بھی صبر نہوا اوس سلسلے ہی کو موقوف کر دیا یعنے یکایک کہا ہائے افسوس! کوئی بچہ چیختا ہے شاید نیچے کلون مین گر گیا! یہ سنتے ہی میم صاحبہ گھبرائین ہائے غضب! کہین الفرایڈ یا جارجینا نہو مسٹر پارک آپ جاکر اطمینان کر آئیے ۔

مین اوس پریزاد کے ارشاد کے موافق دوڑتا ہوا اوپر گیا دونون کو آیا کے پاس صحیح وسالم مصروف شرارت پایا اور پانچ منٹ کے عرصے مین واپس آکر اوسکی مادر مضطر کو مژدہ خیریت سنایا ۔ لفٹننٹ صاحب نے ایسی صورت بناکر کہ تمسخر کا اثر بھی نہ پایا جائے دریافت کیا "کسکا بچہ تھا؟" کوئی بھی نہین،، سب اچھی طرح ہین مینے کسیکو روتے چیختے نہ سنا کیا میم صاحبہ آپنے سنا تھا؟ مجھے بھی کوئی آواز نہین سنائی دی ۔

لفٹننٹ نے اونگلی اوٹھاکر کہا وہ دیکھو شاید تعجب ہی تمنے نہ سنا اوس نازک اندام نے پھر گھبراکر کہا "خدا خیر کرے" ۔ اور مین دوبارہ اوسکے دل خوف زدہ کی تسکین کرنے اور اوسکے دسترخوان سے اوٹھنے کی تکلیف بچانیکو اوپر گیا اور لفٹننٹ کی غلط بیانی کا یقین ہوگیا ۔

جب مین واپس آیا تو اوس پاکیزہ خصایل نے کہا "مسٹر پارک آپنے مجھے نہایت ہی ممنون کیا اور مجھے افسوس ہے آپکا ناشتا بھی ٹھنڈا ہوگیا" ۔ مینے جواب دیا آپ مجھکو شرمندہ نکیجیے مین ہر وقت آپکی خدمت کو موجود ہون اب لفٹننٹ صاحب نے سر اوٹھاکر کہنا شروع کیا "مینے اپنی عمر بھر

کسی مرد او خصوصاً مجرد کو بچون کا اسدرجہ شایق نہین دیکھا اچھا ہو تا اگر آدمی وزن بچے مین اوسکے سپرد کرتا یہ میری طرف بغور دیکھکر مسکرا دیا اور کانون کا گھونٹ لیکر کہا بیشک مین دیدیتا - اور کاش مین بھی تمہارا ہم عمر اور تمہاری جیسی حیاق و چست ہوتا تو اس درد محبت مین کہ تم دلگیر ہو رہی ہو تمہاری امداد کرتا "

اسیطرح میم صاحبہ کیطرف مخاطب ہو کر ایک فسانہ وحشت انگیز شروع کر دیا جسکو وہ گل اندام بڑے شوق سے سُننے لگی لیکن مین مطلق نہ سمجھا اور سوائے تمہید کے مجھے کچھ بھی یاد نہ رہا :- یعنی جب مین جاسپر کی کمان کرتا تھا تو جنوبی امریکا مین ایک جنٹلمین اور اوسکی بیوی سے ملنے کا اتفاق ہوا اونکو جاسپر کے دیکھنے کا بہت شوق تھا کیونکہ ایسا عمدہ جہاز کبھی اوس بندر مین لنگر انداز نہوا تھا یہ صاحب اعلے درجے کے عمدہ دار اعلے تھے ان کے دو بچے تھے ایک لڑکی جسکی عمر چھ اور سات برس کے درمیان تھی دوسرا لڑکا جو چار یا پانچ برس کے قریب تھا جب وہ جاسپر کے ملاحظہ کو آئی یہ بچے بھی ہمراہ تھے ز وغیرہ وغیرہ -

ناشتے کے بعد میم صاحبہ ایک ٹوکرے مین اون اور فریم وغیرہ سینے کرنے سے لیکر نکلین اور چھتری پر شامیانے کے نیچے آرام کرسی پر جلوہ آرا ہوئین مین بھی اون کے بائین پہلو سے ملکر ایک تپائی پر بیٹھ گیا میم صاحبہ اپنی چکن دوزی مین مصروف ہوئین اور مین نے ایک فسانہ جیب سے نکالکر پہلا باب دیکھنا شروع کیا ہنوز ایک فقرہ پورا نکیا تھا کہ الفریڈ گریہ کنان افتان و خیزان اپنی ماں کے پاس آیا اور شکایت کی کہ جار جینا نے مارا ہے فوراً اوسکے قدم بقدم ہی اوسکی بہن بھی آئی اور اوسکے بیان کی تکذیب کی اور رونے کی نقل کرتی رہی - دس منٹ مین ان فتنہ انگیز جنگ جو بچون مین صلح و موافقت کرائی بعد اسکے اوس نازنین نے اپنا کام شروع کیا اور مین نے کتاب اوٹھائی لیکن افسوس ہے کہ تھوڑی دیر مین اونہون نے پھر وہی دھوم مچائی مجھے اونسے قطعی نفرت ہو گئی تھی لیکن حالِ دل کے اظہار کی جرأت نرکھتا تھا - دوسری دفعہ اونھین پھر منایا اور راضی کیا اور جب وہ آپس مین کھیلنے لگے تو امید ہوئی کہ کوئی گھنٹے دو گھنٹے فسا

فروہوا لیکن ابھی مینے تیس سطر نہ پڑہی ہون گی کہ آیا بچے کو گوٹے پر رکھے ہوئے آئی
میم صاحبہ نے اوٹھکر اوسے گود مین لیا اور آیا کے ساتھ ساتھ اپنے کمرے مین چلی گیئن اور
مجھسے کہہ گیئن مہربانی فرماکر الفرایڈ و جارجینا کو دیکھتے رہنا۔ میم صاحبہ کو گئے
دیر ہوئی تھی۔ میرے ایک ہمسفر کپتان تراٹ صاحب آئے اور ایک ناول
مستعار مانگا مینے کہا اگر آپ اِن دونون بچون کو اپنے پہرے مین رکھیے تو ابھی لا کے دیتا
ہون اونہون نے حفاظت کا وعدہ کیا اور مین وہ کتاب لینے کو نیچے گیا چھ منٹ نہ
گذرے ہون گے واپس آیا تو ایک عجب ہنگامہ پایا کہ وہ گاغذار مُردے کیطرح زرد و بیقرار
کھڑی ہی جارجینا کی ریشمی پوشاک پارہ پارہ روبرو پڑی ہی الفرایڈ جُدا رو رہا ہے
اور اوسکی پیشانی مین کبوتر کے انڈے کے برابر آماس ہو گیا ہی۔ معلوم ہوا کہ جارجینا
آگے دوڑ کر جاتی تھی اور چونکہ بھیڑون کے باڑے کیطرف پیٹھ کیئے کھڑی تھی اوسکا
کپڑا کسی بھیڑ نے پکڑ لیا اور خوف زدہ ہوکر جب بھاگنا چاہا تو لباس کا پچھلا حصہ وہین
رہ گیا اور جب تراٹ صاحب جارجینا کے بچانیکو چلے الفرایڈ بھلا کیسے ٹھہرتا وہ
کپتان جہاز کے کمرے کیطرف دوڑا اور رسیون مین پھنسکر گرا جس سے چہرہ بدنما
ہوگیا اور اپنی ممان کو بھی ملول کیا۔ جسوقت یہ دوہرا حادثہ واقع ہوا اور میم صاحبہ
حالتِ تشویش مین گھبرا کر باہر نکلین تراٹ صاحب تو چلدیے اور میری جان پر یہ جنجال
چھوڑ گئے۔ وہ شعلہ رو بھبوکہ ہوگئی نہایت ہی غصہ آیا اور اِس انداز سے میری طرف دیکھا
کہ گویا میری جان لے لیگی اور اوسی طیش مین یہ بھی کہا مسٹر پارک تمنے غفلت کرکے دانستہ
یہ حرکت کی۔ اوسوقت مین متحیر کھڑا تھا کوئی میرا ہمدرد نظر نہ آتا تھا بہت سی عورتون
نے کہ اون کے نیچے بھی جہاز پر تھے اِس ماجرے کو دیکھکر نفرین کی مجھے اپنی عمر مین کبھی
ایسا لفظ سُننے کا اتفاق نہوا تھا اگر مین بجائے میم صاحبہ کے ہوتا تو آیندہ اوس مرد سے بات
نکرتا۔ اوسوقت ہمارے بزرگ لفٹننٹ بلوم فیلڈ صاحب کی بن آئی آپ تشریف
لائے میری طرف کچھ آنکھ کا اشارہ کیا اور اوس آتشین رخسار سے یون کہا!
مائی ڈیر میڈم خیر ہوئی یہ صدمہ کچھ اندیشہ ناک نہین ہی لیکن جسکے مہلک ہونے مین

شک نہ اتھاشکر کیجیے کہ پشمین پوشاک ہی پارہ پارہ ہوئی ارحم الراحمین نے بڑا رحم کیا کہ غریب بچے کی ٹانگ کو کاٹنے سے محفوظ رکھا بھیڑ کا دانت خوفناک بلکہ جانگاہ ہوتا ہی جب مین جابسیر کی کمان کرتا تھا ایکدفعہ ہم کیپ آف گڈ ہوپ مین تھے آپ کو معلوم ہوگا وہان کی بھیڑون کی دُم بہت وزنی یعنی پانچ سیر سے دس سیر تک ہوتی ہی ایکدن ایک غریب خوبصورت خوردسال لڑکی جو بعینہٖ آپکی پیاری بچی کے مشابہ تھی آیا کی غفلت سے" وہ تو یہ قصہ کہتے تھے اور مین وہان سے دوڑکر اپنے کمرے مین آیا غمگین ہوکر بستر پر گرا تاثرات الم سے کراہتا رہا اور بمشکل کتاب کے مطالعہ سے تسکین خاطر کرکے غم غلط کیا بارہ بجے بٹلر[*] نے آکر اطلاع دی کہ ناشتا میز پر چن دیا گیا چونکہ میرا ارادہ باہر آنیکا نتھا لہذا اوس سے کہدیا مجھے اشتہا نہین ہی صرف تھوڑے بسکٹ اور ذرا سا پنیر اور ایک گلاس شراب یہین لے آؤ چار بجے کھانیکے وقت بھی وہی بٹلر پھر آیا مینے کہدیا طبیعت اچھی نہین ہے تھوڑا بط کا کباب آلو کا بھرتا شیری اور پانی یہین بھیجدو یہ چیزین چنگیر مین رکھکر وہ لایا اور ایک بکس پر رکھہ گیا مین کتاب دیکھہ رہا تھا پڑھتے پڑھتے سو گیا پونے چھہ بجے دروازے پر دستک کی آواز سے آنکھہ کھلی با آواز بلند پکارا "کون ہی" میم صاحبہ کی آیا نے جواب دیا صاحب "مین ہون" دریافت کیا کیا کہتی ہو "میم صاحبہ کی چٹھی لائی ہون" مین اوٹھا دروازہ کھولا اُس سے نامہ لیا حسبِ ذیل لکھا تھا!

"ڈیر مسٹر مارک۔ مجھے بہت ملال ہی کہ مینے آج صبح حالت اندیشہ و تشویش مین آپ سے ایسے بدمزاجی کے ساتھہ گفتگو کی جب مین سوچتی ہون کہ مینے آپکو رنجیدہ کیا تو مجھے سخت ملال ہوتا ہی۔ مجھے ہمیشہ وفاشعار تصور کیجیے۔ لارا بنک"

نامہ پڑھتے ہی محبت نے جوش کیا سارا ملال جاتا رہا اوٹھکر بال صاف کیے بُرش سے مانگ نکالی کوٹ پہنکر سیلون مین آیا اور اوس غیرتِ خورشید کو تنہا ایک گدے دار کرسی پر جلوہ آرا پایا اور مثل پیرے لوسنے بھی بکمال شوق و ذوق سے ہاتھہ ملایا اور آہستہ سے دبایا۔ جانبین سے معذرت ہوئی اوسیوقت چپت پر جہیل قدمی کو چلے

[*] بکاول یا باورچی خانے کا مہتمم۔

گئے اور اِس مہرِ درخشان کے مقابلے مین چاند کو سمندر سے نکلتے دیکھکر تفریح کرتے رہے
شکر خدا کہ الفریڈ و چارجینا دن بھر کی تک و دو سے ماندہ ہوکر آرام مین تھے اور بچہ
بھی آیا کی گود مین سو رہا تھا اوسوقت مجھے سب سے زیادہ یہ مسرت تھی کہ بچون پر صبح
جو حادثہ واقع ہوا تھا اسواسطے میم صاحبہ سے اپنی حالتِ شوق کہنے کا اچھا موقع ملا
وہ دن بہت منحوس تھا مگر رات دلچسپ بھی نو بجے تک شاید جہاز پر مجھسے زیادہ کوئی
محظوظ و مسرور نہوگا اوسوقت اوس ماہِ تابان سے رخصت ہوکر نہایت ہی مسرور و شادان
نے نوشی کیواسطے سیلون کو چلا لفٹننٹ بلوم فیلڈ اور ٹراٹ صاحب بھی آکر میرے
قریب ہی بیٹھے صاحب سابق الذکر تو ایکھی خوش مزاج و لطیفہ گو تھے ٹراٹ صاحب کو بہت
ہی ہنسایا اور مین بھی بیساختہ ہنستا رہا۔

لفٹننٹ صاحب نے مجھسے فرمایا کہ ہمنے کھانیکے وقت تمھاری نسبت جہانتک
ہوسکا کہا۔ یا یعنے ہمنے کہا "ابھی وہ (یعنے تم) نو عمر ہین اور گو چھوٹے بچون سے محبت
بدرجہ غایت رکھتے ہین لیکن کسیقدر غافل و بیفکر بھی ہین یہ واقعہ اونکو آیندہ موجب
تنبیہ ہوگا اور اب راستے بھر ہوشیار رہین گے"۔ نیز لفٹننٹ صاحب نے فرمایا کہ
ہمنے اِس قسم کے بچے کبھی نہین دیکھے اوس لڑکے نے باورچی خانے سے ایک کچا انڈا
چرا لیا اور میرے کوٹ کی جیب مین رکھدیا جب مین کھانیکو میز پر بیٹھا وہ انڈا میرے
نیچے دبکر ٹوٹا۔ لڑکی نے یہ دل لگی کی کہ چھتری پر میری ٹوپی سے کھیلتے کھیلتے قینچی
سے اوسکا تاج تراش لیا اور بچے کو کھیلنے کیواسطے دیدیا اگر میرا اختیار ہوتا تو اِن
شریر جنگلیون کو پھانسی دے دیتا لیکن اس حرکت کا مینے کچھ خیال نکیا اور جب
اونکی مان نے افسوس ظاہر کیا تو مینے وہی تقریر کی جسکو ایسے موقع پر اکثر مائین
پسند کیا کرتی ہین یعنے یہ نادان ہین بچے معصوم ہی ہوتے ہین ہم بھی کبھی خورد
سال تھے"۔ اچھا اب چرٹ پیجیے۔

باب سوم

دوسرے روز چھوٹا بچہ جبتک کہ الفریڈ وجارجینا لباس پہنتے رہے میرے پاس اور اوسکے بعد ناشتے کو بلائے جانے تک یہ دونون میرے پاس رہے میم صاحب نے تبسم آمیز کے ساتھ جھانک کر فرمایا اِن سے خوب ہشیار رہنا۔ بچون نے میرا کمرہ دیکھنا چاہا اور اون کے خوش کرنیکو مین اندر لیگیا جس سے کچھ اوسیوقت پشیمان نہوا بلکہ اکثر پچھتانا پڑا۔ الفریڈ نے دو بوتام اوٹھا لیے اور اون کی تعریف کرتا رہا یہ بوتام میری بہن نے بطور تحفہ دیے تھے اور کئی برس سے مین آستین مین لگاتا تھا۔ اوسنے ایک مانگا مینے انکار کیا اوسنے دونون کو پھینک دیا تلاش کرنے سے ایک مجھے مِل گیا لیکن دوسریکا جھاڑ کی کلون مین پتہ نہ چلا جب مین بوتام ڈھونڈھ رہا تھا جارجینا کمرے کے اندر اور کام مین مشغول تھی یعنے وہ میرے حجامت بنانے کے اُسترے سے پنسل بناتی تھی اور اپنا ہاتھ بچانیکے واسطے اوسکو سنگ مرمر کی میز کے کنارے پر رکھ لیا تھا اُسترہ اوسپر بار بار آکر لگتا تھا جس کے سبب سے بالکل بیکار ہو گیا اسکے سوائے منھ دیکھنے کا آئینہ توڑ ڈالا اور میکاسر تیل کی بوتل کو کلیات بیرن پر اولٹ دیا (یہ کتاب کرنیل کی میم نے مجھے بطور ہدیہ رخصتی دی تھی) مین بہت پریشان ہوا مگر کیا کہتا اور کیا کرتا اون کے چھین ہاتھونکو تنبیہ گوارا نہوئی چشم نمائی اگر کرون تو گالیان سُنون! مجبوراً مینے میم صاحب سے استغاثہ نکیا لیکن اوسیوقت اونھین معلوم ہو گیا دس بجے کے قریب دونون بھائی بہن مین جھگڑا ہوا اور میرے اور اپنی ماں کے مواجہہ مین ایکنے دوسرے سے کہا "مسٹر پارک کا آئینہ کسنے توڑا؟" اوسنے جواب دیا "اچھا اور یہ کہ سُنہری بوتام کسنے پھینکے؟" میم صاحب نے اِن بیانات کی تصدیق مجھسے چاہی مینے مجبوراً اقرار کیا لیکن یہ بھی اونسے عیان کردیا کہ مینے کچھ اونکی قیمت نہ دی تھی اسلئے میرا کوئی نقصان نہوا تاہم اوس روز اوسنے بچون سے از راہِ انصاف کہا تمہارا چال چلن نہایت ابتر ہے مین تمہارے باپ کو لکھونگی کہ یہ بہت شریر ہو گئے ہین۔ اوس روز میم صاحب مجھپر بہت مہربان رہین جو کچھ مینے عرض کیا بکمال لطف و نوازش سُنا اگر مینے ہاتھ مین ایک چھتری پر چہل قدمی کو کہا

اپنا کام چکن دوزی ملتوی کرکے فوراً قبول کیا جب بچے سو گئے میرے خوش کرنیکو باجا بجایا اور گانا بھی سُنایا غرض وہ دن خوشی ومسرت مین کٹا۔ کھانیکے وقت خوش قسمتی سے اونکے برابر بیٹھنے کا موقع ملا کہ لفٹننٹ صاحب اپنے کسی کام مین پھنسے تھے یا جیسا اورون کو ستایا تھا خود بھی مبتلائے مصیبت ہوئے تھے۔

قاعدہ ہے اجنٹ میر بحری ڈاک کا ذمہ دار ہے اور اوسکو ہر وقت جانچ اور پڑتال کیواسطے اوپر منگوانے اور معائنے سے اپنا اطمینان کرنیکا اختیار ہے مہتمم باورچیخانہ کی زبانی ابھی بیان ہو چکا ہے کہ لفٹننٹ بلوم فیلڈ کو جب خفقان ہوتا تھا تو اس معاملے مین (یعنے ڈاک) نہایت بیجا تکلیف دیتا تھا کلکتے سے روانگی کے دوسرے دن کسی بات پر ان مین اور چیف افسر مین اختلاف واقع ہوا لہذا قریب ڈیڑھ بجنے کے بائین ہاتھ مین ایک کتاب اور داہنے مین پنسل لیے ہوئے اپنے کمرے سے نکلا اور چیف افسر سے کہا۔" اگر تکلیف نہو تو میرے بکس نکلوا دیجیے" اوسنے کہا اسکو میرے اعتبار پر رکھیے سب ٹھیک ہین اور بحفاظت رکھے ہین لفٹننٹ نے جواب دیا اس امر کیلیے اعتبار پر جایز نہ رکھونگا بلکہ اونکی پڑتال سے اپنا اطمینان کرونگا یہ کوئی دل لگی نہین ہے یہ میری خدمت ہے مین اسیواسطے یہان متعین ہون اسی لیئے تنخواہ پاتا ہون۔ چیف افسر نے کہا آج تو رہنے دیجیے دوشنبے کی صبح کو مس راس بھیجین گے وہان دیکھا جاویگا۔ لفٹننٹ نے کہا یہ مین بھی جانتا ہون آپ یہ کہیے میرے بکس آئیگا یا نہ لائیگا آپ پی اینڈ اُوکمپنی کا ٹھیکہ رکھنا چاہتے ہین یا بدعہدی منظور ہے! وہ دفعہ تمکو سنا دون!

چیف افسر نے پھر کہا اوپر صندوق رکھنے سے تمام مسافرونکو تکلیف ہوگی اور آج کام بھی زیادہ ہے اسوقت دو آدمی خالی نہین ہو سکتے کچھ ضروری مرمت درپیش ہے اوسنے سب کا جواب دیا مین کیا کرون اگر تمہارا جہاز ناقابل ہے یا ٹوٹ گیا ہے تو مجھسے کیا غرض اپنے صدر مقام مین پہنچکر شکایت کرنا۔ کپتان جہاز کے بھی عذرات پذیرا نہوئے اوسنے مطلق خیال نکیا اور بالآخر ڈاک کے صندوق اوپر لانیکا حکم دیگیا۔ صندوق یکے بعد دیگرے آنا شروع ہوئے لیکن آہستہ قدمی سے بزرگ کو بہت پریشانی اور ندامت

کیونکہ اب ذہن ناقص مین آگیا تھا کہ کام پورا نہوگا اور کھانیکا وقت آجائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا
جب ہی آخر صندوق پہنچا اور کھانیکا گھنٹہ ہوا - اوسوقت فرط طیش سے بُرا حال تھا لیکن
ہل بھی نہ سکتے تھے مجبوراً کہا بہت اچھا فرض کرلیا سب ٹھیک ہین واپس بھیجدیجیے -
چیف افسر نے کہا صبر کیجیے آپ کے روبرو شمار کرکے بھیجونگا مین اپنی خدمت بجالایا اور
باقی کھانیکے بعد انجام دونگا یہ کہتا ہوا سیلون مین چلا گیا اور جس جگہ کہ مین پہلے دن
بیٹھا تھا اوسنے اپنی نشست اختیار کی تھوڑی دیر مین باورچی رکابی ہاتھ مین لیے ہوئے
آیا اور چیف افسر سے کہا لفٹننٹ بلوم فیلڈ صاحب باہر کھانا بھیجنے کو کہتے ہین اور
بط کا گوشت مانگتے ہین اوسنے کہا دریافت کرآو بط کا کونسا حصہ چاہتے ہین باورچی
جاکر جواب لایا ٹانگ مانگتے ہین کہدو ٹانگین ختم ہوچکین - باورچی دوبارہ آیا اور کہا اچھا
بازو دے دیجیے - کہدو بازو بھی خرچ ہوگئے - اور قبل ازین کہ باورچی تیسری دفع
آوے بط کیا مرغ وتیتر وغیرہ سب کا خاتمہ تھا بمشکل تھوڑا گوشت اور کچھ اوبلے ہوئے
آلو جمع کردیے اور باورچی سے کہا بس لیجاؤ شراب بھی دی مگر بوتل کو ہلاکر تاکہ گاد ہی
اور دُرد آمیز ہوجاوے میم صاحبہ بھی گو اس کارروائی سے خوش ہوئین لیکن کہتی
تھین چیف ہے وہ کیونکر ایسا کھانا کھا سکیگا - لیکن میری رائے تھی کہ جیسے اوسنے
میرے ساتھ بیہودگی کا برتاؤ کیا تھا اوسکے مناسب سزا ملی -

تیسرے دن مجھے شادی وغم باہم نصیب ہوا ناشتے سے پہلے الفریڈ وجارجینا
حسب معمول چھتری پر میرے پاس تھے لمحہ بھر کیواسطے کیسیکی بات کا جواب دینے کو
مینے مُنہ پھیرا تھا کہ غایب ! نہ معلوم کدھر چلدیے مینے اپنے کمرے مین دیکھا وہان
بھی نہ پایا مسافر اور باورچی وغیرہ بہت آدمیون سے پوچھا کہین سراغ نہ ملا یہ تو
مجھے یقین تھا کہین شرارت مین مصروف ہونگے لیکن دریافت طلب یہ تھا
کہ ہین کہان -

• • •

اوسی عرصے مین بنگال پیدل پلٹن کے ایک ضعیف کرنیل کی آواز سُنی جو علیل ہو کر
ولایت کو جاتے تھے اور [illegible] کے جگر مین نقصان تھا اس سبب سے نہایت چرچڑے

اور بد مزاج ہو گئے تھے دیکھتا کیا ہون کہ کرنیل صاحب بے تحاشا خفا ہو رہے ہین اور برہم ہو کر سخت قسمین کھا رہے ہین فوراً ہی الفریڈ اور جارجینا کو اون کے کمرے سے بھاگتے دیکھا یہ دونون اون کے کمرے مین گھس گئے تھے اور اون کو سوتا پاکر جو دل مین آیا کرتے تھے جارجینا نے قینچی لیکر کرنیل صاحب کی ٹوپی کے کئی جگہ سے بال کتر ڈالے (یہ بالدار ٹوپی جسکو وگ کہتے ہین پہنا کرتے تھے اِس ٹوپی کو اکثر آدمی جنکے بال گر جاتے ہین استعمال کرتے ہین) اور الفریڈ نے جگ کا پانی جو مُنہ دہونے کو رکھا تھا اون کے بوٹون مین بھر دیا۔

مینے دروازے کے قریب اپنا سر لگا کر کرنیل صاحب سے کہا معاف کیجیے اور امید ہے انہون نے کوئی نقصان نکیا ہوگا۔ اوسنے کہا نقصان! نقصان! اجی ہان بڑا نقصان کیا اگر تم ان وحشی بچون کو تہذیب کے ساتھ نہین رکھ سکتے تو جنگلی جانورون کے مانند اِنکو باندھنا اور نگرانی کرنا مناسب ہے۔ مینے جواب دیا میرے بچے نہین ہین۔ تو تم کیون لیے پھرتے ہو اور اپنے پاس آنے دیتے ہو مین نہین جانتا کیسے ہون اگر ابکی دفعہ میرے کمرے مین آئے تو انکی گردن مروڑ ڈالون گا اور اس حال کی کپتان سے بھی اطلاع کر دون گا۔ چنانچہ اوسنے اپنے اقرار کے موافق کپتان سے کہا اور اسطرح یہ معاملہ میم صاحبہ تک پہنچا وہ لڑکون کی اس حرکت سے بہت ناخوش ہوئین اس غفلت کا میرے اوپر سخت الزام لگایا اور کہنے لگین فرض کیجیے خدانخواستہ وہ نیچے کلون مین گر جاتے یا انجن گھر مین زینے سے چلے جاتے!۔

مجھسے کچھ جواب بن نہ پڑا تحمل و نرمی سے یہی کہا درست ہے! بجا ہے!۔

ظاہر ہے آہ عاشق بیکار نہین ہوتی اس غصے کے بعد ہی یکایک اوس ماہ جبین نے اندازِ محبوبانہ اور شانِ دلربایانہ سے میری طرف تبسم کیا یہ گویا علامت تھی کہ اون مین کچھ کشیدگی نہین ہے اور ظاہری ملال بھی طبیعت سے جاتا رہا مینے اوس حور شمائل سے کہدیا کہ کرنیل صاحب کی تقریر عتاب آگین کا مجھے اصلا خیال نہین ہے۔

---

۱ مراد از استغفار کردن۔

ان باتون سے میرا شیفتہ و شیدا ہونا اور عشق مین عقل و فہم نہونا اوسکے ذہن نشین ہوگیا لہذا اوسدن سے زعم دوستی بہ طرف اور مرتبۂ خادمی سے ممتاز ہوا اگر تھوڑی دیر کو بھی غیر حاضر ہوتا فوراً طلب کیا جاتا اس بات کا ہرگز لحاظ نتھا کہ مین کمیل رہا ہون کتب بینی کرتا ہون کسی سے ہمکلام ہون یا خط لکھتا ہون آیا آتی اور بے تکلف کہتی "میم صاحبہ سلام دیا" یعنے میم صاحبہ نے یاد فرمایا ہے یاران شوخ مزاج بے نصیب ایسی گرما گرم طلبی دیکھی تو مجھپر یہ مثل صادق کی "یارک آپکی طلبی ہوئی"۔

جیسی کہ میری حالت تھی بیشتر آدمی اسی خام خیالی مین مبتلا ہوتے ہین کاش مین تکلیف گوارا کرتا اور یہ خیال جو جہاز پر پیدا ہوا تھا کہ میم صاحبہ کو بھی مجھسے محبت ہے دلسے نکال دیتا مین جانتا تھا کہ وہ مجھے پسند کرتی تھین لیکن عشق و محبت کی نسبت یقین واثق ہوگیا تھا کہ دنیا مین اوس سے زیادہ خود غرض کوئی نہوگا وہ اپنی خواہشون کی طرفیہ اپنے آرام کی خواہان اور اپنے بچون کی شیفتہ تھی سوائے اسکے الفت و دلداری حق شناسی و وفا شعاری اوسے چھو بھی نگئی تھی۔بہت سے شوریدہ مزاج میری ان زحمتون کو دیکھکر جو مجھپر اوسکے بچون کے سبب گذرتی تھین متاسف ہوتے تھے لیکن اوس شوخ طناز کے ظاہری راز و نیاز اور کرشمہ و ناز پر جو میری جانب تھے رشک بھی کرتے تھے وہ نہین جانتے تھے کہ یہ تبسم بالکل بے سود و بیکار اور یہ التفات سراسر باعث آزار تھا یہ صرف حق خدمت ادا ہوتا تھا اور وہ بھی معقول شخصیے زبانی جمع خرچ تھا دل مین کوئی وقعت نرکھتا تھا۔

تیسرے روز سہ پہر کو ایک نہایت ہی نامعقول خرخشے مین غلطان پیچان رہا اور اوسکے سبب سے غالباً ہر شخص کو مجھسے مخالفت ہوئی یعنی اوسی جہاز پر ہمارے ساتھ ایک معصوم یتیم لڑکی جسکی عمر تخمیناً چار برس کی ہوگی ایک نوجوان فوجی افسر کی حفاظت مین اپنی آیا کے ساتھ انگلستان کو جاتی تھی اسکے ماں باپ غدر ۱۸۵۷ء مین مارے گئے تھے اور ایک نوکر کی نمک حلالی کے سبب اس غریب کی جان بچی تھی واقعی ہر ایک کو اوس سے تعلق خاطر تھا اور سبکو اوسکا خیال تھا الغرض ایلٹ نے اس بیچاری کو لکڑی سے مار دیا

اوس افسر نے جسکی وہ حفاظت مین تھی الفریڈ کو پکڑ کر اپنی ٹانگون مین دبالیا اور اوسکی ماں بلکہ سب کے روبرو خوب سزا دیکر اوسکا بدلہ لیا میم صاحبہ اس حرکت سے بہت رنجیدہ ہوئین اور مجھے یاد فرمایا۔ میم صاحبہ کا بیان سنکر اور اونکی رائے سے اتفاق کے بعد۔ (کہ الفریڈ کی سزا دہی کیواسطے میم صاحبہ کو بلانا لازم تھا) مینے اوس افسر کو تلاش کر کے استفسار کیا "آپنے یہ کیا کیا" اوسنے جواب دیا جب کبھی مجھے اسطرح اشتعال طبع دیا جائیگا ایسا ہی کرونگا یہ سنکر مجھے بھی تاب نہوئی سخت کلامی کی نوبت پہنچی اور تمام سفر مین کبھی اوس سے گفتگو نکی۔

اسکے دوسرے دن صبح کے دس بجے کا وقت تھا جہاز مدراس کے متصل پہنچ چکا تھا کہ جارجینا نے ایک صاحب کا ہاتھی دانت کا کاغذ تراش جو کئی برس سے اون کے پاس تھا سمندر مین پھینکدیا اوسنے جارجینا کا بازو پکڑ کر جھٹکا دیا "اور بدذات و شریر لڑکی کہا" چاہیے تھا کہ مین بھی اون صاحب کے ساتھ دلسوزی کرتا لیکن بیوقوفی جو سر پر سوار تھی میم صاحبہ کی بے اصل غلطیون کا انتقام لینا چاہا اس موقع پر کسی نے میری طرفداری نکی بلکہ طرف ثانی کا ساتھ دیا۔

سمندر زور شور سے موجین مارتا تھا اور لہرون کا خوفناک مینڈھا اوچھل رہا تھا سوائے اون مسافرون کے جنکی منزل مقصود مدراس ہی تھا کسی نے خشکی پر جانیکا ارادہ نہ کیا اور چونکہ مجھے بھی میم صاحبہ سے جدائی گوارا نتھی نہ مدراس کے دیکھنے کی خواہش تھی نہ پانی مین بھیگنے کی تمنا تھی لہذا کنارے پر جانا پسند نہوا لیکن میم صاحبہ کو بالون مین لگانیکے کانٹے مطلوب تھے اور کسی دوسرے آدمی کا احسانمند ہونا بھی مرکوز خاطر نتھا اسواسطے بکمال رغبت مینے اپنا ارادہ تبدیل کیا اور اوس طوفان موج خیز مین لتھڑ پتھڑ کپڑے پانی سے تر بلکہ جلد تک نمی کا اثر تھا ساحل مدراس پر پہنچا ایک پالکی کرایہ کر کے بازار گیا مین پکس کانٹون کے خرید کر شاد شاد جہاز پر واپس آیا اوس تندخو نے اونکو دیکھکر کہا مسٹر پارک اگر مین یہ جانتی کہ اس کام کو ایسی بداسلوبی سے انجام دوگے تو اور کسی سے منگا لیتی غیر آدمی کی منت کرتی اور تمہین تکلیف نہ دیتی تمہین معلوم ہے مین اس قسم کی تمام بدنما چیزین استعمال مین

نہین لاتی ہون مہربانی کرکے انکو واپس کر دیجیے - مین فی الواقع اسقدر جہ خارج از عقل تھا کہ ایسا ہی کرتا لیکن کپتان نے بتایا ڈاک سمندر کے کنارے سے روانہ ہو چکی ہی اور جس وقت کہ جہاز پر پہنچے گی لنگر اوٹھایا جاوے گا اگر تم رجاؤ گے تو جہاز نہ پاؤ گے - اِن بالون کے کانٹون کی بدولت مین نے اِسقدر سردی کھائی کہ سخت زکام ہو گیا اور حرارت بخار سے علیل ہو کر دو روز تک اپنے کمرے سے نہ نکلا اِس عرصے مین میم صاحبہ کی بہت چِٹھیان آئین منجملہ اون کے چند مفصلہ ذیل بطور نمونہ پیش کیجاتی ہین :-

نمبر اوّل - مائی ڈیر مسٹر پارک - مین آپکی علالت کا حال سُننے سے بہت ملول ہوئی ہون لیکن امید ہی کہ آپ جلد صحت یاب ہون گے مہربانی سے کُلیات مور کی جلد ثانی مجھے بھیجدیجیے -

آپکی وفاشعار - ۱۲ - دو شنبہ

نمبر دوم - مائی ڈیر مسٹر پارک - ڈاکٹر سے معلوم ہوا کہ آپ علیل ہین مجھے یہ سُنکر سخت افسوس ہوا آپ نے مجھسے کہا تھا کہ خوشبو کی بوتلین بافراط آپکے ساتھ ہین اگر ایسا ہو تو چند مجھے عنایت فرمائیے کیونکہ میرے پاس سب خرچ ہو گئی ہین - آپکی وفاشعار ۱۲ - دو شنبہ شام

نمبر سوم - مائی ڈیر مسٹر پارک - آپکی خبر صحت سے مسرت ہوئی مینے دیکھا پیٹرسن صاحب کی میم کتاب ناول آپکی مملوکہ پڑھتی تھین آپ ازراہ کرم اونکو ایک رقعہ لکھ بھیجیے کہ دو چار گھنٹے کے واسطے وہ کتاب مجھے دیدین مین اوس کے ایک دو مضمون دیکھنا چاہتی ہون -

آپکی وفاشعار - ۱۳ - سہ شنبہ صبح

نمبر چہارم - مائی ڈیر مسٹر پارک - مین آیا کی زبانی کہ کل آپ کے ڈیک پر تشریف لانیکی خبر سُنکر بہت مسرور ہوئی مسٹر بلاسپ نے آپکی آرام کرسی پر قبضہ کر رکھا ہی مہربانی فرماکر اون کو کہدیجیے کہ آپکی غیر حاضری مین میرے بچے کرسی کے استعمال کا حق رکھتے ہین اگرچہ جار جینا اون سے کہتی ہے لیکن وہ کچھ خیال نہین کرتی - آپکی وفاشعار ۱۳ - سہ شنبہ شام

یہ ظاہر کرنا بھی امر ضروری ہی کہ میرے ایام علالت مین الفریڈ و جار جینا غالباً میرے التفات کے صلے مین بارہا میرے کمرے کے دروازے پر آئے اور مختلف ہندوستانی گیت (ٹلی ملی پنیہ" "تو تازہ بتازہ،، "دو سوار ہو با با سو") لکڑی سے چلمنیونکو بجاکر اور

اوسکے ساتھ اپنی ناموزون آواز ملاکر سنائی یہ بالکل بیفائدہ تھا کہ مین اونکو وہان سے چلے جانیکو کہتا یہ بھی ارادہ کر لیا تھا کہ اون کو اندر آنے ندونگا کیونکہ مین جانتا تھا وہ غرارہ لیکا جو شاندہ اور تپ کی دوا جو ڈاکٹر نے بھیجی تھی سب کی سب پی جاوینگے۔

جسوقت مسز مین سرانڈیپ جنت آئین آنکھ سے دکھائی دیتی تھی مین ڈگ پر گیا تھا وہ میم جن سے کتاب لیلی اور پھر اونکو واپس نہوئی نہایت بے اعتنائی سے میری طرف مخاطب ہوتی تھین بلکہ یہانتک کہ اونہون نے بولنا بھی ترک کر دیا۔ مسٹر بلاسپ جنکو کرسی سے برطرف کیا گیا میرے سلام کا جواب بمشکل دیتے تھے امراض جگر دائمی ضعیف کرنیل مجھسے سخت متنفر تھے اسیطرح اور عہدے دار جنسے جھگڑا ہوا تھا میرا ذرا بھی خیال نکرتے تھے لیکن جبکہ وہ گل اندام گرم جوشی کے ساتھ مصافحہ کو موجود تھی اور دوبارہ میرے ملنے کی متمنی تھی تو مجھے اورون کی ناراضی سے کیا غرض تھی۔ الفریڈ جارجینا کے سلام کی مین خود ہی وقعت نہ سمجھتا تھا نہ اون کو نظر عزت سے دیکھتا تھا اوسی دن الفرایڈ نے میرا جرٹ دان لیلیا اور جرٹ ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے جارجینا نے جیب سے رومال کھینچ کر بکریون کے باڑے مین پھینک دیا اور وہ وہان آنکی آن مین غارت ہوگیا۔

بنت سرانڈیپ پر مینے اوس بت خودکام سے دریافت کیا کہیے کیا لب ساحل تشریف لیجانیکا ارادہ ہی؟ اوس خودغرض نے جواب دیا۔ یہ تو قصد نہین ہے لیکن بچون کے کپڑے دہلوانیکی بہت فکر ہے سوچتی ہون کیونکر بندوبست ہوسکیگا مینے کہا کیا تشویش کرتی ہو گٹھری باندھکر مجھے دیدو اور عجلت کرو۔

اوسنے ناز سے مسکراکر کہا آپ بڑی مہربانی فرماتے ہین بہت اچھا ابھی لیجیے خیر مینے ایک کشتی کرایہ کی اور کپڑے لیکر کنارے پر گیا مینشن ہوٹل مین جاکر تین دھوبیون کو بلایا اور اس شرط پر کہ اگر وہ نہایت عمدہ کام کرین اور دس بجے رات تک کپڑے دہوکر لادین تو علاوہ اجرت کے فی نفر ایک روپیہ انعام دینے کا وعدہ کیا چنانچہ جہانتک مین خیال کرتا ہون اونہون نے اپنا کام دیانت داری سے انجام دیا

اور مین سب عددون کے شمار اور فہرست سے مطابقت کر کے جہاز کو واپس آیا۔
اوسوقت میم صاحبہ خوابگاہ مین تھین گٹھری کو اپنے کمرے مین رکھہ لیا اور دوسرے دن صبح کو
آٹھہ بجے اون کے پاس بھیجدیا مجھے کامل توقع تھی کہ اس تصدیع کے عوض مین شکرگذاریون سے
لاد دیا جاؤنگا اور تسلیمات و احسانات کا بار اوٹھانا سکون گا مگر یہ سب خیالات خام تھے وہان
دوسرا ہی معاملہ پیش آیا یعنے ناشتے کیوقت اون سے ملاقات ہوئی تو اوّل یہ فرمایا۔
''مسٹر پارک تمنے دانستہ مجھے تکلیف دی تمام کپڑے جیسے لیگئے تھے اوس سے بھی بُری
حالت مین واپس لائے اور نصف سے زیادہ پھٹکر پارہ پارہ ہوگئے'' یہ فقرہ بموجودگی لفٹننٹ
بلوم فیلڈ کہا ان حضرت کو یہ گمان تھا کہ وہ طعام زبون جسکا پہلے ذکر ہوچکا ہی اُنکو بھیجنے
مین مین بھی حیف افسر کا شریک تھا کہنے لگے میم صاحبہ آپ ایسے شوریدہ سر وحشی مزاج آدمی
سے کیا امید رکھتی ہین انھین بھلا ان باتون کا کیا سلیقہ اور اس کام کی کب عادت سُنتا ہون
یہان جہاز پر دوپہر تک اپنے گیند انٹے مین مصروف رہی بعد کو شام تک حسینان زہرہ جبین
رشک لعبتان چین کے ناز و کرشمے دیکھا کیے ان تفریحات سے فرصت ملتی تو اور کام
کرنے اِنسے کچھ امید نہ رکھیے آیندہ اگر آپ کو اس قسم کی ضرورت ہو تو مجھے ارشاد
فرمائیے گا۔ اوس ستمگر نے لفٹننٹ صاحب کا شکریہ ادا کر کے کہا بیشک مجھسے
حماقت ہوئی اب احتیاط کیجاویگی۔ اسکے بعد حضرت نے پھر اپنا فسانہ دلخراش
شروع کیا: ''میم صاحبہ! جبکہ مین جاسپر پہنچا تو ایک دفعہ کیپ سے ایک گورنر کے
لیجانے کے واسطے بلایا گیا حضور گورنر ممدوح کی ایک بیوی تین لڑکیان اور
دو لونڈے ہمراہ تھے کپڑے دُہل کر نہ آئے تھے اور'' یہانتک حضرت نے فرمایا تھا
اور چونکہ مین اونکے فسانہائے بے ربط جو جا و بیجا فی البدیہ بیان ہوتے تھے کبھی نہ
سنتا تھا لہذا مین تو چھتری پر چلدیا اور نہ معلوم وہ کب تک کیا واہیات بکتے رہے
اب وہان جاکر کیا دیکھتا ہون (ہر بلائے کز آسمان آید + گرچہ بر دیگرے روا باشد + بزمین
نارسیدہ می پرسد + خانۂ انوری کجا باشد +) کہ مسٹر الفرایڈ نیلک بہادر میری
تلوار ہاتھہ مین لیے آہنی گنڈے پر زور آزمائی کر رہی ہین اور دست منحوس کی صفائی یہ

محظوظ ہو رہے ہین - وہ اور اونکی ہمشیر میرے کمرے مین چلے گئے اور تلوار نکال لائے لہذا وہ تو شمشیر بکف تیغ زنی فرماتے تھے اور یہ میان پر قبضہ کیے مرغیون کو ڈراتی تھین - وہ بیش بہا سیف جسکی جان سے زیادہ قدر کرتا تھا اور میرے چچانے بہت سی لڑائیون مین جسکے جوہر دکھائے تھے بالکل غارت ہو گئی اور اوسکی نوک بھی ٹوٹ گئی - غصے سے یہ حالت تھی کہ بیساختہ آنسو نکلے آتے تھے اور اوسوقت کو یاد کرکے جبکہ بنک صاحب اور اونکی میم و موذی اولاد کو دیکھا تھا بہت ہی لعنت کرتا تھا تمام جہاز مین کوئی میرا یار و غمخوار نتھا بلکہ برخلاف ہمدردی و دلسوزی میرے شدتِ طیش کو دیکھکر قہقہے لگاتے تھے اور خوش ہوتے تھے اوسی حالت مین جلدی سے اپنے کمرے مین آکر کوچ پر پڑ رہا اور ارادہ کرلیا کہ اب تمام راستے پھر صورت نہ دکھاؤنگا لیکن بارہ بجے میم صاحبہ کا نامہ مرقومہ ذیل نوشتہ تقدیر کی طرح پہنچا -

مائی ڈیر مسٹر پارک - کیڑون کی بابت آپسے برہم ہونا غالبًا میری نہایت نامناسب حرکت تھی لیکن حقیقت یہ ہی اوسوقت مین بہت ہی ملول تھی - مجھے اسبات کے سُننے سے بہت رنج ہوا کہ لڑکون نے آپکی تلوار توڑ ڈالی کیونکہ مین جانتی ہون سپاہی جس تلوار کو لڑائی مین باندھتا ہی اوسکی کسدرجہ قدر کرتا ہی مین نہین جانتی آیا مَے کیونکر چھوڑ دیا اور اونکو اتنا خودرائے ہونے دیا اوسکی ٹوٹی ہوئی نوک مل گئی ہی کیا وہ مرمت نہین ہوسکتی؟ چھوٹا بچہ بہت بدمزہ ہی اور مجھے اوسکی طرف سے تشویش و اندیشہ ہی - مین امید کرتی ہون آپ ناخوش نہون گے - مجھے ہمیشہ اپنا وفاشعار تصور فرمائیے - ۱۴ - چہارشنبہ -

جسوقت یہ نامۂ دلاویز پڑھا سب غم و غصہ جاتا رہا اور پانچ منٹ کے اندر درست ہوکر زاہد صابر و شاکر کے مانند اون کے پاس بیٹھا تھا اور ریشم کی لچھی جسکو وہ تاش پر لپیٹتی تھین سُلجھاتا تھا اور اونکی نازک و نرم اونگلیون کو خیال کرکے کہ انکھین کا بسمل ہون خوش ہوتا تھا وہ بزرگ لفٹنٹ مخبوط العقل بھی

بیٹھے یہ راز و نیاز دیکھ رہے تھے اور نہ معلوم مجھے کیا خیال کرتے ہوں گے۔

کھانیکے بعد ایک اور تازہ ملال وارد حال ہوا جبکہ بڑے آدمی دسترخوان پہ ہوتے ہین تو بچے سیلون مین نہین جانے پاتے ہین اوسدن میوہ خوری کیوقت الفرایڈ و جارجینا میری کرسی کے پیچھے آن چھپے اور بادام اور کشمش کی طرف لالچ کی نگاہ سے دیکھنے لگے مین نے دونون کو نصف نصف مٹھی دیدیا وہ خوش ہو کر ہنستے ہوے بھاگ گئے جبکہ خاتونان عصمت ماب تشریف لیگئین اور صاحبان والاخطاب مے نوشی کیواسطے بیٹھے رہے خزانچی جہاز آکر میری قریب بیٹھا اور نہایت معقول و مہذب طریقے سے بچون کے متعلق جو قاعدہ مقرر تھا اور جسکی پابندی سب پر ضرور لازم تھی یاد دلایا ابھی تک تلوار ہی کا زخم میرے دل سے دور نہوا تھا اور بجز اوس لالہ فام کے لب رنگین کے اور کسی سے کلمات طعنہ آمیز سننا کب گوارا تھا ناک بھون چڑھا کر کہدیا "آہ واہیات ہے" خزانچی نے بالفاظ شایستہ درخواست کی کہ آیندہ ضابطہ معینہ کے خلاف نہو۔ مینے نہایت نامناسب طور سے جواب دیا "جب میرا دل چاہیگا تو اسکا بھی لحاظ رکھون گا"۔ تب تو خزانچی نے بھی بعنوان درشت جواب دیا بہت اچھا! آپ کاربند نہون! مین مہتمم بادرچیخانہ کو حکم دیدونگا چار اور ساڑھے پانچ بجے کے درمیان وہ کسی بچے کو سیلون مین آنے نہ دیگا اور جو اوس طرف سے گذرین گے اونکو ڈک پر بھجوا دیگا یا اون کے کمرون مین بند کردے گا۔

خزانچی درحقیقت ٹھیک کہتا تھا لیکن میرے اور اسکے درمیان ناحق بے لطفی ہوگئی۔

دوسرا آدمی جس سے مناقشہ ہوا کپتان تھا اور یہ بھی ٹھیک کہتا تھا کہ زنانے کمرون مین دس بجے شب کو روشنی گل کردی جاوے سوا اوس حالت کے جب ڈاکٹر کی راے مین ضروری متصور ہو تو ایک قسم کا محفوظ لیمپ دیا جاتا تھا میم صاحبہ کو جب نیند نہ آتی تو پلنگ پر لیٹ کر سیر کتاب کرتین اور اکثر آدھی رات کیوقت شمع موم روشن کرلیتین کپتان کو اس امر کی اطلاع ہوئی اوسنے حکم دیدیا۔

اب اگر کوئی لینڈی بتی روشن کریگی اور جسوقت کہ کوارٹر ماسٹر گشت مین آوے اور روشنی گل کرنیکو کہے اور کوئی انکار کرے تو اوسکو اختیار ہوگا کہ کمرے کے اندر جاکر اپنے ہاتھ سے گل کر دی چنانچہ جیسا کہا گیا تھا ویسا ہی واقع ہوا اور اوس گلعذار نے چشم نرگسین مین آنسو ڈبڈباتے ہوئے یہ سارا واقع مجھسے بیان کیا مینے فوراً کپتان سے ملاقات کرکے اس حکم کی نامعقولیت کی توضیح کی کپتان نے خوف آتش زدگی اور جہاز اور مسافرونکی حفاظت کا نفع بتایا مینے اس رُوداد کی بے عنوانی و ناشایستگی کا ثبوت دیا آخر اس بحث نے یہانتک طول کھینچا کہ باوجود راہ ورسم و اتحاد کے کپتان سے کلام کرنا چھٹا بلکہ سلام بھی ترک ہوا۔ اسیطرح ڈاکٹر سے معاملہ ہوا اوس سے قدیم سلسلۂ دوستی قایم تھا مگر بدقسمتی کہ نزاع و نفاق درمیان آیا الفرائڈ نے ایک روز اسقدر بے انتہا کھایا کہ اوسکو سوء ہضم کے سبب بخار آگیا ڈاکٹر نے دوا رقی اور دی مین کہہ سکتا ہون کہ اس علاج نے اوسکو بہت نفع کیا لیکن ضعیف و ناتوان بھی کردیا میم صاحبہ نے رات بھر مین چار دفعہ ڈاکٹر کو بلایا اور وہ بھی بلا حجت آیا لڑکے کو اچھا پاکر سلانیکی اجازت دے گیا میم صاحبہ نے پانچوین دفعہ پھر یاد فرمایا اوسنے دق ہوکر ناسازیٔ طبیعت کے حیلے سے انکار کردیا میم صاحبہ نے اوسکی مجھسے سخت شکایت کی کہ اوسنے بالکل خلافِ انسانیت برتاؤ کیا۔ مینے ڈاکٹر سے پوچھا اوسنے مُسکراکر جواب دیا "وہ ایک کم فہم و بے عقل عورت ہی مجھے اوسکی طرف کچھ التفات نہین ہوسکتا وہ میری ہلاکت چاہتی ہے اور دینے کے نام سے مُنہ پھیر لیتی ہی" ڈاکٹر کی اس گفتگو سے بے انتہا ملال ہوا اور مینے اپنا رنجیدہ ہونا ظاہر کردیا الغرض ڈاکٹر سے بھی بولنا بند۔ میری ایامِ علالت مین وہ میرے حال پر ازبس مہربان رہا تھا لہذا مجھے اس ترکِ محبت کا بدرجۂ غایت افسوس ہوا۔

اور سُنیے مہتمم باورچیخانہ سے بگڑی اُسنے میم صاحبہ کو یخنی بھیجنے سے انکار کیا تھا اِس بیہودہ نے مجھسے یہ کہنے کی گستاخی کی "یقین نہین ہی کہ یخنی بچون کیواسطے طلب ہوتی ہو کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اوس مین مرچین نہ ڈالی جاتین اور اوسکے ساتھ شیری کا

کلام نہ مانگا جاتا، اگر مین اوسکے حلم اور خوش چلنی کو پسند نکرتا ہوتا تو اس بدکلامی کی عوض مین اوسکو خوب ٹھونکتا اور کافی سزا دیتا۔ مہتمم باورچی خانہ کی بیوی سے بھی جسکا مین بہت لحاظ کرتا تھا سخت کلامی ہوئی اور اوسنے میم صاحبہ سے یہ لفظ کہکر "کہ مین کوئی دائی نہین ہون بلکہ خاتونان خوش خلق کو دوستانہ مدد دیا کرتی ہون" بچے کو اپنے پاس رکھنے سے انکار کیا میم صاحبہ نے تجویز کی کہ مہتمم باورچیخانہ اور اوسکی بیوی یا اور کسی نوکر کو سوئیز پہنچکر کچھ انعام دیا جاوے مینے بھی اونکی اِس پسند کی اور کہدیا بیشک بہت درست ہے مین بھی ایک حبہ ندونگا۔

باب چہارم

عدن تک یہی حالت رہی کوئی دن کسی نہ کسی مسافر یا افسر جہاز سے بغیر فساد کے گذرا ناظرین سمجھ لین گے یہ اکوئی معاملہ نتھا اور مین بعنایت ایزدی بہ نسبت دشمنون کے دوست بآسانی بنا سکتا تھا لیکن یہ سب جھگڑے اوسی ستم آرا کے سبب سے تھے مین اپنی نادانی کو جانتا تھا لیکن ویسے مجبور چارہ جوئی سے معذور تھا۔ عدن پہنچنے سے ایک دن پہلے اطلاع عام کے لیے اشتہار ذیل آویزان کر دیا گیا "جس کسیکو کچھ اسباب گودام سے نکلوانا منظور ہو براہ عنایت چیف افسر سے کہدین اور قبل از دوپہر صندوق یا جو کچھ مطلوب ہو اوسکی تفصیل بتا دین اسکے بعد گودام بند کر دیا جائیگا۔ اس اطلاع کے علاوہ تحویلدار نے ہر ایک سے زبانی بھی پوچھا جو جسکو مطلوب تھا بتا دیا میم صاحبہ سے بھی دریافت کیا اونہون نے نفی کہدیا لیکن بعد دوپہر دن ڈھلے کیوقت اوس فراموش کار کو ایک صندوق نمبری ۷ یاد آیا اوسمین بوٹ کا ایک جوڑا بند تھا جسکا پہننا منظور تھا مینے چیف افسر سے یہ حال بیان کیا اب جہاز بھر مین صرف یہی ایک آدمی باقی تھا جس سے کوئی مناقشہ نہوا تھا (یہ بہت ہی معقول آدمی تھا اور میرے خاندان کے سب آدمیون سے واقف تھا بلکہ کسیقدر مجھ سے رشتہ بھی تھا کہ میرے بڑے بھتیجے کو اوسکی بہن منسوب تھی) اوسنے جواب دیا اب غیر ممکن

ہی- اور ایسی درخواست سراسر بےموقع و بیمحل ہی- کیون؟ مینے سوال کیا اوسنے کہا
اول یہ کہ چار آدمی اور ایک افسر مقرر کیا جاوے تو دو گھنٹے مین یہ کام ہوگا اور ہم کو
تمام اسباب جسکا چھتری پر انبار لگا ہی نیچے پھینچنا ہی اشتہار آویزان تھا ہر شخص نے
دیکھا جو مطلوب تھا کھدیا اور رہفتے مین دو دفعہ اس قسم کی اطلاع دیجاتی ہی کیا وہ بڑ
بکیو اسطے اتنا صبر نہین کرسکین-
اسکے بعد یہ گفتگو ہونے لگی-

پارک - میرے اوپر احسان ہوتا!

چیف افسر - مجبوری ہی کیا کیا جاوے اب کچھ نہین ہوسکتا سوا اسکے اگر آپکے
کیواسطے ایسا کیا جاوے تو دوسرے بھی یہی چاہین گے پس ایسا ہو تو ہم صبح سے شام
تک اسیکے ہو رہین گے اور صندوق ہی نکالا کرین گے-

پارک - خیر تو آپ نہ نکال سکین گے-

چیف افسر - کیونکر نکالین ساڑھے تین سو ٹن کوئلہ چڑھانا ہی سب آدمی اوس مین
متعین کردیے جاوین گے-

پارک - کیا کیا جاوے! ایک خاتون والا تبار کا مقدمہ ہی-

چیف افسر - خوب کچھ وہ زیبا اندام تو صندوق مین بند نہین ہی بلکہ جو بند ہی سو
اوسکی یہ کیفیت ہے کہ بلحاظ واقعات اگر حضور ملکہ معظمہ کی مصاحب کیواسطے
بھی مطلوب ہو تو نہین نکل سکتا-

پارک - بجاہے! بیشک! لیکن

چیف افسر - مجھسے آپکا فرمانا بیکار ہے مین کچھ نکرون گا- نیز مین اس صاف
گوئی کی معافی چاہتا ہون کہ وہ عیارہ جیسے چاہتی ہی تمکو بیوقوف بنالیتی ہی میری
سوقت کی بات یاد رکھو تم ان تکلیفات کا کوئی صلہ نہ پاؤگے جب سے مین اس
سلسلے مین آیا ہون جس قسم کا تمہارا معاملہ ہے ہمیشہ ایسے سانحے دیکھتا ہون-
وعمر مجرد آدمی اپنے احباب کی پریچہرہ بیوی اور ایذا رسان بچون کی ایسی ہی مدد

کرتے ہین لیکن جب وہ گھر پہنچتی ہین اور اپنے رشتہ دارون سے ملتی ہین تو جسطرح جوتے سے خاک جھاڑتے ہین اِن وابستگانِ سفاہت کا خیال بھی دلسے نکال دیتی ہین مینے اِسکو ایک لغو اور بے معنی تقریر تصور کیا جسکے سُننے کا مجھے کبھی اتفاق نہوا تھا اور اوسکو اسی حالتِ افسوس مین چھوڑ کر اوس خود نما کے پاس اپنی ناکامیابی کی اطلاع دینے کو واپس آیا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہی اوسے میری بات کا یقین نہوا کیونکہ چند مرتبہ اوسنے یہی سوال کیا "کیا یہ واقعی بات ہی تمنے چیف افسر سے کہا؟" مینے جواب دیا کیا آپکی رائے مین ممکن ہی کہ مین کوئی بات ناحق جھوٹ کہون گا۔

میم صاحبہ نے فرمایا "خیر! بہت اچھا! مین مسٹر بلوم فیلڈ سے کہتی ہون وہ اس کام کو کرینگے" یہ کہکر اوس برق وش نے لفٹننٹ صاحب کے پاس جاکر مدعائے دلی کہا اور فوراً یہ جواب پایا: "بہت اچھا ابھی منگائے دیتا ہون ذرا صبر کیجیے اگر کچھ بھی پہلے کہتین تو کب کے آپکے صندوق آگئے ہوتے آپکے لبِ لعلین کی جنبش بھی دیکھون یا اشارہ پاؤن تو جہاز کے تلے مین سوراخ کردون اور کیکڑے جو تہ مین ہوتے ہین پکڑ کر حاضر کرون جب کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھسے فرمایا کیجیے لیکن ذرا اوّل وقت ہو خیال رکھیے" میم صاحبہ نے جواب دیا آیندہ سے ایسا ہی کیا جاویگا اور ایسے فخر کے ساتھہ گویا درحقیقت صندوق نکل ہی آئے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا "دیکھیے" مجھے ہنسی آگئی نہ میم صاحبہ کی سادگی پر کہ لفٹننٹ کی باتون کا یقین کرتی ہین بلکہ آنکھہ کے اشارے اور تبسم پر ہنسا جو اوسنے چیف افسر کے پاس جانیسے پہلے مکاری کے ساتھہ میری طرف کیا چیف افسر کے پاس پہنچے اوسے قہقہے لگاتے دیکھا شاید میم صاحبہ کا خیال بھی کیا ہوگا۔ میم صاحبہ نے چار نوشی کیوقت اوس سے دریافت کیا کہیے میرے صندوق کا کیا ہوا؟ اوسکا جواب تھا صبر کیجیے ذرا تامل فرمائیے ابھی آتا ہی اوسیوقت حکم دیدیا اور سات آدمی مقرر کردیے سب لالٹین ہاتھہ مین لئے تلاش کر رہے ہین کیونکہ وہان بہت بہت ہی اندھیرا ہی قبر کی سی تاریکی ہی گیارہ بجے سے پہلے نہ نکل

سکین گے لیکن آپکو آگے یا پیچھے مل ہی جاویگا۔

ان باتون مین ایک حرف بھی صحیح نتھا لیکن میم صاحبہ کو مثل وعدہائے دیگر باعث تسکین ہوا۔ ایک یہ اقرار ہوا تھا کہ سوئیز مین پہنچکر ۴۵ منٹ کے عرصے مین کپڑے دُہلوا دیے جاوینگے اور ایسے صاف وعمدہ دُہلینگے گویا بادشاہ بیگم فرانس کی دھوبنا کے ہاتھہ سے دُھلوائے گئے ہین یہ بھی وعدہ تھا کہ دشتِ سوئیز مین گاڑی تیار ملیگی لفٹننٹ صاحب کی طرح وعدہ کرنیوالا اگر ایفا مین قاصر رہنے کبھی کوئی آدمی نہین دیکھا مرد عورت لڑکی لڑکا ہر کسی سے لیل ونہار وعدہ واقرار کرتا تھا اور پورا ایک بھی نہوتا تھا مجھسے بھی کوئی سو چیزین کا اقرار کیا ہوگا منجملہ اون کے لارڈ نیلس کے دستِ خاص سے لکھی ہوئی ایک چٹھی تھی جو اونہون نے کسی خاص صلاح کے شکریے مین انکو لکھی تھی جب کبھی اوسکا وعدہ اوسے یاد دلایا جاتا تو تاخیر وتقصیر کے عذر کرنیکو تیار ہوجاتا اور اس چرب زبانی کے ساتھ معذرت چاہتا کہ شخص مایوس کو اطمینان ہوجاتا۔ اگرچہ میم صاحبہ سے صندوق کے ہاتھہ نہ آنیکا ایک بہت ہی بیہودہ عذر کیا تھا لیکن اونہون نے اپنی صاف باطنی سے اوسکو قبول کرلیا اور اِس حرکت کا شکریہ ادا کیا۔ آٹھ پر دس منٹ صبح کا وقت تھا کپتان نے باوازِ بلند کہا "لنگر گراوٗ" یہ لفظ زبان سے نکلنا تھا کہ غالبًا ۴۵ فیٹ زنجیر پانی کے اندر تھی اس موقع پر مین پی اینڈ او کمپنی کے افسران جہاز کی نسبت ایک مختصر مضمون خارج از بحث عرض کرتا ہون اور ناظرین سے تھوڑی دیر کے لیے معافی چاہتا ہون۔ گو حادثات ناگہانی بھی گاہ گاہ ظہور پذیر ہوتے ہین تاہم کپتان اکثر کارگزار ہی تصور کیے جاتے ہین کیسی حیرت کی بات ہے کہ کئی دن پہلے بندر مین جہاز کے داخل ہونیکا صحیح وقت بتادیتے ہین اور اون کے تعینِ وقتِ تقریبی سے مسافر چٹھی ڈالتے ہین یعنی اوس آدھے گھنٹے کے درمیان جو اونہون نے مقرر کیا ہو ٹھیک کون منٹ پر لنگر گرے گا بعض دفعہ ایک اشرفی ہر ٹکٹ کی قیمت ہوتی ہے اور ۴۰۰ روپیہ کی رقم جمع ہوجاتی ہے بعض موقع پر اس تحریص وترغیب مین خوب دلگی ہوتی ہے۔ ایک تختۂ کاغذ پر گھڑی کے

سامنے کے رُخ یعنی سنت ورقوم کے دائرہ کا نقشہ بتاتے ہین اور یہ لکیر جو مرکز سے
نشانِ سنت تک پہنچتی ہو ٹکٹ لینے والے کا نام لکھتے ہین ہر آنکہ اسکی نگران ہوتی ہو
اور قوتِ سامعہ کپتان کے مُنہ سے لفظ گراؤ سُننے کی مشتاق رہتی ہو۔ ثالث اپنے دوسرے
ہم منصب سے اتفاق رائے کرکے سطر کامیاب پر لکڑی لگا دیتا ہی نیز جیبی گھڑی ایک
ہاتھ مین لیے اوسپر بیتابانہ آنکھ جمائے رہتا ہی اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ روپیہ دو حصون
مین تقسیم کیا جاتا ہی یعنی لفظ گراؤ کی آواز ایسے وقت زبان سے نکلتی ہی جبکہ سوئی دو کے
درمیان ہوتی ہی اسلیے لامحالا تقسیم کی نوبت آتی ہی ایک دفعہ مینے دیکھا ۴۵۰ روپیہ
ایک ہفت سالہ لڑکی نے پائے جسکو ایک معزز آدمی نے ٹکٹ لے دیا تھا وہ ایک
غریب بیوہ عورت کی لڑکی تھی جسکا خاوند نن کمیشن افسر تھا اور لڑائی مین
مارا گیا تھا۔ اِس غریب عورت کو اِس دولتِ غیر متوقع سے اسدرجہ مسرت ہوئی
کہ شادی مرگ ہونے سے بچی وہ اسقدر محتاج تھی کہ اوسکا کرایہ بھی کلکتے مین چند کریم النفس
اشخاص نے مِلکر پورا کیا تھا لیکن جہاز سے اوترکر جو اوسکے پاس باقی رہتا وہ اتنا کم تھا
کہ اوسکو ملکِ اسکاٹ لینڈ مین اپنے گھر تک پہنچنا مشکل ہوتا۔

پھر بیان سے بر سرِ مطلب آتا ہون اور ناظرین کو سیم صاحبہ کے معاملات کیطرف
توجہ دلاتا ہون۔ سراندیپ مین جہاز پر کوئلے چڑھانے سے ایسی خاک اوڑی کہ اوس
سیم تن کے بدن پر گردِ اسود رنگ کی تہ جم گئی اسلیے اوس دُرِ نایاب نے ساحلِ عدن
پر جلوہ افروزی کا ارادہ کیا اس تجویز کو تبسم دلاویز کے ساتھ اس بے سروسامان سے
ظاہر کیا اور منشار طبیعت دریافت کرنا چاہا یعنے مین ایک کشتی کرایہ کرکے مع اس پیکر
لطافت و طفلانِ سوجۂ شرارت اور اونکی خادمہ مکروہ صورت کے کنارے پر چل
سکتا ہون یا کچھ عذر رکھتا ہون؟ جسوقت مینے اوس شیرین دہان کی زبان سے یہ
فقرہ سُنا رخ تابان کو غور کیا اور چشمہائے غزالین کو دیکھا سچ کہتا ہون اوس سراپا
ناز کو دیکھکر حیران رہ گیا کچھ اوہی لغزش ہو گیا بیساختہ زبان سے نکلا "تیری کسی بات
سے انکار نہین ہو سکتا"

القصہ ایک کشتی کرایہ کی میم صاحبہ اور اون کے خاندان کو لیکر چلا جب ہی بجرہ آگے بڑھتا تھا دل مین خوش ہوتا تھا کہ آجکا دن اوس حور وش کے ساتھہ تنہائی مین گذریگا دل مین پیش بینی کر رکھی تھی آیا کو الفریڈ و جارجینا کے ساتھہ گدہون کی دوڑ کا تماشا دیکھنے کے لیئے ہوٹل کے برآمدے مین بٹھا دین گے اور ہم لطف شیرین کلامی سے دل بہلا دین گے لیکن یہ ارادہ دل ہی مین رہا شومی طالع نے وہان بھی ساتھہ چھوڑا - عدن مین ایکی ہوٹل پارسیون کے اہتمام سے جاری تھا - میم صاحبہ نے پہنچتے ہی رجمنٹ کا نمبر دریافت کیا جسکا ایک حصہ وہان معین تھا مینے نمبر بتا یا تو گھبرا کر کھنے لگی "واہ یہ تو اڈورڈ ٹاین والی رجمنٹ ہی" دریافت کیا کون اڈورڈ ٹاین - فرمایا میرا بڑا بھتیجا! العجب ہی وہ یہان اور مین نہ ملون دولت کونین کے مقابلے مین بھی ایسا نہین ہو سکتا کسی سے ٹھیک پتا لگائیے -

مینے اوس بتذل ہوٹل کے مہتمم سے پوچھا اوسنے سر ہلا کر یہ جواب دیا -

(یہان ہم اوسکا انگریزی ہی جواب لکھنا مناسب سمجھتے ہین گو ہزار طرح سے سوچا لیکن اردو مین کسیطرح موزون نہین ہوتا لہذا وہی ٹھیک فقرہ جو اوس پارسی کی زبان سے نکلا بجنسہ درج ذیل ہی)

Mee Know not any gentlemans of that name, sahib.

تاہم میم صاحبہ کی تشفی نہوئی اونہین اپنے بھتیجے کے اوسی چھاؤنی مین ہونیکا گمان تہا اور اشارۃً مجھسے مزید تحقیقات کو کہا - مینے دھوپ کی شدت چھاؤنی کی مسافت نسیم دریائی کے بعد ہوائے گرم وحدت وغیرہ کا کنایتاً اظہار کیا مگر پذیرا نہوا اوس خود رائے نے ایک نہ مانا بلکہ کہا اگر آپ بچون کی نگرانی کا وعدہ کرین تو ٹٹو کرایہ کر کے مین خود چلی جاؤن - مینے ہر چند سمجھایا کہ لوگ اسکو حرکت مجنونانہ تصور کرین گے مجھے یقین ہی وہ یہان نہین ہی لیکن اوس بدگمان نے اسکے جواب مین کہا اگر تم عورت اور مین مرد ہوتی تو کسی کام کا انجام دہی کیواسطے دوبارہ سننے کی احتیاج نرکھتی یہ کہکر چکن کار رومال جیب سے نکالتی ہوئی کرسی سے اوٹھکر برآمدے کیطرف چلی مین بھی

سلئے کیطرح ساتھ ہولیا اور باہر جاکر باتین کرنے لگا چونکہ بدقسمتی و لنگر ہی لفٹنٹ
صاحب بطال وکاذب اودہر سے گزرے میم صاحبہ نے اونکو بلایا اور کپتان
نائن کے عدن مین ہونیکا حال دریافت کیا۔

اوس عیار منش نے کہا نائین! نائین! ذرا تامل کیجیے بتاتا ہون چونکہ وہ تو
ایکہی عاقبت اندیش وہوشیار اور ویسا ہی فیلسوف ومکار تھا سوچتا تھا لیکن کوئی
جواب اوس نازنین کے حسب دلخواہ ذہن مین نہ آتا تھا اس عرصے مین میم صاحبہ نے خود ہی
فرمایا وہ میرا بھتیجا ہی اور یقیناً یہین ہی اگرچہ مسٹر پارک میرے خلاف کہتے ہین لفٹننٹ
نے پھر کہا اونکے نام کا اپیل کیا ہی؟ میم صاحبہ بتاتی ہی تھین کہ وہ دفعتاً پکار اوٹھا
ہان بیشک ہی ٹی وائی این ای کئی چٹھیان اون کے نام کی تھین ابھی مین نکال کر
علیحدہ رکھ آیا ہون۔

میم صاحبہ نے میری طرف مخاطب ہوکر کہا دیکھیے مین کہتی تھی وہ یہین ہی اوس سے
ملنا ضرور ہی اگر اوسکو میرا حال معلوم ہو تو وہ خود ہی فوراً دوڑا آوے۔

لفٹننٹ صاحب آکر میرے کرایہ کیے ہوئے کمرے مین بیٹھ گئے اور شراب ناب
جو اس خانہ خراب نے منگائی تھی بے تکلف وبغیر تواضع اوڑانے لگے اور بار بار بہ اصرار
کہتے تھے نائن صاحب ابھی چھاؤنی مین ہے اگر جانا ہی تو دیر نکیجیے کیونکہ ساڑہی پانچ بجے
جہاز بندر سے نکل جائیگا۔ مجھے اونکی دروغ بیانی مین سرمو شک نتھا اور خوب جانتا تھا
کہ اون کے کلام مین ایک حرف بھی سچ نہین ہی لیکن کیا کرتا بغیر جائے اور تلاش کیے چارہ نتھا۔

مین ایک عرب کے ٹٹو پر جسکو گدھے سے زیادہ سونٹے بازی کی ضرورت تھی
(لیکن اپنے برہنہ تن آقا کی ایڑی کے اشارے سے مثل تیر جاتا تھا) سوار ہوکر چلدیا
اس قسم کی عاجز ودرماندہ کرنیوالی مرحلہ پیمائی کبھی مجھپر نگذری تھی کئی دفعہ جانور کی پیٹھ
سے گرتے گرتے بچا شعلۂ شمس کی یہ حدت تھی کہ ہر چیز کبھی سرخ کبھی سبز اور کبھی زرد
معلوم ہوتی تھی ہوا طوفان خیز زور شور سے چلتی تھی سڑک پر کثرت گرد وغبار سے
راہ دکھائی نہ دیتی تھی آتش فشان چٹانون کی لپٹ جسم کو جلاتی تھی باد سموم خون کو خشک

کرتی تھی لیکن اس تکلیف و زحمت کا نتیجہ وہی ہوا جو مینے سوچا تھا یعنی ما ئن صاحب اوس چھاؤنی مین نتھے ڈھائی بجے پریشان و سرگردان واپس آیا لفٹنٹ اور میم صاحبہ کو دیکھا میز پر بیٹھے تھے اور اوسیوقت کھانے سے فارغ ہوئے تھے -

میم صاحبہ نے دیکھتے ہی پوچھا بڑی دیر لگی کہئیے اوسے پایا - نہین " مینے جواب دیا وہ عدن مین نہین ہین -

لفٹننٹ نے کہا واہ ضرور ہونگے اسکی بابت اگر کہیے تو مین حلف اوٹھا سکتا ہون " اچھا اب آپ تشریف لے آئیے لہذا میم صاحبہ کو آپکے سپرد کرتا ہون مجھے اپنے کار مفوضہ کی بھی فکر ضرور ہے جس سے ناحق غفلت کر رہا ہون اگر امیر البحر کو خبر ہو کہ مین بے پروائی کرتا ہون اور آستانہ حسن و نزاکت و بتکدہ عیش و عشرت مین صنم خدمت کو نذر چڑھاتا ہون تو یقینا فوراً برطرف کیا جاؤن " یہ کہکر گلاس کو لبریز اور بوتل کو خالی کیا اور اوسکو ایک سانس مین چڑھاکر رخصت ہوا —

اِس آمد و رفت سے تمام جسم مین کسل اور شدت سے درد سر ہو گیا خوشبو کی ایک شیشی مینے احتیاطاً ساتھ رکھہ لی تھی اوسکو جا د جینا نے ایک ایک قطرہ کرکے آیا کے کپڑون پر چھڑک دیا - میری نقاہت اور پژمردہ صورت دیکھکر میم صاحبہ کو واپسی کا خیال ہوا یہ ایسا ارادہ تھا جسکی تعمیل مجھے بدل پسند تھی لہذا مینے باہر آکر ہوٹل کا بل جسکی نقل حسب ذیل ہے ادا کیا -

حاضری طفلان ۵ع — طعام برائی طفلان عمار — طعام برائی آیا عہ ر — کرایہ ٹٹو صہ ر — شیرینی و بسکٹ ۵ع — حاضری ۸ عہ ر

بیر شراب عہ ر — ایک گلاس دو وائن گلاس ایک پیالہ جنکو بچون نے توڑا - صہ ر

جہاز پر پہنچتے ہی مین تو بیدم ہو کر اپنے کمرے مین جا پڑا ڈاکٹر سے مینے ہی اتفاق درد و بدل ہو چکا تھا اوسکو بلا ناگوار اسکو اوسی نے تجویز کرکے آب برف قطرے برانڈی ملا کر دی لی سکے پینے سے نیند آگئی اوسیوقت کپتان نے جہاز کا لنگر بھی اوٹھا دیا چھ بجے دروازہ پر کسیکے کھٹکھٹانے سے آنکھہ کھلی سر اوٹھا کر دیکھا میم صاحبہ کی آیا نازل ہے اور کنجیون کو پوچھتی

میرے کو کہدیا مجھے نہیں معلوم میں گیا جالون تھوڑی دیر میں وہ پھر آئی اور کہنے لگی میم صاحبہ فرماتی ہین کہ کنجیاں ہوٹل مین میز پر پڑی تھیں میم صاحبہ نے آپسے جیب مین ڈالنے کو کہا تھا اور آپنے اوٹھا کر رکھ لین تھین - اوسی حالت بیہوشی مین اوٹھا اور اپنی جیبون مین تلاش کرکے آیا سے کہدیا مجھے نہیں ملتین اور نہ مجھے ٹھیک یاد ہی تیسری دفعہ آیا پھر آئی اور ایک طول طویل کہانی سنائی لیکن مین اسقدر ضعیف و ناتوان ہورہا تھا کہ نہ اوسکو بصراحت سُنا نہ جواب دے سکا اس عرصے مین پھر سوگیا اور دس بجے اوٹھا بمشکل طبیعت کو ٹھہرا کر چھتری پر گیا پہلا آدمی جس سے ملاقات ہوئی لفٹننٹ صاحب تھے مجھے دیکھکر کہنے لگے -

بزرگ لفٹننٹ - ہالو پارک کہیے میم صاحبہ کی کنجیون کا کیا ہوا؟

پارک - مین نہیں جانتا -

لفٹننٹ - مین جانتا ہون اور اگر اخفاء راز کا وعدہ کرو تو بتا دون -

پارک - فرمایئے -

لفٹننٹ - سُنیئے ہم جسوقت کھانا کھاتے تھے الفریڈ نے اوٹھا کر دریچے سے ایک عرب کے لڑکے پر پھینک ماری تھین -

پارک - آپنے میم صاحبہ سے کیون نکہا -

لفٹننٹ - مجھے کیا آپنے کوئی احمق تصور کیا ہی -؟ اوسوقت چھوٹا بچہ تو آیا پر لیٹا ہوا تھا مین بتاتا تو خوامخواہ مجھے ہی لانیکو بھی جانا پڑتا اول تو اس گرمی مین کمرے سے نکلنا ہی کسکو گوارا تھا دوسرے جبتک جاتا اور کنجیاں لیکر واپس آتا یہان چوزہ دم سخت سرد ہو جاتا اور لڑکے کو جو فہمائش کیجاتی وہ جدا الغرض چین کرتا پھر کسے غرض تھی کہ ذراسی بات کہکر اتنی آفتین اپنے ذمے لیتا خاموش ہورہا اور مزے سے کھانا اوڑایا میری رائے مین جہانتک دس کھانے خشکی کے ایک کھانیکے برابر نہیں ہوسکتے اور جبکہ ایسی شعلہ رو عنبرین مو تنہا و بدو موجود ہو تو زہے نصیب - واللہ حضرت مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ اتنی خندہ رو اور پاکیزہ خو عورت ہی زندہ دلی و خوش کلامی اوسکی بات بات سے ٹپکتی ہی -

ہی عیان چتون سی اوسکے چاہتا ہی اوسکا دل لیلیٰ بنے کیلئے مجنون بنانیکے لیئے
اور ماشاءاللہ شباب کے دن ہین وہ خود مجھسے کہتین تھین ابھی پانچ اور بیس ہی کا
تو سِن وسال ہی ایک من ساڑھے اونیس سیر وزن اور پانچ فیٹ پونے چار انچھ قد
کی بلندی ہی مین اوسی سروِقامت کو دراز قد سمجھتا تھا لیکن اوسے دیوار سے
مِلاکر کھڑا کیا اور فیتہ منگاکر ایڑی سے چوٹی تک پیمایش کی تو ٹھیک پانچ فیٹ
پونے چار انچھ پایا تب مجھے یقین ہوا وہ سچ کہتی تھی ۔ اسیطرح ہمکو ہوٹل سے
روانہ ہوئے دس منٹ نہ گذرے ہون گے مجھے خیال آیا کہ مجھ سے بتانے مین
غلطی ہوئی جسکے نام وہ چٹھیان بھیجی گئی تھین وہ ٹائن نہ تھا کلائیو تھا ۔
مینے سوچا کہ ایک آدمی کو بھیجکر آپکو واپس بلالون لیکن اندیشہ ہوا آپ دور نکل گئے
تھے وہ پہنچ نہ سکتا ۔

مسٹر پارک کہتے ہین چھتری پر گو بھینی بھینی ہوا نے میرے دل ودماغ کو
تازگی بخشی لیکن طبیعت بات کرنیکی خواہش کرتی تھی اور مین خیال کرتا ہون لفٹننٹ
کو بھی جا اپنی زیادہ گوئی وخوش طبعی کے سامنے اسکی پروا نہوگی اوسنے مجھسے کہا اوسوقت
تو مین جانتی ہون آپکو بہت تکلیف ہوئی ہوگی کیونکہ جب آپ واپس آئے تو چہرہ جھلسا ہوا
معلوم ہوتا تھا ایک دفعہ کا ذکر ہی جب مین جاسپر کی کمان کرتا تھا اور ہم میٹ دیا مین تھے
جسوقت تک اوسکا منشا کلام اوس لالہ فام یعنے میم صاحبہ کی طرف تھا
مین بشوق تمام سنتا رہا لیکن جب جاسپر کا ذکر خیر شروع کیا اوسکا سُننا گوارا نہوا
فوراً اوٹھکر کہا گڈ نایٹ بلوم فیلڈ اب مین سونے کو جاتا ہون " اور کمرے مین جاکر
مجھ ناتوان اور دلِ پُر ارمان سے یون باتین ہونے لگین ۔ دل نے کہا کیون صاحب
خوش تو بہت ہوئے ہوگے ؟ ابتو آرزو پوری ہوئی ؟ ان دونون سوالون کا پژمردہ
صورت اور زرد ہوئے رخسارہ کو آئینے مین دیکھکر جواب دیا " بیشک " کوئی حسرت
نہی اور دیوانہ دار حالتِ طیش مین دانت پیسکر اور آنکھین بند کرکے لیٹ رہا ۔
دوسرے دن صبح کو جانہ پی کیواسطے بھی نہ اوٹھا کمرے ہی مین ذرا سی

چارپی اور اپنے دوست مقیمان ہندوستان کے نام سوئیز سے روانہ کرنے کے ارادہ
سے خطوط لکھنے شروع کئے۔ پونے گیارہ بجے کیبنے دروازے پر دستک دی اور بھلا
کون مارج ہوسکتا تھا میم صاحبہ کی آیا تھی اور ایک چھٹی لائی تھی۔

ڈیر مسٹر بارک۔ افسوس ہی آپنے الفرایڈ کو پتیل کے چھوٹے چھوٹے بوتام
دیے تھے وہ اون مین سے ایک کھا گیا ڈاکٹر کا حال آپکو معلوم ہی ہی مین اونسے بات
کرنا پسند نہین کرتی لیکن آپ ازراہِ مہربانی فوراً اِس حال کی اونکو خبر کردیجیے ایسا ہی
حال ہی۔ تو بلاشبہ انگلستان پہنچنے تک مین مخبوط الحواس ہوجاؤن گی۔ کاش
آج صبح آپ ناشتے مین شریک ہوتے آپکی غیر حاضری اوس زشت رو کمینہ خو کپتان
بلک کو موجب تمتع ہی اور لفٹننٹ بلوم فیلڈ میرے برابر بیٹھتا ہی مین حتی المقدور
طرح دیتی ہون اور بے التفاتی کرتی ہون لیکن وہ بغیر بولے نہین رہتا تھا۔ پیارے مسٹر بارک
آنا نہ ستاؤ جلد صورت دکھاؤ اور مجھے ہمیشہ اپنا وفادار و صداقت شعار جانو۔ لارا بنگ

اس نامہ تلطف آمیز کو پاتے ہی تخیلات شبِ گذشتہ معدوم ہوئے اور مین فرطِ
شوق سے بے اختیار ہوگیا۔ مسٹر بنگ کی وقعت اصلا میری نگاہون مین گھٹی کہی
دفعہ اونسے بعنوانِ مختلف میم صاحبہ سے گفتگو کا ڈھنگ نکالا لیکن وہ خوش فہم اسکی
جانب سے مجھے متنفر دیکھکر اور نیز اوسکو ایک ناشایستہ آدمی تصور کرکے فراست
و عالی منشی کے ساتھ ٹال دیتی تھی کیا یہ ممکن تھا کہ مسٹر بلک اوس زہرہ شمائل کو
دق کرسکے؟ ہرگز نہین! لمحہ بھر کے بعد مین خود ہی اوسکی خدمت مین حاضر ہوا
الفرایڈ کی جانب سے جو خوف تھا وہ بھی رفع ہو گیا تھا یعنے بوتام کا نگل جانا
لڑکے نے غلط کہدیا تھا لیکن مسٹر بلک کے تملق بیجا کی حکایت جو اونھون نے اظہار
اوس نازنین کے ستانے کی غرض سے کہی تھی سنتا رہا مسٹر بلک نے اوس غنچہ دہن
کو کہا تھا کہ تمھارا ایک تبسم چمنِ خزان رسیدہ کو لطفِ بہار دکھاتا ہے۔ ذہن بھی
ایما کیا تھا کہ ایسی آوازِ خوش آج تک کبھی نہین سنی" وہ شعلہ فام ان فضول تملقات
سے بہت غضبناک ہوئی اور اوسکے محافظ یعنی مجھے بھی غصہ آیا اور ہی حالتِ طیش

مین نے مسٹر بلک کو مطلع کرنیکا قصد کیا کہ اونکا چال چلن ضوابطِ انجمن تہذیب کے موافق اور خصوصاً میم صاحبہ جیسی شان و شوکت والی لیڈی سے مکالمت کے بالکل ہی لایق نہین ہو مسٹر بلک چونکہ اثر بادۂ ارغوانی سے سرشار تھے اور جبھی سے سوڈا وغیرہ کے استعمال سے نشے کے زایل کرنیکی تدبیر کر رہے تھے بحث کی طرف مائل ہو گئے اور لفظِ شان و شوکت پر جم گئے۔ مینے مسٹر بلک سے کہا نوکری سے آدمی جنٹلمین نہین ہو سکتا اور تمہارا باپ تو ظاہر ہی ہے ایک چپراسی اور محافظِ قمارخانہ تھا اور بعلت دروغ حلفی جلاوطن بھی کیا گیا تھا۔ یہ واقعہ بالکل درست تھا لیکن مسٹر بلک نے اِس سے انکار کیا اور مجھسے کہا اگر دوبارہ اسباب کو کہو گے تو مزا چکھو گے مین بھلا اُس سے کیا خوف کرتا مینے اونکے روبرو اوسیوقت دوبارہ کہا مسٹر بلک کچھہ نہ بولے اتنا کہا اچھا ولایت پہنچین گے تو دیکھا جاویگا مینے دریافت کیا لندن مین کہان ملوگے جی اوسنے اپنا کارڈ دیا۔ مینے اوس کارڈ کو پھینک دیا اور اوسکو شرابی وسگِ بتذل کہتا ہوا میم صاحبہ کو یہ حال سُنانے چلدیا۔

یہ ماجرا دیکھکر ہر آدمی نے حسبِ معمول مجھے راہِ راست سے خلاف تصور کیا اور مسٹر بلک نے تُنک مزاج و بدخو سمجھا۔ گو اثر بادہ نے مسٹر بلک کو بے قابو کر رکھا تھا لیکن اسمین بھی شک نہین کہ مین اونسے اسقدر توانا و مضبوط تھا کہ میرا ایک گھونسا اون کے زمین دوز کرنے کو کافی تھا۔ بعض مرد و عورت مسافرون نے میری طرف آوازے کسے اور اون کی طعنہ زنی نے مجھے غصہ بھی دلایا لیکن چونکہ میرا نام لیکر کسینے نہ کہا تھا اسلیئے مینے بھی جیسے دشنامِ بازاری سے بھلے آدمی طرح دیتے ہین کچھہ خیال نہ کیا۔

لفٹننٹ بلوم فیلڈ کا مزاج جادۂ اعتدال سے منحرف تھا اوس روز کھانیکے وقت میز پر تشریف نہ لائے غالباً شب گذشتہ کو کار منصبی کی نگرانی نے حضرت کو خستہ و ماندہ کر دیا تھا چونکہ مجھے میم صاحبہ کے برابر بیٹھنے کی فرحت اور اونکی دلچسپ باتین سُننے کی مسرت میسر ہوئی لہذا مین نہین کہہ سکتا کہ اونکی ناسازیِ مزاج

سے مجھے افسوس ہوا ہو۔ بیشتر ہماری گفتگو اوسی بیہودہ کپتان بلیک کے متعلق تھی گو اوسوقت اوسنے خیال نکیا لیکن شام کو جب وہ رشکِ ناہید مشغول سازنوازی اور گانیمین میرے شریک ہوئی جسکا مضمون حسبِ ذیل تھا تو اوسنے اوس کبیدگی کا بدلہ کیا۔

فراقِ یار مین جھیلین مصیبتین کیا کیا ✣ گذر گئین مرے سر پر قیامتین کیا کیا

جب تک مین گایا کیا وہ نہ زیادہ بلکہ کچھ کھانستا رہا اور جسوقت مین گلے پر آتا تو باوازِ بلند تعریف کرکے میری آواز کو گرا دیتا مینے نگاہ قہر آلود سے اوسکی طرف دیکھا لیکن افسوس ہے اوسکی آنکھین بند تھین اور سر بیخبر سینے پر پڑا تھا اسلیے غور نکر سکا۔ اوسکی بداطواری صرف یہی نتھی بلکہ اوٹھکر ایک اور میم کو جو اوس سے بھی زیادہ بیہودہ تھی بلالایا اور ڈگمگاتی ہوئی چال سے باجے کے پاس لیجاکر کسی راگ کی فرمایش کی اسنے بھی محض اوس زہرہ شمایل کے کبیدہ کرنیکو لحن وبخراش شروع کی چونکہ وہ سراپا ناز ایسی عورت کے پاس بیٹھنا یا کلام کرنا اپنی کسرِ شان جانتی تھی لہذا باجے کے پاس سے اوٹھ گئی۔

اسکے بعد کا دن بہت فرحت وانبساط سے کٹا الفریڈ وجارجینا کی بالکل طبیعت ہی بدل گئی تھی اچھے خاصے خوش وضع ونیک مزاج بنے ہوئے باہم کھلونون سے کھیل رہے تھے۔ اور اپنی تصویر دار کتابون کو دیکھتے تھے لوگ اونکا یہ اتحاد دیکھکر حیران تھے۔ شیرخوار بچہ بھی کچھ مضطر نہتا چپ چاپ آیا کی گود مین سو رہا تھا بس نہی اوس حور وش کے ساتھہ چہل قدمی وگفتگو وشطرنج بازی وغیرہ کا بلا مزاحمت موقع ملا لفٹننٹ صاحب اسوقت تک ازراہِ نوازش زمرۂ مریضان مین تھے اسلیے حسنِ اتفاق سے اونکی جگہہ مجھے بیٹھنا نصیب ہوا لیکن رات کو مصیبت نازل ہوئی میم صاحبہ نے الفریڈ کو میرے کمرے مین کہ بہ نسبت اونکے کمرے کے سرد تھا سولانیکو کہا کیونکہ تنگ جگہہ و آدمیونکی کثرت نے اوس بچے کو بحرِ احمر کی حرارت کی برداشت کرنی مشکل تھی مینے بدل وجان منظور کیا اسکی یہ تدبیر کی گئی کہ جب وہ بیخبر ہوکر سوگیا تو آیا وہان سے اوٹھاکر میرے کوچ پر ڈال گئی ظاہر ہی جہاز کی

کوٹھری مین سوائی بستر کے اور کوئی جگہ نہین ہوتی اگر الفرایڈ کوئی معصوم صفت بچہ
ہوتا تب بھی گران ہوجاتا اور نہ کہ جو نیند مین بھی بےچین وہ شریر تمھارے لیے سراسر وبالِ جان
ہوگیا تمام رات مجھپر لاتین چلائین اور صبح کو جب اوٹھا تو حیرت ہی ذہن مین نہین آتا کس
جانور سے تشبیہ دون ہان نیولہ کہہ سکتا ہون یا بندر جیسا کہ لندن کی گلیون مین
بعض خوشحال آدمی پنجرون مین رکھہ دیتے ہین وہ میری تمام بستر پر جسطرح سنگ مرمر کی میز پر
سیماب دوڑتا ہی پھرتا تھا کبھی میرے پیٹ مین چٹکی لیتا گاہ سر کے بال اور مونچھین کھینچتا کبھی
کان اور ناک مین گدگدا آتا تھا رات بھر بدخوابی کے سبب مجھے سخت تکلیف ہوئی خیر
اسکا تو ذکر ہی نہین بلکہ دق کرنے اور انگلیان دکھاکر چھیڑنے کے علاوہ اوسنے بیشمار
سوال مجھسے پوچھے اور اون سبکے جواب لینے مین ضد کی - وہ دریافت کرتا تھا مین تمھارے
کمرے مین کیونکر آیا؟ اوسکی ماں اور جارجینا کہان ہین؟ کیا تم ہمیشہ مجھے اپنے پاس
سولایا کروگے؟ کیا بجا ہی؟ ابھی حاضری کا وقت نہین ہوا؟ میرے کپڑے کہان ہین؟
تم مجھے غسل بھی کرادوگے؟ - وغیرہ وغیرہ - اُف جان کیسی عذاب مین تھی کہہ نہین سکتا
جب آیا نے دروازے کو کھٹکھٹایا اور میرے سیماب وش ہمدم کو مجھسے جدا کیا تو گیا مسرت
بے اندازہ حاصل ہوئی -

الفرایڈ کے ستانے کے سبب اوس روز مجھے حاضری مین بھی دیر ہوئی جسوقت مین
پہنچا لوگ قریب قریب فارغ ہو چکے تھے اور میری دل آزاری کے لیے لفٹننٹ صاحب کو بھی
آرام ہوگیا تھا وہ اپنی کرسی پر ڈٹے ہوے تھے مجھسے فرمانے لگے ایک چینی بیماری نے بہت ہی
بیطرح ستایا تھا اور جب اوسکی ماہیت دریافت کی تو جواب دیا چھینک نہ آتی تھی" پھر
اوس رشکِ مسیحا یعنے میم صاحبہ موجد کرشمہ و ادا کیطرف مخاطب ہوکر اس مرض مین اول
مرتبہ مبتلا ہونیکا حال جب جابیر کے ساتھہ تھے سنانا شروع کردیا اور اوس نیک نہاد نے
اونکی باتون کا یقین کرکے ہر لفظ کو بتوجہ کامل سنا۔ لفٹننٹ کی طبع آزمائیان بالکل خلاف
شوخی و ظرافت ہوتی تھین اور اہل فہم سے وہ ستائش کی امید بھی نہ رکھتا تھا بلکہ صرف
حضراتِ سادہ مزاج ہی اوسکی وقعت کرتے تھے اوسدن مجھسے کہا کہ مینے

عرصے سے کوئی پھر گتا ہوا جھوٹ نہین بولا ہی آج کھانیکے بعد کچھ کہونگا جب دسترخوان
اوٹھے تم مجھسے دریافت کرنا لیکن خیال رہی قبل از طعام نہ کہنا۔ تمنے کبھی موش زمزمہ
پرداز بھی سُنا ہے۔؟

مینے حسب ایا وقت معینہ پر یاد دلایا اور اونہنے اسطرح بیان کیا:۔

جن دنون ولیعہد جہاد ہ بحالت ولیعہدی محکمہ بحری مین لفٹننٹ تھے مین بھی اوسی
جہاز پر تھا اور اون کے ساتھہ ہی سفر کرتا تھا میرے حال پر وہ بہت توجہ فرماتے تھے
اور انعام بلایا سو مجھہ مین جب اختتام سفر کے بعد ملازمان جہاز کا حساب بیباق کیا تو رخصت
کیوقت مجھسے فرمایا اگر کبھی لندن آنیکا اتفاق ہو تو ہمارے مکان واقع ڈیوک اسٹریٹ
مین آنا اور ہم سے ضرور ملاقات کرنا خیر ایک روز مین بارگاہ عالی پر حاضر ہوا اور بلطف و
مہربانی میری مدارات ہوئی جب ہم سرگرم کلام تھے اور جام بادہ ارغوانی چل رہا تھا
برابر کے کمرے سے کسی نازنین نغمہ سنج کی آواز کان مین آئی سنتے ہی مینے کہا واہ کیا
پیاری آواز ہی۔

ڈیوک۔ مُسکرا کر جی بہت

لفٹننٹ۔ کیا صدائے خوش آیندہ سے گاتی ہی۔

ڈیوک۔ اسکے لیے ضمیر مونث استعمال نہ کیجیے۔

لفٹننٹ۔ آپکا یہ مطلب ہی کہ یہ عورت کی آواز نہین ہی؟

ڈیوک۔ جی ہان یہی غرض ہی۔

لفٹننٹ۔ کیا دنیا مین کوئی بشر اسطرح زمزمہ پردازی کر سکتا ہی بھی؟

ڈیوک یہ آدمی نہین ہی۔

لفٹننٹ پھر کیا ہی؟

ڈیوک۔ چوہا ہی۔

مین سمجھا شاید وہ مذاق کرتے ہین کیونکہ گاہ گاہ جیسا کہ ہمارے اور آپکے درمیان
دل لگی ہو جاتی ہی وہ بھی پسند کرتے تھے لیکن اوسیوقت اونہون نے میرا اطمینان کر دیا اور

معلوم ہوا وہ سچ کہتے تھے - دروازہ جو دونون کمرون کے درمیان حائل تھا کھولکر مجھے اندر لیگئے واقعی مینے دیکھا کہ قفسِ طلائی مین بلبلِ ہزار داستان کے مانند ایک چوہا نغمہ سرا ہے۔ مینے عمر بھر ایسا التعجب خیز واقعہ نہ دیکھا تھا اور فی الحقیقت اگر اپنی آنکھ سے نہ دیکھتا تو ہرگز نہ یقین کرتا - بالی کے تمام راگ اوس چوہے نے گائے ہر لفظ کا تلفظ صاف و درست اور ہر ایک تان جیسی کہ ہونی چاہیے نہایت صحیح تھی - مینے ولیعہد بہادر سے دریافت کیا یہ اونکو کہان سے ملا اونھون نے جواب دیا کہ "ھی مارکیٹ تھئیٹر" مین پکڑ آگیا تھا معلوم ہوتا ہی کہ مسٹر جارڈن کی میم کے گانے سے اوسے اسقدر جہ مناسبت ہوگئی تھی کہ جب وہ گانا شروع کرتین تو یہ اپنے سوراخ سے باہر آجاتا اور سُنتا یہانتک کہ آخرکار اونکی نقل اوتارلی ایک دفعہ کسی وجہ سے میم صاحبہ معذور رہین اسلیئے کمپنی نے بالی کا پارٹ چھوڑکر اپنا کام شروع کیا چوہے سے ضبط نہوسکا اپنے سوراخ سے نکلکر اسٹیج پر گیا اور گانے لگا ہر ہینیجر نے چوہے دان مین طعمہ لگاکر ایک صندوقی باجے کے ساتھہ رکھدیا وہ اوسکے اندر چلا گیا اسطرح پکڑ کر ولیعہد بہادر کی نذر کیا - دوبارہ جب سفر درپیش ہوا تو حضور شاہزادے صاحب اوسکو سمندر مین ہمراہ لیگئے اور پنجرے کو اپنے کمرے مین لٹکا دیا لیکن بیچارہ بہت دن زندہ نرہا جنوبی امریکا کے کسی مقام مین جاکر مر گیا ولیعہد بہادر اوسکا خالی پنجرہ دیکھکر دیوانے ہوگئے اور اوسوقت کچھہ روپیہ کی بھی ضرورت تھی لہذا ابقام بھائیا سونے کے وزن کے حساب سے ۹۵۰ روپیہ کو ایک یہودی کے ہاتھہ پنجرہ فروخت کرڈالا - اوسکی تیلیان کچھ بھاری نہ تھین لیکن پٹریان بالکل ٹھوس تھین -

میم صاحبہ نے یہ قصہ سُنکر بلبیاختہ کہا حیرت !

اور ایک لیڈی جو مقابل متمکن تھین کہنے لگین عجیب بات ہی - دوسری نے کہا طرفہ واردات ہو -

جب خاتونانِ پاکیزہ خصال میز سے اوٹھہ گئین لفٹننٹ صاحب نے میری طرف مخاطب ہوکر فرمایا کیون یہ پھڑکادینے والا قصہ تھا یا نہین ؟

مینے دریافت کیا آپنے یہ ہوش ربا زمزمہ پرداز کا ماجرا کہان سُنا اوسنے جواب دیا کبھی عمر بھر نہین سُنا کھانے پر جانیکو جب کپڑے بدلتا تھا اوسوقت بنا لیا۔

باب پنجم

دس بجے تھے خاتونانِ والاشان اپنی اپنی خوابگاہ مین چلی گئی تھین سیلون مین بتیان گل ہوگئی تھین الفرایڈ میرے کمرے مین سورہا تھا مین لفٹننٹ کے ساتھ باتین کرنیکو چرٹ پیتا ہوا چھتری پر چلا گیا۔

لفٹننٹ نے کہا آج مین ولیم چہارم کا ذکر کرتا تھا اب مین اونکا ایک اور حال بیان کرتا ہون جسکے صحیح ہونیمین مثل انجیل بسر مو شک نہین مین خود اوس جہاز پر اون کے ساتھ نتھا بلکہ ایک ایسے افسر سے سُنا ہے جسکے قول کا مجھے اپنے دیکھے اور سُنے ہوئی کے برابر اعتبار ہے۔ ولیعہد بہادر حالت لفٹننٹی مین جنگی جہاز پر کپتان پیچ کے ماتحت تھے یہ کپتان لایق و فایق اور خصوص اموراتِ انتظامی مین نہایت ہی محتاط تھا۔

ایک دفعہ جب جہاز بندر مین پہنچکر لنگر انداز ہوا (مجھے ٹھیک یاد نہین غالبًا مقام جمیکا تھا) ولیعہد بہادر سادے کپڑے پہنکر ڈک پر آئے اور کنارے پر جانیکواسطے ایک کشتی کی تیاری کا حکم دیا کپتان پیچ اوسوقت اوپر تھے ولیعہد کے پاس آکر کہا آپنے مجھسے کنارے جانیکے لیے رخصت کی درخواست نہین کی اور نہ کسیطرح زبانی یا تحریری میری اجازت حاصل کی نیز مین یہ بھی معلوم کرنا چاہتا ہون کہ بغیر میری منظوری کے آپنے کس اقتدار کے بموجب شاہی کشتی کو اپنے ذاتی کام کیواسطے تیاری کا حکم دیا" ولیعہد کو اس چشم نمائی اور غصہ سے بہت ہی غصہ آیا لیکن ادب سے سلام کرکے اپنے کمرے مین پلٹ گیا سادہ لباس اوتار ڈالا وردی پہنکر ڈک پر آئے اور کپتان پیچ سے کہا مین کنارے پر جانیکے واسطے آپسے چوبیس گھنٹے کی اجازت چاہتا ہون"۔ پیچ نے کہا بہت اچھا اسکے بعد پھر ولیعہد نے کہا مین یہ بھی امید رکھتا ہون کہ شاہزادونکی طرح جملہ اعزاز میرے رتبے کے موافق عمل مین آئین۔ پیچ نے جواب دیا بلا شبہہ یقینی

آپ کے منصب کے لائق برتاؤ ہوگا۔ لہذا فوراً اوسنے کشتی کی تیاری کی اور جسوقت ولیعہد
جہاز سے روانہ ہون توپون سے شلک سلامی کا حکم دیا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اسکا نتیجہ
ہوا کہ جب شاہزادے صاحب نے زمین پر قدم رکھا خاص و عام نے چہار طرف سے
گھیر لیا اور جس بات سے اون کو سب سے زیادہ نفرت تھی ہر ایک کے سلام لئے او
داونہون نے نعرہ مسرت بلند کئے۔ ولیعہد بہادر کا منشا تھا کہ پوشیدہ طور سے بغیر
دھوم دھام اور کسی اژدہام کے کنارے پر جائین اور تھوڑی سی تفریح کے بعد اپنی مسند
پر آجائین لیکن وہان برخلاف اسکے یہ ہنگامہ برپا تھا اور جب ہوٹل مین پہنچے حاکم جزیرہ
اور امرائے شہر کی دعوتون سے ازحد تصدیعے ہوئے۔ تھوڑی دیر مین لوگون کا ہجوم ہو گیا
اور اون کے باپ کی نمک حلال رعایا گوری اور کالی نہایت شوق سے ایک نظر
دیکھنے کو جمع ہوگئے اور ڈنر وبال وسپیچ کیواسطے مجبور کر دیا اسیطرح دوسرے دن
ناشتہ وحاضری سے دق ہوگئے اسمین کچھ شبہ نہین جب اس وبال سے چھوٹ کر جہاز
کی واپسی کا وقت قریب آیا تو بہت خوش ہوئے الغرض شاہزادے صاحب وہان سے
نجات پاکر خاموش واپس آرہے تھے لیکن پیچ اونپر تاک لگائے ہوئے تھا اور جب اوسنے
اونکو دیکھا فوراً ہی سلامی فیر کرنیکا حکم دیدیا جسوقت جہاز پر پہنچے اور پیچ سے اپنی
واپسی کی رپورٹ کی تو بہت خوش تھے لیکن کچھ نکہا اپنے کمرے مین چلے گئے۔
دو چار دن کے بعد اونہون نے دوبارہ رخصت مانگی کپتان نے منظور کیا لیکن اسدفعہ
بھی سلامی کا حکم دیا گو شاہزادے صاحب نے منع کیا کہ اسکی حاجت نہین ہے تاہم
اوس نے سر جھکا کر مسکرا دیا اور اپنا حکم منسوخ نکیا اس مرتبہ بھی شاہزادے صاحب کو
وہی صعوبت پیش آئی ہجوم جمہور انام سے سخت تکلف اوٹھائے مجبور چند در چند جلسون
مین گئے اور جسوقت اونکا جام کامرانی بہا گیا تو حسب موقع اسپیچ دینی پڑی باشندگان
جزیرہ نے سوچا کہ اتفاقیہ شاہزادہ انگلستان نے اس مقام کو اپنے قدوم میمنت لزوم
سے زینت بخشی ہے بس حتی الامکان اونکی خدمت سے سعادت حاصل کرنی
چاہیے اسدفعہ بھی شاہزادے صاحب نے خفیہ طور سے جہاز پر پہنچنے کی کوشش کی

لیکن تیچ اس معاملے مین اونسے کہین بڑھکر تھا وہ گھات لگائے بیٹھا رہا اور دیکھتے ہی سلامی کا حکم دیا۔ قصہ کوتاہ حضور والا کو اطاعت ہی کرنی پڑی کپتان تیچ کے یہان جاکر ملاقات کی اور آئندہ سے شلک توپ اور شاہی سلامی کی موقوفی کیواسطے بطور دوستانہ درخواست کی تیچ نے باین خیال کہ انکو کافی تادیب ہوگئی اونکی درخواست منظور کی اور بعد ازان بدستور سابق سلسلۂ اتحاد قایم ہوگیا۔ اسکے بعد تین برس سے زیادہ تک تیچ کو شاہزادے صاحب کی ملاقات کا اتفاق نہوا لیکن جب حضور معلیٰ سریر آرائے سلطنت ہوئے کپتان تیچ عہدۂ میر بحری پر ممتاز تہا ایکدفعہ دربار لیوی مین حاضر ہوا جب بادشاہ نے اوسکو دیکھا بلالحاظ اپنے مرتبے کے پکار اوٹھے اور اسکا نام لیکر کہا "ہالو تیچ" مین تمہاری ملاقات سے بہت خوش ہوا بہلا وہ سلامیان بھی یاد ہین؟ جس افسر نے مجھسے یہ واقعہ بیان کیا اور جسکی صحت مین مجھے اصلا شک نہین ہی وہ یہ بھی کہتا تھا کہ شاہزادے صاجب نے ایام لفٹنٹی مین کسی افسر سے جو اپنی خدمت مین غافل ہوگیا تھا باتین کرتے تھے اور وہ افسر ہربات پر اونکو بنظر تعظیم رائیل ہائینس کہتا تہا اسپر شاہزادے صاحب نے فرمایا کہ خشکی پر آپ جو کچھ چاہین تعظیم و تکریم کرین مگر جہاز پر مین آپ کو بخوبی سمجھائے دیتا ہون کہ مین لفٹننٹ ہون۔ لیجیے اب ہم چھوٹے شاہزادے الفریڈ کی طرف متوجہ ہوتے ہین —

کوارٹر ماسٹر جو اپنی نوکری پر تہا میرے پاس دوڑا ہوا آیا اور کہا مہربانی کرکے اوس بچے کی خبر لیجیے وہ بڑی بلند آواز سے اپنی مان کو پکار رہا ہے مین فوراً نیچے آیا اور کوارٹر ماسٹر کی لالٹین سے دیکھا کہ الفریڈ میرے بستر پر خوف زدہ کھڑا ہی بیچارے نے کوئی خواب پریشان دیکھا تھا اسلیئے چلا رہا تھا کہ "مجھے ماما کے پاس پہنچا دو" "ماما کہان ہین؟" ایک بجے کے بعد اوسنے خاموش کیا اور آس پاس کے مسافرون نے جُدا ملامت کی جب الفریڈ چپ ہوا تو مسٹر بلک نے گرجنا شروع کیا کہ کوئی اس کمبخت بچے کا گلا نہین گھونٹ دیتا؟ رات تو خیر گذر گئی صبح کو آٹھ بجے جب سب کمرون کے دروازے کھلے ہوتے ہین اور سیلون مین ایک محلۂ آباد کی سی کیفیت

معلوم ہوتی ہو لیڈیان وہان بہت کم بلکہ بالکل ہی نہین آتی ہین اکثر اوسوقت آپسمین گفتگو ہوا کرتی ہے ہر ایک لباس شب خوابی مین سلیپر پہنے ہوئے اپنے دروازے پر ہوتا ہو اور غسل کی تیاری کرتا ہو۔ اوس صبح کو یعنے جسکی رات مین الفریڈ نے شور مچایا تھا کہہ نہین سکتا کہ مجھے کیا کیا مجبوراً سُننا پڑا مسٹر بلیک نے مسٹر بلاسپ سے دریافت کیا (جنکا کمرہ وہان سے تقریباً دس گز ہوگا) کہ تمنے ایسی چیخنے والے بچے کو لوگون کے پریشان کرنے اور اونکی نیند خراب کرنیکے واسطے رات کو اپنے پاس رکھنا کیسے جائز رکھا مسٹر بلاسپ نے جو ضرور ہی چلّا کر بولتے جواب دیا کوئی مجھے ایسا نادان و بے پروا نہین خیال کر سکتا مسٹر بلیک نے استفسار کیا اچھا پھر وہ کون ہو دریافت تو کرنا چاہیے۔ مسٹر جیمیس تم تو نہیتے ہو؟ (مسٹر جیمیس مدراسی پلٹن کے ایک لفٹننٹ تھے) اونھون نے جواب دیا چہ خوش کیا مجھے کوئی سودائی خیال کیا ہو میری راے مین جس آدمی سے ایسی حرکت سرزد ہو وہ کان کھینچنے کے لائق ہو یہ سُنکر وہ ضعیف کرنیل جو امراض جگر مین مبتلا تھے چیخ پڑے کان کھینچنا کیسا اس سے بھی زیادہ! اوسکو بید لگانے چاہئین اور سزاے قید تنہائی دیجائے یعنے یہ کمرہ اسواسطے پسند کیا تھا کہ اسکے گرد و پیش سب مجرد تھے حاضری کے بعد مین اسکی تحقیقات کرونگا کیونکہ مین حسب ضابطہ دعویٰ کرنا چاہتا ہون مسٹر بلیک و مسٹر بلاسپ و مسٹر جیمیس اور نیز اورون نے جنکے آرام مین خلل پڑا تھا کہا ہم سب آپکا ساتھ دینگے کرنیل نے کہا تو بہتر ہے مین لکھ لون اور آپ سب اوسپر دستخط کرین۔ تکلیف یافتہ لوگون نے کہا منظور ہے۔

مین اِسکو صرف تخویف و تہدید سمجھا تھا لیکن وہان اور ہی معاملہ نکلا گیارہ بجنے کا وقت ہوگا مین شامیانے کے نیچے اوس باہر وکے پاس بیٹھا کوئی کتاب سنا رہا تھا کہ حنیفہ اوسکے نے آکر کہا مین آپسے کچھ کہنا چاہتا ہون مین اوٹھا اور اوسکو علیحدہ لیگیا اوسنے کہا کئی جرم تمپر لگائے گئے ہین کپتان اور نیز ستم رسیدہ مسافر سیلون مین اونکی تحقیقات کے واسطے بیٹھے ہین۔ مینے دریافت کیا کہ مجھے جوابدہی کیواسطے خود حاضر ہونا چاہیے اوسنے کہا بہتر ہو۔ القصہ اوسکی صلاح کے بموجب سیلون مین گیا اور دیکھا بڑی میز پر کرسی صدارت

پر کپتان اور دونون جانب ستره اور مسافر جلوس فرما ہین بائین طرف بیچ مین ایک کرسی خالی تھی اوسپر مین بیٹھا اوسوقت مجھے کورٹ مارشل یاد آگیا کہ جو وہ فوجی افسر ورد یان پہنے بیٹھے تھے وہ ضعیف کرنیل مدعی اور مسٹر بلک مثل وکیل سرکار کام کرتے تھے خاتونان ذیجاہ سیلون مین نہ تھین لیکن اونکو جھلملیون سے جھانکتے دیکھا اور دبی زبان سے ہنستے سُنا۔

(اے جوانان شوریدہ سر خبردار ہوجاؤ اور میری سرگذشت کو پڑھکر متنبہ ہو تمہارے ہی نفع کیواسطے اپنی مصیبتون کو قلمبند کیا ہی اگر تم جہاز پر کسی ستم آرا سے دل لگاؤ گے تو یاد رکھو گو او سب تم سے متنفر نہون لیکن ناپسند ضرور کرینگے)

جو الزام مجھپر عاید کئے گئے تھے اُونکو کپتان بلک نے پڑھکر حسب ذیل سُنایا:—

اوّل — یہ کہ مسمٰے چارلس اسٹانٹن پارک - حضور ملکہ معظمہ کی پیدل پلٹن کے لفٹننٹ نے چھٹی ماہِ حال کی رات کو اپنے کمرے نمبر ۱۲۹ مین ایک خورد سال لڑکے الفریڈ ہالی ڈے بنک کو باوجود اوس لڑکے کے آزار رسان و تکلیف دہ مزاج کی واقفیت کے تمام مسافر اور افسران جہاز کو جو کمرہ نمبر ۱۲۹ کے قریب ہین پریشان و بدخواب کرنیکی نیت سے اپنے پاس رکھا - یہ امر مہذب لوگون کے قواعد کے خلاف اور عہدہ دار سرکاری کی شان سے بعید ہی۔

دوم — جب طفلِ خوردسال متذکرہ جرمِ اول نے تمام مسافر اور افسرانِ جہاز کو جنکے کمرے نمبر ۱۲۹ کے قریب تھے جگادیا تو اوس بچے کو تسلی و تشفی دینے یا اوسکے خاموش کرنے مین کوشش نکی گئی بلکہ برخلاف اوسکے اوس لڑکے کو تین بجے تک چیخنے اور چلانے دیا۔

اسکے بعد کپتان نے مجھسے پوچھا آپنے جرم سُنے پس انکی بابت کیا کہتے ہو؟

جواب دیا مین مجرم نہین ہون اوسنے کہا اچھا شہادت لینی چاہیے۔

(ناظرین کو آگاہ کرتا ہون کہ جملہ شکایتین جو کسی مسافر مرد یا عورت کے غیر واجبی چال چلن کی نسبت کپتان سے کیجاتی ہین اکثر معاملون مین حسب طریقہ مصرحہ بالا اون کی

تحقیقات ہوتی ہی)

کرنیل نے نہایت مُصر گواہی دی - سوالات جرح مین ملینے اوسکے بیان کو غلط ثابت کرنا چاہا چنانچہ وہ سوال وجواب حسب ذیل ہین -

سوال - کرنیل صاحب آپکی یہ شکایت اول ہی مرتبہ نہین ہی -

جواب - نہین -

سوال - پہلی کیا شکایت تھی -

جواب - مینے الفریڈ بنک اور اوسکی بہن کو میرے کمرے مین آنے دیا اور میرے بوٹ مین حجامت بنانیکا پانی بھر گیا -

سوال - آپ اوس بالون کی ٹوپی کی بابت کچھ نہین کہتے -

جواب - ٹوپی! صاحب! (یہان کرنیل سعئی باطل کرنا چاہتے تھے کہ کسیکو اون کے مصنوعی بال ہونیکا گمان نہو -)

سوال - ہان ٹوپی -

جواب - مین اس سوال کے جواب سے انکار کرتا ہون - (اسپر تمام لیڈیون نے قہقہہ مارا صاحبان عدالت سے بھی ضبط نہو سکا سب بے اختیار ہنس پڑے)

سوال - آپ بال دار ٹوپی پہنتے ہین یا نہین - اور آپکو اپنی عزت و توقیر کی قسم سچ کہنا یہ جعد عنبرین آپ کے سر مبارک ہی سے نکلے ہین؟ (یہان لیڈیون نے قہقہہ اوڑایا اور شرکار اجلاس کو بھی شریک کیا) مسٹر ملک بہت ہی بیتاب ہو کر سنتے تھے اور ایسی معقول دل لگی کرتے تھے کہ ملینے جو اون کی بدروشی سے ملال پہنچا تھا معاف کر دیا - خصوصاً جب انہون نے کرنیل سے کہا " آپکو مجرم کے سوال کا جواب دینا لازم ہی " کرنیل نے دریافت کیا کیا سوال ہی؟ ملینے دوبارہ کہا -

جواب - ہان بالدار ٹوپی نہین ہی میرے اصلی بال ہین - (لیڈیان پھر ہنس پڑتین اور صاحبان کچھری نے بھی قہقہہ لگایا) مسٹر ملک نے قلم پھینکدیا اور انکو کرنیل کے جواب لکھنے کی تاب نرہی اسر کو میز پر ٹیک دیا اور تمام جسم پھڑکنے لگا مجھو بھی

کرنیل کی بیہودگی پر کہ باوجود اوس سخت قسم کے صریح دروغ گوئی پر دلیری کرتا تھا
ہنسی آئی۔

لفٹننٹ بلوم فیلڈ نے کہ وہ بھی سامعین مقدمہ مین تھے اور میرے مقابل بیٹھے تھے اس معاملے کے فیصلہ کرنیکے واسطے تجویز کیا کہ لفٹننٹ جیمس سے جو کرنیل کے برابر بیٹھے تھے اون کے بال کھینچنے کو کہا جائے - لہذا لفٹننٹ جیمس نے اس رائے سے موافقت کرکے اپنے ہاتھ کو کرنیل کے سر کی طرف بڑہایا جسپر کرنیل کود کر چلا اوٹھا اگر تم مجھپر اونگلی بھی لگانیکی جرات کروگے تو مین تمکو ماخوذ کرا دون گا - (اسپر بہت ہی قہقہہ اوڑا) بعد ازان اور گواہون کا اظہار ہوا لیکن کرنیل صاحب کی طرح کسی نے بیان نکیا کہ مینے دانستہ اون کو ستایا تھا اونہون نے صرف روئداد بیان کی - مدعی کے بیانات ختم ہوئے - اور اس سوال پر نہایت غور و تامل سے بحث شروع ہوئی یعنی مینے قبول کیا کہ شب گذشتہ و شب پیوستہ وہ لڑکا میرے کمرے مین رہا اور علاوہ اسکے یہ بھی عدالت سے عرض کیا کہ جب تک ہم بحر احمر مین ہین اور گرمی کی شدت ہی جب کبھی میری رائے مین مناسب ہوگا آیندہ بھی ایسا ہی کرون گا - اب یہ سوال پیش ہوا کہ آیا میرا دعویٰ صحیح ہی یا غلط - سب نے بالاتفاق یہ کہا کہ وہ لڑکا نہایت ایذا رسان اور تکلیف دہ ہی - تمام مختلف دلیلین جو موافق یا مخالف پیش ہوئین اور گو بعض اونمین بہت دلچسپ تھین تاہم اون کے قلمبند کرنیکے واسطے ایک دفتر طویل چاہیے -

لفٹننٹ بلوم فیلڈ صاحب نے جو میرے طرفدار تھے مقدمے کو اس صورت سے بیان کیا " فرض کیجیے کمرہ نمبری ۱۲۹ - پر میرا قبضہ ہی اور انگلستان تک پہنچنے کا ایک سو چھبیس پونڈ کرایہ دیا ہی اور آدہی رات کو گیدڑ کی آواز یا بلیون کی کہیریل یہ دوڑنے کی نقل کرنیکو میرا جی چاہے تو ممکن ہی کہ کوئی کپتان یا پی اینڈ او کمپنی کا کوئی افسر دنیا کے کسی حصے مین مجھے روک سکتا ہی؟ ہرگز نہین! ایسی بات ایک دفعہ جب مین جا بہ سر کی کمان کرتا تھا واقع ہوئی تھی ایک نوعمر جہازی نوکر پچھلی رات کو بآواز بلند کوئی نظم پڑہتا تھا بیچارہ کسیکے عشق مین بیقرار تھا اوس کے ایک رفیق نے

جو اس شور و غل سے آرام نکر سکتا تھا مجھے خبر دی مینے اوسے منع کیا اُسنے نہ مانا مینے اوسے
ماخوذ کرکے چہ ہفتے کیواسطے ایک کمرے مین نظر بند کیا لیکن افسر میر بحر نے مجھسے کہا
کہ اوسے فوراً رہا کر دیا جائے اور یہ بھی کنایتاً ظاہر کیا اگر وزیر میر بحر کو اس امر کی خبر ہو
تو تمہارے کمیشن کا اندیشہ ہے۔ مسٹر بلک نے اسکے جواب مین کہا اگر یہ قرار پا گیا کہ وہ چھوٹا
لڑکا کمرہ ۱۲۹ مین چلانیکا مجاز ہے تو مین بھی تین صندوقی باجے کنجی دیکر رکھدونگا
کہ صبح تک بجتے رہین اگر ایسی حالت مین کسیکی آنکھ جھپک جائے تو خیر اوسے اختیار ہے۔
آخرکار مقدمہ میرے حسب دلخواہ فیصل ہوا لیکن سوچ لیجیے اس فیصلے سے میری
بدنامی مین کمی نہین ہوسکتی اس فتحیابی پر میم صاحبہ کو بدرجۂ غایت مسرت تھی۔ میری
شامت اعمال اوس رات کو بھی الفریڈ نے کوئی خواب خوفناک دیکھا اور چیخنا شروع
کیا مسٹر بلک نے بھی درحقیقت اپنے قول کے مطابق تین باجے رکھدیے فوراً سب
دروازے کھل گئے اور ہر ایک متنفس کے منہ سے خواہ بطور غصہ یا شکایت لفظ "برائے خدا"
کی صدا آنے لگی۔ ادہر لفٹننٹ جیمس نے حسب ایما لفٹننٹ بلوم فیلڈ کلکتے کے گیدڑ
اور انگلش بلبیون کی نقل کرکے اوس آہنگ ناساز کو مدد دی الفریڈ کو اس عمل سے
ایسا ہوا کہ اوسکا خاموش کرنا قابو سے باہر گیا ڈہائی گھنٹے تک برابر ماما ماما پکارا کیا
جب تھک گیا تب خاموش ہو کر پڑا۔ وہ رات بھی ایک عجیب ہولناک رات تھی
لیکن حیرت ہی صبح کو الفریڈ تمام اہل جہاز اور خاصکر مسٹر بلک و مسٹر بلا سبب اور
مسٹر جیمسن بلکہ سب جنکو پریشان و دق کیا تھا عزیز دل اور مقبول خاطر ہوگیا بات
یہ ہوئی کہ گیارہ بجے جب آیا اوسکو لینے آئی وہ سو رہا تھا اور رہنے بھی اوسوقت تک
نہ جگایا تھا بلکہ موقع پاکر نہانیکو چلا گیا تھا غسل خانے سے واپس آیا تو الفریڈ کو کپتان
بلک کی گود مین پایا اوسکو سینے سے لگائے بیٹھے تھے اور پیارا بچہ وغیرہ الفاظ محبت
آمیز کہہ رہے تھے اسیطرح دو سے اور بھی مسافر پیار کرتے تھے اور ہنستے تھے ایسا معلوم
ہوتا ہی جب مین نہانیکو گیا تب الفریڈ بیدار ہوا اور اپنے کمرے سے نکل کر پھر ایکدفعہ
کرنیل صاحب کے کمرے مین گھس گیا اور اونکی بالدار ٹوپی اوٹھا لایا پہلے دن کے

واقعہ کو اس حرکت سے سلسلہ دیکر جب اوسکو ٹوپی ہاتھ مین لیے ہوئے آتے دیکھا تو سب نے نہایت ہی خوش ہو کر اس نابکار بچے کو شاباشی دیکر پکڑ لیا اور ٹوپی کو لاوارثی اسباب رکھنے کی ٹوکری مین جو سیلون مین آئینے کے نیچے رکھی تھی ڈالدیا اس ٹوکری مین سب قسم کی چیزین شلاگر رومال عطر کی شیشیان چاکو پنسل مقراض کتابین پنکھیان وغیرہ ٹکٹ لگے ہوئے کہ چھتری یہ یا کہان سے پائی گئی ہوتی ہین لیکن کالی بالدار ٹوپی شاید اتفاقیہ بلکہ کبھی نہ آئی ہوگی — اس مال لاوارث کے سبب کچھ ایسی دل لگی پیدا ہوئی کہ لوگونکے مزاج سے خیال برہمی جاتا رہا اور اگر میم صاحبہ ناآشنا مزاج خود بین و کج بحث نہوتین تو اوسیدن تمام مسافرون سے اور کلیسے اور میم صاحبہ اور اون کے بچون سے صلح ہو جاتی کرنیل صاحب حاضری کیوقت اور کھانے مین بھی باہر نہ آئے بلکہ مجھپر ایک اور جرم قائم کیا اور شام کیوقت کپتان کو بلا کر کہا کہ مجھے جہاز پر تحقیقات کرانا منظور نہین ہے بلکہ جسوقت سرزمین انگلستان مین پہنچین گے تو سمندر مین سرقے کی علت مین سپرد پولیس کرونگا کپتان نے اونکو جواب دیا کہ ٹوپی چوری نہین گئی بلکہ پڑی ہوئی پائی گئی اور اب آپکے پاس بھیجدی جاویگی کرنیل صاحب نے (کہ کپتان کو اندر نہ آنے دیا تھا بلکہ پردے کی آڑ سے باتین کر رہے تھے) کہا ملنے سے ٹوپی کی نسبت کچھ نہین کہا صرف یہ بیان کیا کہ میری چوری ہوئی اور لفٹننٹ یارک نے چوری کی — غرض ٹوپی اونکے پاس بھیجدی لیکن اونہون نے اوسکے لینے سے انکار کیا اوسپر کپتان نے حکم دیا بہت اچھا اگر کوئی اوسکا دعویدار نہین ہے تو لاوارثی مال مین ڈالدو — دو روز تک کرنیل صاحب کھانے پر بھی نہ آئے تیسرے دن اوسی کے ساتھ کی اور ٹوپی جیسی جارجینا نے تراش کر خراب کردی تھی پہنکر ڈنر کیواسطے باہر نکلے —

الفریڈ کا شور وغل ہر روز ہی رہا لیکن ٹوپی کے معاملے سے اوسے ایسی نیک نامی ملی تھی اور مسافر بھی شور کے عادی ہو چلے تھے اسلیے کچھ خیال نہوتا تھا چیخنے کے علاوہ کئی روز آرام سے کٹے لیکن میم صاحبہ کو ایک اندیشہ پیدا ہو گیا۔ جو میرے لیے نہایت ہی تصدیع کا باعث ہوا یعنی قریب کے کمرے مین شدت حرارت سے

ایک بچے کا تمام جسم پھل گیا میم صاحبہ کو چیچک کا شک ہوا اسلیئے آیا کو تینون بچون کے ساتھ میرے کمرے مین سلانیکو اور مجھے کسی دوست کے پاس پڑرہنے کو کہا جہاز مین سوا لفٹننٹ بلوم فیلڈ کے جس سے ایک ذرہ بھی مہربانی کی توقع ہو کوئی اور تھا لیکن وہ ایسا آدمی تھا کہ اپنی ذاتی آسایش مین کسیطرح خلل اندازی جائز نہ رکھتا تھا۔ میم صاحبہ کو اسدرجہ خوف ہوا کہ اوسکا دور کرنا اور اون کی نازبرداری و دلداری مجھپر ضرور ہوگئی غرض اونکی حسب مرضی بندوبست ہوگیا اور جب سونیکا وقت آیا تو مین مرغیون کی کلکل پر اپنا کوٹ بچھا کر سو رہا یہ یاد رہے کہ بحر احمر مین باہر سونا نہایت ہی مضر ہے رات کو بہت شبنم گری میری سفاہت کا یہ نتیجہ ہوا کہ مین وجع مفاصل مین مبتلا ہوگیا اور جب سوئز مین پہنچا تو ڈک پر بمشکل لنگ کرتا ہوا چلتا تھا۔

صبح کیوقت جب ہم جہاز سے اوترے اور دشت سوئز سے گذر کر سکندریہ مین دوسرے جہاز پر سوار ہونیوالے تھے میم صاحبہ نے میرا اقرار مجھے یاد دلایا کہ مہتمم باورچیخانہ یا کسی ملازم جہاز کو انعام ندیا جاوے مینے اوس فراموش کار کے ارشاد کی تعمیل کی لیکن اتنی عہدشکنی ضرور ہوئی کہ جو آدمی میری خدمت گذاری مین رہتا تھا اوسکو مینے ایک اشرفی دی - اسی جگہہ لفٹننٹ بلوم فیلڈ کے بھی ایک دو فقرے سن لیجیے مینے خود اونکے کمرے مین جاکر وہ کپڑے دھولانیکا وعدہ لے جسکی نسبت اونہون نے ۵۴ منٹ مین دھولا دینے کو کہا تھا یاد دلایا سنکر ہنس دیے اور فرمانے لگے واہ کیسے کپڑے سوئیز مین کچھ نہین ہوسکتا یہان ایک رومال یا تولیہ بھی نہین دھویا جاسکتا اونسے کہدو گٹھری باندھکر رکھ لین اور جب تک آپ لوگون کی گاڑیان روانہ نہولین گی مین کنارہ پر نہ جاؤنگا اودھر دوسرا گروہ انگلستان کے مسافرون کا ہوٹل مین پہنچنے والا ہے مجھے فرصت نہوگی مین اپنے قاعدے کے خلاف نہین کرسکتا اور میم صاحبہ کو میرا سلام بھی نہین کہدینا کیونکہ مجھے لیڈی کے سلام الوداعی سے نفرت ہی اسکے بعد مینے دریافت کیا میم صاحبہ اور اون کے بچون کیلئے گاڑی کا کیا

بندوبست ہوگا اسکے جواب مین بھی اونسنے میرا منہ دیکھکر اور ہنسکر کہا کیا تمنے اپنا انتظام نہین کیا اور ساتھیون کو ٹھہرا نہین لیا اور گاڑی کے نمبر کی اور مسافرون کی طرح چٹھی نہین ڈالی؟ مینے جواب دیا ہمنے کچھ نہین کیا میم صاحبہ کو آپ پر بھروسہ تھا اونہون نے نمبر نکلوانے سے بھی انکار کیا اور چونکہ مینے بھی انہین کی گاڑی مین جانا تجویز کیا تھا مین بھی آپکے وعدے کو صحیح تصور کرتا تھا۔

لفٹننٹ صاحب نے سیٹی بجاکر فرمایا خیر کیا مضایقہ ہی آپ سب ساتھ چلے جائین گے لیکن پچھلے چالان مین سب سے آخر والی گاڑی ملیگی اور میم صاحبہ اور آیا اور تینون بچون کو کافی ہوگی۔ دونو بڑے بچے تمہارے دائین بائین بیٹھ جائین گے آیا شیرخوار بچے کو لیکر ایک کونے مین بیٹھ رہیگی دوسری جانب میم صاحبہ ہونگی اور اوتنی جگہہ مین سو بھی سکین گی آپکو خوب ملکر بیٹھنے کا موقع ملیگا مجھے اسکا چندان رشک نہین ہی البتہ یہ افسوس ہی کہ پچھلی گاڑی مین کثرتِ گرد وغبار سے تکلیف ہوگی۔ القصہ سوئز مین اوترکر ہم کو پہلے چالان کے روانگی دیکھنے سے ملال وکلفت ہوئی اور چار گھنٹے تک اوس ویران وبھیانک اور سنسان مقام مین جہان پانی بھی پینے کے قابل نہ ملتا تھا پڑے رہے اور مکھیون کی بھنبھناہٹ سے تکلیف اوٹھایا کیئے آخر کار بہزار دشواری ہماری بھی روانگی ہوئی رات کو جو واقعہ پیش آیا کاش اوس زمانیکے کسی موزون طبع مورخ کو مل جاتا!! مینے میم صاحبہ کو سمجھا دیا تھا کہ شال اور متعدد سامان لباسِ سرمائی ساتھ ہونا چاہیے کیونکہ میدان مین جیسی دن کو گرمی ہوتی ہی رات کو ایسی ہی سردی کی زیادتی ہوجاتی ہی اوس خود راے نے اعتبار نکیا اور میری صلاح کو بگوش دل نہ سنا بجز ایک اپنی شال ورد چھوٹی لڑکون کی جاکٹ کے کسی قسم کا سامان نلیا اوسکا انجام یہ ہوا کہ نو بجے رات کو جب ہوا خنک چلی اور سردی محسوس ہوئی تو میم صاحبہ مثلِ یخ ہوگئین اور بچے بھی جاڑے کے مارے کانپنے اور چلانے لگے غریب آیا ایک دبلی کمزور عورت تھی بیطرح کراہنے لگی اور دو تین دفعہ کہا او میم صاحب مین تو مری"۔ مینے بڑا کوٹ اوسے اوڑھا یا جار جینا اور الفریڈ کو ایک سفری بقچہ بند مین لپیٹا

اور میم صاحبہ کو ایک پرانا اونی گلوبند گردن مین باندھنے کو مستعار دیا نیز باریک دستانون کے اوپر پھٹے ہوے پرانے دبیز دستانے بھی اوتار دیے تاکہ اونکی انگلیان گرم رہین اور ایک دوسرا کوٹ میری ساتھ تھا اوسے اونکی ساق سیمین اور پایونازک مین باندھا - اگر مین وقتاً فوقتاً چرٹ اور پانی ملاکر برانڈی پیتا تو مجھپر سردی کا اثر نہوتا لیکن میم صاحبہ کا خاوند تماکو نہ پیتا تھا اسلیئے اونکو تماکو کی بو اور شراب کی بھبک ناگوار ہوتی تھی وہ ان دونون کو ناپسند کرتی تہین تاہم مجھکو اونکا ممنون ہونا چاہیے کہ میری شراب وتماکو کی عادت کی ہرچند پوری اصلاح اون کے سفر نے نکی تاہم اِن چیزون کی طرف سے میرا شوق کم ہوگیا -

خدا خدا کرکے کیرو یعنے قاہرہ آیا ہر شخص کی زبان سے کیرو کیرو گرینڈ کیرو نکلا اور جسوقت مین شیپنٹ ہرد کے پرتکلف ہوٹل مین پہنچا تو مسرت کا کوئی اندازہ نہین ہوسکتا تمام عمدہ کمرے پہلے سے اور لوگون نے لیئے تھے میم صاحبہ نے اوس عمارت رفیع کی سب سے آخر منزل پر ادنے درجے کا ایک چھوٹا سا کمرہ کرایہ کیا مین قاہرہ مین پہلے گیا تھا لیکن مسجد کو حالتِ تیاری مین ندیکھا تھا لہذا اوسکے دیکھنے کا بہت مشتاق تہا لیکن اسکا انتظام مشکل تہا اسواسطے کہ اول تو آیا بیمار تھی دوسرے میم صاحبہ کی بھی طبیعت ناساز تھی تکان سفر سے میٹھا میٹھا درد ہوتا تھا کوئی کام نکیا جاتا تھا پس علاوہ الفریٹ وجارجینا کی نگھداشت کے شیرخوار بچہ بھی اکثر اوقات میری ہی پاس رہتا تھا - شکر ہے کہ قاہرہ سے سکندریہ پہنچنے کی مصیبت یعنے دخانی کشتیون مین مثل بھیڑ بکری کے بھرکر دریاے نیل کے راستے سے جانا موقوف ہوگیا تھا اور اب ریل جاری تھی ایک دفعہ مینے تنہا دریاے نیل کا سفر کیا تھا اوسوقت زحمت اوٹھائی تھی اور اِن تین بچون کا ہمراہ ہونا یقیناً غضب ہی کا سامنا ہوتا مجھے یہ خیال بھی آتا ہے تو لرز جاتا ہون ؎

اس مقام پر ناظرین کے سمجھنے کے لیے ہم دشتِ سوئیز اور دریاے نیل کی تفصیل

* قاہرہ دار الخلافت مصر مین ایک بہت بڑا او مشہور ہوٹل ہے -

مناسب سمجھتے ہین ۱۸۵۰ء سے پہلے اور اوسکے بعد بھی جبتک نہر سوئیز تیار نہ ہوئی
تھی اکثر ولایت انگلستان کے جہاز کیپ کے راستے سے جاتے تھے لیکن بعض مسافر
اور ڈاک سرکاری حکومت مصر مین ہوکر گذرتی تھی اوس وقت تک ایسا دستور تھا کہ
بمبئی یا کلکتے سے روانہ ہوکر سوئیز مین جہاز چھوڑ دیتے تھے اور وہان سے قاہرہ تک اونٹ پر
یا گاڑی مین سفر کرتے تھے چونکہ وہ میدان نہایت وسیع اور سراسر ریگستان تھا اسلئے
وہان گرد بہت ستاتی تھی کئی آدمی ملکر ایک گاڑی کرایہ کر لیتے تھے اور ہر چالان کی
چٹھیان ڈالتے تھے جو نمبر جس گاڑی کا پاتا تھا اوسی سلسلے سے آگے پیچھے روانہ ہوتا
تھا۔ اسیطرح قاہرہ سے سکندریہ تک دخانی کشتی مین بیٹھکر دریاے نیل کے رستے
سے جاتے تھے۔ لیکن اب وہ تمام تکلیفات دور ہوگئین اوس ریگستان کو کاٹ کر مثل
سمندر کر دیا گیا اور اسقدر وسیع و عمیق بنا دیا کہ جہاز بلا تکان جا سکتا ہی چنانچہ اب
بمبئی کا روانہ شدہ جہاز اوس نہر مین ہوکر برابر انگلستان تک جاتا ہی اور پہلے سکندریہ
مین دوسرے جہاز پر سوار ہوتے تھے لیکن اب بھی یہ اختیار ہی کہ جو آدمی مصر کی
دارالخلافت یا اسکندریہ کو دیکھنا چاہتے ہین وہ سوئیز مین جہاز سے جدا ہو جاتے
ہین اور قاہرہ سے سکندریہ تک ریل مین جاکر جہاز پر سوار ہو جاتے ہین۔

دشت سوئیز کو کاٹ کر سمندر مین ملانا جسکو نہر سوئیز کے نام سے نامزد کیا ہے
۱۸ مارچ ۱۸۶۹ء روز جمعہ کو واقع ہوا۔

مالٹا سے روانگی کے بعد انگلستان آنیوالے پر چند در چند حادثے واقع ہوئے
اسلئے وقت معینہ سے پچاس گھنٹے کی تاخیر ہوگئی تھی اوسکے مسافر ہمکو اسکندریہ
مین ملے اون مسافرون مین ایک شخص جیک ولیم نامے میرے ہی رجمنٹ کے
کپتان بھی تھے میری گود مین بچے کو دیکھکر کہا مین یارک! کیا تمہارا بیاہ ہوگیا؟
مینے اونکو بتایا کہ میرے ایک دوست مسٹر ٹنک کی بیوی کا بچہ ہی اوسنے سنکر میری
پسلیون مین دونون طرف انگلیان مارین جنکی گدگداہٹ سے دم چند بیدم ہا
البتہ اگر تنہا ہوتا تو ایک گھنٹہ اون سے لطف گفتگو مین گذرتا اور ایک بوتل شامپین د

مزیدار کباب کا ذائقہ چکھنا کجا کہ یہاں تو پوری بات بھی نہو سکتی تھی کیونکہ آیا اب اچھی ہو گئی تھی ہر پانچ منٹ کے بعد میم صاحبہ کا پیغام لاتی تھی -

اسکندریہ سے چلکر اب موسم مین بہت خنکی آگئی تھی مجھے میرا کمرہ بھی مل گیا اور گود کو بمشکل لمحہ بھر بھی آرام ملنے کی کوئی صورت تھی لیکن رات چین سے گذرتی تھی - شیر خوار بچہ مجھسے اسقدر جہ مانوس ہو گیا تھا جب کبھی دیکھتا میرے پاس آنیکو روتا نیز میم صاحبہ بھی اوسکو کہتی رہتین "ہان جاؤ اِن کے پاس جاؤ" لہذا مجبوری تھی بغیر اوسے لیئے بات نہ بنتی تھی اور حقیقت یہ تھی باوجود سب تکلیفین اوٹھانیکے اوس خود غرض کا بدستور مفتون و شیدا اور اوسکی مرضی کا دل و جان سے خواہان تھا تمام دنیا مین وہ ایک ہی دلفریب و دلربا تھی اوسکا ایک تبسم ہر ذی ہوش (مثل میرے) کی دلستانی کو کافی تھا

اسکندریہ مین ملنے اوپر پہننے کا زنانہ مصری کوٹ اپنی ناکتخدا ہمشیر کو تحفہ دینے کی نیت سے خریدا اور از راہ نادانی دریافت رائے کیواسطے میم صاحبہ کو دکھایا اونہون نے بہت اچھا بتایا اور افسوس ظاہر کیا کہ ہم کو خبر نہ تھی ورنہ ہم بھی خریدتے اونکو یاد دلایا - جسوقت یہ بکنے آیا تھا آپکی طبع مبارک ناساز تھی کمرے سے باہر تشریف نلاتی تھین "بجا ہی" اوس ستم آرا نے قبول کیا لیکن یہ بھی فرمایا بہتر ہوتا کہ مین بھی اس قسم کا کپڑا لیتی! بھلا یہ کتنے کا ہوگا؟ مینے جواب دیا نو پونڈ کو لیا ہے اوس خود آرا نے عاجزی سے کہا یہ مجھے دیدیجیے - مینے کہا بہت اچھا حاضر ہی -

مالٹا مین بھی اوس نازک اندام نے کچھ لیس مہنگے اور نقرئی چوڑیان وغیرہ خریدنا چاہین لیکن اوسکے خاوند نے صرف راہ کیواسطے ایسا جانچ کر خرچ دیا تھا کہ اوسوقت صرف تین اشرفیان باقی تھین گو ہزار ہا روپیہ کے فوراً وصول ہونیوالے بل اوسکے پاس تھے لیکن جہاز پر یا مالٹا مین اون کا روپیہ ملنا غیر ممکن تھا کیونکہ جنٹ صاحب کو یہان کوئی نہ جانتا تھا نہ کوئی اونکی آمدنی سے واقتدار سے واقف تھا - میری زبان سے جب اوسنے لفظ جسقدر مطلوب ہو سُنا تو ایک تعجب ہوا وہ سوچے ہوئی تھی کہ تمام دنیا مین مثل ہندوستان کے حکومت و اختیار حاصل ہی اور اسواسطے

بتنغفس کو اون کے خاوند ایڈورڈ چسلی ایڈمنسٹن کول بھروک کو تسلگن
بنک صاحب بہادر سول وسیشن جج ہمدومآباد واقع صوبہ بنگال کا نام جاننا
ضروری ہے - میرے پاس دو دس پونڈ والے دو پانچ پونڈ کے نوٹ بارہ اشرفیان اور کچھ
روپے تھے ناظرین اس سے یہ نہ سمجھین کہ مین بھی کوئی دولتمند آدمی ہون دنیا مین جو کچھ
میرا اسہارا ہے وہ میری تنخواہ ہی ہے اور اوس کپڑے کی قیمت دینے کے بعد جو ہمشیرہ کیواسطے
خریدا تھا اس عالم مین صرف تعداد مذکورہ بالا ہی میری اثاث البیت تھی پس مینے اپنی
تھیلی نکالکر میم صاحبہ کے سامنے رکھدی اوسنے بیس پونڈ کے نوٹ اور پانچ اشرفیان
لیلین اور خوشنما و خوبصورت زیور خرید کیے اور مین جو چیزین اپنی مان کیواسطے لیتا تھا
اونکی پسند مین بھی از راہ عنایت مشورہ دیا - اوس خرید زیور و تحائف مین میم صاحبہ
نے اٹھارہ اور مینے دس پونڈ خرچ کیے وہ شام بھی عجب مسرت خیز شام تھی کاش
اوسدن اگر کوئی مجھے بنک صاحب کی وفات کی صحیح خبر پہنچا دیتا تو کہہ نہین سکتا اوسکو
کیا کچھ بخشدیتا اور یقین واثق تھا کہ وہ نازنین میری درخواست قبول کرکے مجھسے
نکاح ثانی کرلیتی - اسکندریہ سے روانگی کے بعد وہ میری اعتقد مشتاق رہتی اور ایسی
نظر محبت سے دیکھتی تھی کہ اگر بیوہ ہوتی اور چاہے بجائے تین کے چھ بچے ہوتے تاہم
مین منظور کرتا اوسکے قدمون پر گرکر اوسکے فریفتہ و شیفتہ خاوند ہونیکا حلف کرتا
اور اوسکے بچون کا نہایت ہی شفیق پدر ثانی بنتا -

جبرالٹر مین بھی اوس پری وش نے مختلف چیزین لین کامدار سلیپر اور رومال وغیرہ
سوداگرون سے لیے چونکہ ایک کو دیکھکر دوسرے کو خریدنے کی حرص ہوتی ہے پس میرے
بھی دو پونڈ خرچ ہوئے - مینے صدہا مسافرون کو جہاز پر دیکھا ہے کہ جب اون سے
کسی جوہری نے کسی چیز کو کہا تو غصہ سے تُف کہا ہے لیکن تھوڑی ہی دیر مین جب کسی
اور لیڈی یا جنٹلمین کو خریدتے دیکھا تو خود بخود بغیر درخواست ہی خرید لیا ایکدفعہ
ایک سوداگر کامل ایک گھنٹے تک زیور سے بھرے ہوئی چنگیر لیے جہاز پر کھڑا رہا اور
ایک عدد بھی نہ بکا لیکن جب ایک آدمی نے کوئی چیز لی تو دس منٹ کے عرصے مین سب

اسباب بک گیا- اب ہمارے سفر کا خاتمہ قریب تھا مگر سچ پوچھیے تو مجھے افسوس ہوتا تھا
مین خوشی سے تمام خدمات جو خاندان مین باپ کو چاہییں پورے طورت بے تامل بجالاتا
تھا اور اگرچہ ہفتے اور راستہ ختم نہوتا تو سفر کی آرزو کرتا - لیکن افسوس ہی کپتان نے
روز سہ شنبہ چار بجے سہ پہر کو جہاز کے پہنچنے کا ٹھیک وقت مقرر کر دیا اور بیشک اوسی
دن اوسیوقت ہمنے اپنے آپکو بندر سوتھمپٹن مین پایا مینے ایسی پریشانی جیسی کہ
مسافرون کو کنارہ پر پہنچنے کی عجلت مین تھی کبھی نہین دیکھی مینے میم صاحبہ کی مدارت
کیواسطے شاید کچھ ضرورت ہو روانگی مین تامل کیا یا بخیال اسباب لینے کے ریل کا
وقت تحقیق کرنے اور اگر ڈالفن ہوٹل مین قیام کی خواہش ہو تو کمرہ مقرر کرنیکے
واسطے اوس پری زاد کے پاس رہا اوسوقت میم صاحبہ اور مین دونون سیلون مین
تھے نیچے آیا کے ساتھ لوگون کی روانگی کا تماشا دیکھتے تھے کہ ایک پتلا دبلا دراز قد
مردار صورت گھٹنے جھکا تا ہوا آدمی جہاز پر آیا قریب پینتیس برس کے عمر ہو گی سوا
گلو بند کے بالکل سیاہ لباس تھا نیچے گھٹنے کے کچھ اور کالب دار کپڑے بھی سفید تھے
غون بہا ہائی کیطرح جیسے کوئی عمیق خندق کے اندر سے بولتا ہی یا غون غون
کرتا ہی اتنے قریب آکر ہم بھی سن سکین مسٹر بنک کی میم صاحبہ کو دریافت
کیا ایک باورچی نے اوس نازنین کو بتایا تب نہایت آہستہ آہستہ پھونک پھونکر
چلتا اور گنکر قدم رکھتا ہوا جیسے گرجا مین دعا کیواسطے یمبر کیطرف جاتے ہین قریب
آیا اور درشتی سے سلام کرکے کہا میم صاحبہ ابجے آپکو اپنی بہاوج کہنے کا دعوے
ہی مین پادری کالسٹن ٹن بنک ہون اور سینٹ برنا کلس واقع محلہ ——— کے
علاقے کا امام ہون —

میم صاحبہ نے اوس مرد متشرع سے جسکو پہلے کبھی نہ دیکھا تھا دونون ہاتھون
سے مصافحہ کرکے خوشی کے ساتھ کہا اہا ایڈورڈ کا بھائی (یعنے اون کے خاوند کا
بھائی) مین کیسی خوش نصیب ہون کہ آپکی زیارت سے مشرف ہوئی! اسکے بعد
میری طرف مخاطب ہوکر انبساط دلی اور عجلت کے ساتھ فرمایا مسٹر ہاڈک مین

آپکی نہایت ہی ممنون ہون چونکہ میرے بھائی میری ملاقات کو آگئے اب مین آپ کو زیادہ تکلیف نہ دونگی لیجیے خدا حافظ!" یہ کہتی ہوئی کچھ ابرو و مژگان کا اشارہ کرتی اور جلدی سے ہاتھہ ملاتی ہوئی چلدی اور ایک جگھہ علیحدہ کھڑی ہوکر پادری صاحب جو خط اوسکے نام لائے تھے اور جسکو اپنی مان کیطرف سے لکھتے تھے پڑھنے لگی — وہان سے جب اپنے گھر کے دروازے پر پہنچی تو پھر پھری اور آواز دی "دیکھو مسٹر پارک مہربانی فرماکر یہ بھی بتا دیجیے اب اسکا کسقدر روپیہ واجب الادا ہی —؟"

اس فقرے کو سُنکر اوس مرد پاک وضع نے جیب سے تھیلی نکالکر کہا "کتنا ہی بتا دیجیے مین ادا کردونگا" مینے بتا دیا کہ "راستے مین ۲۵ پچیس پونڈ نقد میم صاحبہ کو دستگردان دیے ہین" اور اپنے دلمین سوچا کہ بجا عجز و فروتنی کے غالبًا وہ میرے احسانات کو بھولی جاتی ہے لہذا بہتر ہی جلد جہاز سے چلدون اور کسی قریب کے ہوٹل مین جاکر اوسکی نازیبا حرکت اور اپنی سفاہت پر خندان یا متاسف ہون — اس عرصے مین پادری ہنک صاحب نے پھر استفسار کیا کیا یہ روپیہ ایکہی دفعہ دیا گیا ہی یا چند رقومات مین؟ مینے عرض کیا ایکہی دفعہ بیس پونڈ کے نوٹ اور پانچ اشرفیان دی ہین — پادری صاحب اوس پریزاد کے پاس گئے اور کچھ سرگوشی کے بعد فورًا واپس آکر فرمایا معلوم ہوا آپکی فرمائی ہوئی رقم ٹھیک ہی مہربانی سے رسید لکھدیجیے اور اپنی کتاب یادداشت سے ایک پرچہ کاغذ بھی اسٹامپ لگا ہوا نکالکر دیدیا —

جسوقت مینے الفاظ ذیل بد خط مگر صاف پڑھنے کے لائق تحریر کیے تو گوناگون خیالات میرے دل مین بھرے تھے —

(رسید) پادری سی ہنک صاحب سے ۲۵ پچیس پونڈ جو مسٹر ہنک کی بیم کو بمقام مالٹا دیے تھے وصول پائے — دستخط سی ایلیس پارک لفٹننٹ فوج شاہی —

پادری صاحب نے رسید دیکھکر فرمایا کا نسٹن ٹن پر لکھنا چاہیے تھا کیونکہ پادری سی ہنک ہمارا ایک چچا بھی ہی لیکن مضایقہ نہین کچھ تغیر نہین ہو سکتا تاریخ تو لکھدیجیے آپ بھول گئے ہین —

مینے تاریخ بھی بتادی تب پادری صاحب نے آہستہ آہستہ روپے گنے اور ایسے انداز سے گویا کوئی کسی پر احسان کرتا ہے اور شکر گذاری کے قبول کرنیکا متر صد ہوتا ہے روپے میرے ہاتھ مین دیے۔ اسکے بعد مینے پادری صاحب کو سلام کیا الفریڈ و جاد چینا کو بوسہ دیا بوڑھی آیا سے ہاتھ ملایا۔ آیا نے میرے ابشرے سے اظہار حزن و ملال دیکھکر اور اوسکا باعث بھی سمجھکر ہندوستانی زبان مین کہا۔ "وہ صاحب آپ نے اوس کالے پانی پر جو کچھ ان بچون کے ساتھ کیا ہے مین اوس احسان کو نہ بھولون گی خدا آپ کو سلامت رکھے اور خوشی سے اپنے رشتہ دارون سے ملو۔"

ان لفظون نے میرے دل پر اثر کیا لیکن جوش اضطراب کو خفیہ رکھنے کی غرض سے وہان سے جلد روانہ ہوگیا۔

لندن جانے والی ٹرین تیار تھی مینے بھی ایک ٹکٹ لیا پلیٹ فارم پر مسٹر بلک سے ملاقات ہوئی اونہون نے معذرت کی مینے قبول کی ہاتھ ملایا اور ایک ہی گاڑی مین اسٹیشن واٹرلو تک ساتھ آئے وہان سے پچھلی ٹرین ونڈسر کو جانے والے تھے جسکے قریب میرے خاندان کے آدمی سکونت پذیر تھے غرض رات کے دو بجے اپنے گھر پہنچ گیا اور اپنی ماں بہن اور بیوہ بھاوج کو بخیریت دیکھکر بہت خوش ہوا اگرچہ انکی جدائی کو آٹھ برس کا زمانہ ہوگیا تھا لیکن فرط انبساط سے ایک دن کا وقفہ بھی معلوم ہوتا تھا ان کے ملنے سے میرے غم و اندوہ کا خاتمہ ہوا اور اوس غارت گردین و ایمان کا خیال ایک ہفتے سے زیادہ تک دل مین رہا لیکن ہان اون پادری صاحب کی شکل اور آواز ہمیشہ نظرون کے سامنے رہتی تھی اور رات کو خواب مین بھی وہی دکھائی دیتے تھے یہانتک کہ ڈنکو کیکڑا کھاتے ہوئے خوف کرتا تھا کیونکہ جتنے جانور زولا جیکل گارڈن مین ہین پادری کانسٹن ٹن صاحب ہر ایک کی صورت بنکر مجھے نیند مین نظر آتے تھے۔ بارہا گینڈا چیتا گرگ فیل زرافہ اسپ دریائی مار سیاہ اور گھڑیال کی صورتون مین آآکر مجھے ستاتے تھے جسوقت سے اون سے باتین کین اور انکی صورت دیکھی تھی میری جان کو بھوت ہوکر چمٹ گئے تھے۔

مجھے گھر پہنچے تقریبًا پندرہ دن گذرے ہونگے حاضری کے بعد میری بہن اخبار ٹائمس ہاتھہ مین لیے ہوئے آئی اور صفحہ اشتہارات کے دوسرے کالم مین سے سطور ذیل پڑھکر سنائین

"اگر لفٹننٹ چارلس ایس پارک افسر پیدل رجمنٹ حضور ملکہ معظمہ جو فی الحال ہندوستان سے پی اینڈ او کمپنی کے جہاز مین واپس آئے ہین مقام سیمنگٹن کے پادری سے ملین گے تو کچھ بات اپنے نہایت ہی مفید مطلب پاوینگے"۔

میری مادر مہربان جو ایک ضعیف تیز عورت تھین یکایک کہنے لگین تجھے دولت کثیر ملنے والی ہی۔ انکو ہمیشہ یہی خیال پیرامون حال تھا کہ ہمارے خاندان مین کہین نہ کہین سے دولت آئیگی لیکن جب ان سے بدلایل تشفی چاہتین تو معقول طریقے سے طمینان نکر سکتی تھین اس اشتہار کو سنکر امید کامیابی کے ساتھہ کہا "خراب اوسکا وقت آگیا" لیکن مین سیمنگٹن جانیسے خوش نتھا بلکہ اپنے فہم کے سوافق ان الفاظ پر کہ (اپنے بہت ہی مفید مطلب ـ) غور کرتا تھا اور سوچتا تھا شاید کوئی عدالت کا حکمنامہ ہوگا یا کسی تاجر کا بل وصول ہونیسے رہ گیا ہی اور وہ اپنے مقروض کا پتہ نہین جانتا ہی ـ

خیر سیمنگٹن چلنا ہی قرار پایا اور وہان پہنچتے ہی پادری صاحب کی قیامگاہ کی راہ لی تلاش سے حضرت کا مکان ملا دروازے پر جاکر اون کی خادمہ سے کہا میرا کارڈ جناب تقدس مآب کو بھیجدو وہ عورت کارڈ لیگئی اور مجھے دالان مین چھوڑ گئی تھوڑی دیر مین کیا دیکھتا ہون کہ وہی جناب پادری کانسٹن ٹن بنک صاحب باہر نکلے اور دو لمبی اونگلیان اور ایک انگوٹھا پھیلاکر (جو زندہ مینڈک کی پشت کی چپچپاہٹ کے مانند سرد تھا) کہا "اندر آئیے" مین اون کے پیچھے پیچھے ایک کمرے مین گیا وہ کمرہ ذلیل اسباب سے آراستہ تھا اگرچہ مذہبی کتابین خوبصورت بندھی ہوئی اور طلائی حروف اون پر لکھے ہوئے الماریون مین بافراط رکھی تھین ـ

پادری کانسٹن ٹن صاحب نے فرمایا چونکہ مجھے آپکا پتہ معلوم نہ تھا اسلیئے مینے اشتہار دیا تھا ـ اور مین بمقابلہ قیمت ہر دو عالم بھی نہین چاہتا کہ کوئی آدمی ہمارے خاندان کے کسی متنفس پر اظہار فیاضی کر کے نقصان اوٹھاوے ـ

مین جھک کر تسلیمات بجا لایا—

پھر پادری صاحب نے اپنا بیان شروع کیا کہ اُمِ معلومہ بلا شبہ کار مہربانی و فیاضی تھا چاہیے مین یا اور کوئی کسی اور طریقے سے تعبیر کرین آپنے بمقام مالٹا ایک کپڑا خریدا تھا جسکو کوئی لیڈی اپنی سنجیدہ مزاج دوستون مین نہین پہن سکتی وہ کاسنی رنگ کپڑے کا تماشے مین پہننے کے لایق ایک لنبا کوٹ ہی اور اوسمین سُرخ مخمل اور طلائی پھندنون کی جھالر لگی ہوئی ہی"

مینے کہا ہان وہ عبا مصری اسکندریہ مین خریدی تھی نہ کہ مالٹا مین — پادری صاحب نے فرمایا آپ کو یقین ہے کہ یہ مالٹا کا معاملہ نہین ہی مین سمجھتا ہون میری بھاوج تو مالٹا ہی کہتی تھی — مینے عرض کیا نہین صاحب اسکندریہ کا ذکر ہی—

خیر مقام سے کیا غرض ہی آپنے مسٹر اڈورڈ ونبک کی میم کے ہاتھ وہ کپڑا بقیمت نو پونڈ فروخت کیا — مینے کہا وہ کپڑا مینے اپنی بہن کیواسطے خرید کیا تھا اور میم صاحبہ کا میلانِ خاطر دیکھکر اون کو دیدیا—

پادری صاحب نے متانت کے ساتھ فرمایا بات ایک ہی ہی اسمین شبہ نہین بیع وشریٰ حسب قاعدہ اور بلا رو و رعایت عمل مین آئی اور مین سمجھتا ہون اس لین دین مین آپکو کوئی مالی نفع نہین پہنچا۔ بخلاف اسکے آپکے کلام سے مستنبط ہوتا ہی کہ اوس لباس کو آپنے بیدلی سے جُدا کیا تھا فی الحال میری بھاوج میرے پاس ہی قیام پذیر ہے لیکن آپسے ملاقات کی خواستگار نہین ہی بیان کرتی ہی کہ اوس لباس کی قیمت ادا نہین کی گئی اور اوسکو یاد بھی نہ رہا تھا جب اوسنے اپنے صندوق کھولے تو خیال آیا لہذا مین آپکو نو پونڈ دینے کو موجود ہون نیز اوسکے واپس لینے کا بھی آپکو اختیار دیتا ہون اور یہ بھی آپ کو اطمینان دلاتا ہون کہ میری بھاوج نے کبھی اوسکو بدن پر نہین ڈالا اور نہ وہ آیندہ استعمال مین لائیگی جن لوگون کو جلسۂ بال مین جانیکا مذاق ہی اون کے واسطے ایسا لباس نادر و بے بہا ہوگا لیکن ایسی لیڈی جسکے اقارب و متعارف ایسے مجمع کو خلافِ شرع اور موجب معصیت جانتے ہین اونکے لئے محض بیکار ہی—

یہانتک سُنکر مینے ازراہِ ادب پھر سر جھکا کر سلام کیا کیونکہ اُن کے سلسلۂ کلام یا طرزِ گفتگو کو رکنا بہت اچھا معلوم ہوتا تھا۔

پادری صاحب نے فرمانا شروع کیا اگر آپ کو وہ لباس واپس لینا منظور ہو تو اختیار ہے آپ قیمتِ خرید پر لے سکتے ہین یا اگر آپ کو یہ خیال ہو کہ مسٹر ایڈورڈ دینبک کی میم صاحبہ کے پاس اتنی مدت یعنے ایک مہینے تک رکھا رہنا اُسکی قیمت مین کچھ نقصان کا باعث ہوا تو اُس مناسب مقدار کو منہا دیکر مین اوس کمی کو نہایت خوشی کے ساتھ نقد ادا کردون گا۔

مینے بمشکل ہنسی روک کر اور بشرہ متانت آگین بنا کر کہا واقعی مین کچھ کمی پانیکا مستحق تو ہون۔ پادری صاحب نے فرمایا بتلائیے کوئی مقدار مقرر کیجیے مینے جواب دیا تئیس شلنگ بہت نہون گے۔ اونہون نے کہا "واقعی! دیکھیے وہ کپڑا میلا نہین گیا ہی اور آپ کی ہمشیر کی نظر مین بحیثیتِ تحفہ اوسکی اوتنی ہی قدر ہوگی کہ گویا اور کسی کے ہاتھ مین نہین گیا ہی بشرطیکہ کیفیتِ اصلی سے واقفیت نہو اس موقع پر یہ پرانی مثل بالکل صادق ہی "جسکو آنکھ نہین دیکھتی اور کان نہین سُنتا. اوسکے واسطے دل بھی رنجور نہین ہوتا"۔

مینے التماس کیا بہت درست ارشاد ہی مین خیال کرتا ہون اس مثل کی موجد شفاخانے کی ایک ضعیف دائی ہی جسکی ناک سے تھوڑی ہلاس اتفاقیہ مریض کے آب جوش مین گرگئی تھی جسکو وہ خود بھی چکھتی تھی۔

پادری صاحب اس کیفیتِ بے بنیاد کو سُنکر بہت متعجب ہوئے لیکن جلدی سے مدعا ر اصلی یعنے اوس مقدار کیطرف جو مجھے نقد ملنے والی تھی متوجہ ہوکر فرمایا تئیس شلنگ بہت ہوتے ہین اِسکو بھی نرخِ معینہ کے مطابق فیصل کرنا چاہیے فرض کیجیے نو پونڈ پر بحساب دس فیصدی ایک مہینے کا سود زیادہ کرین تو میری حساب سے ٹھیک پندرہ شلنگ تمہارے مطالبے کا نصف ہوگا۔

مینے گذارش کیا مہاجنون کا عموماً نرخ بیس فیصدی ہی لیکن اگر آپکی رائے مین یہ بھاؤ

زیادہ ہی تو دس فیصدی لگائیے اور وہ کپڑا اور لبادا بالفعل مجھے عنایت فرمایئے۔
پادری کالسٹن تن نے کہڑے ہوکر اور کمرے سے چلتے ہوئے فرمایا دو نو لیجیئے۔
پس دو چپراسی ہیں وہ کوٹ بادامی کاغذ مین لپٹا ہوا لائے اوسکو مجھے دیا اور میز
کی دراز کھولکر اوس مین سے ایک دس شلنگ والی اشرفی اور دو ڈہائی شلنگ
کی نکالین اون پارہہائے زر کو بہت دفعہ دیکھکر گویا مجبوراً مجھے دیا اور اوسیوقت یہ بھی
دریافت کیا "رسید کا ٹکٹ آپ کے پاس ہی" مینے انکار کیا۔ تب فرمایا اگر ایک
پینی مجھے دیجیئے تو مین دیدون غور فرمایئے یہ کاروبار کا معاملہ ہی۔ اتفاقیہ ایک
تانبے کا ٹکڑا میرے اپر کوٹ کی جیب مین تھا وہ ہی مینے پادری صاحب کی نذر کیا
بعد ازان اونھون نے مفصلۂ ذیل رسید لکھی جسپر مینے اپنا نام لکھدیا۔

رسید

ہرگاہ پادری کالسٹن تن صاحب امام سینٹ برناکلس واقع علاقہ اسمینگٹن سے
پندرہ شلنگ جو میرے مسس لارابنک زوجۂ ایڈورڈ جیسلی ایڈ منسٹن کول بروک
کرو تھنگٹن بنک صاحب عہدہ دار بنگال سول سروس پر بابت حق استعمال ایک
کپڑے یا کوٹ کے واجب الادا تھے جسکو کہ میم صاحبہ زیادہ اپنے پاس رکھنا نہین
چاہتین اور جسکو مینے اونسے واپس پالیا ہی وصول پائے۔

رسید بصرحۂ بالا رقم فرماکر پادری صاحب نے ارشاد کیا کہ "ٹکٹ کے اوپر
اپنا نام لکھدیجیئے" مین اونکا حکم بجالایا اور اسطرح معاملہ ختم کرکے اون سے رخصت
ہو ریلوے اسٹیشن کو روانہ ہوا۔ راستے مین ان باتون کو یاد کرکے بے اختیار ہنستا تھا
جو کوئی مجھے دیکھتا ہوگا دیوانہ یا مخمور خیال کرتا ہوگا۔ سچ کہتا ہون کہ مسٹر بنک کی
میم کو مین پادری صاحب کے گروہ کے مانند دون طبیعت و کمینہ خصلت اور خفیف
الحرکت نہ جانتا تھا لیکن اب مجھے یقین کامل ہی کہ اوس خانقاہ مین اوس سے زیادہ ذلیل
و خوار کوئی عورت نہوگی

غرض جب مین اپنے گھر واپس آیا تو میری مان کو میرا روئے خندان و شگفتہ دیکھکر

اپنی امیدون کے پورا ہونیکا خیال ہوا اور میری بہن اور بھاوج نے بھی یہی تصور کیا۔ چنانچہ آپسمین یہ باتین ہوئین۔

مان - کوئی غیر منقولہ جائداد ملی یا جاگیر نصیب ہوئی؟

پارک - منقولہ اور زر نقد - اور اوس بادامی کاغذ سے وہ کوٹ نکالکر اپنی بہن کی نذر کیا اور کہا کہ اوسکا ایک نمونہ ہی۔

سب ایک آواز ہوکر - بڑی عمدہ چیز ہی۔

مان - کوئی سوداگر ہے جسنے تمہین وارث بنایا ہ؟

پارک - نہین

مان - اور روپیہ کسقدر ہی؟ کوئی بیس ہزار پونڈ ہوگا؟

پارک - نہ اتنا لیکن جو کچھ ہی میرے قبضے مین ہی اور اس شرط سے تمکو دون گا کہ تا والپسی (جسکو کہ مین امید رکھتا ہون زمانہ دراز ہوگا) اپنے پاس سے جدا نکرو اوسکا سود آپ خرچ کرنیکی مجاز ہین لیکن زرِ اصل کو ہاتھ لگانا نہ چاہیے۔

مان - اچھا بیٹیا ایسا ہی کرون گی۔

اس گفتگو کے بعد مینے پندرہ شلنگ نکالکر یادرِ شفقت کے دستِ پاک مین دیے اونہون نے دیکھا اور حیرت سے کہا چارلس اس سے کیا مطلب ہی؟

مینے جواب دیا کہ مین نہایت ہی تھکا ہوا ہون اسوقت اس معاملے کی تشریح نہین کر سکتا لیکن شبکو کہانیکے بعد سارا قصہ سناؤن گا - میری بہن نے کہا آج ہمنے کئی دوستون کی دعوت بھی کی ہی - مینے کہا بہت اچھا ہوگا جتنے زیادہ آدمی میرے قصے کو سنین گے مین زیادہ خوش ہونگا۔

الغرض کہانیکے بعد سب کے سامنے کہ شمار مین آٹھ آدمی تھے مینے یہ سب قصہ (جو بجنسہٖ ناظرین کے سامنے ہی) لفظ بلفظ سنایا اور اوس اثنا مین چند دفعہ شور خندہ و قہقہہ سے مجھے رکنا پڑا مگر اونس ہلن میری مان اور بہن چونکہ وہ بہت مایوس ہوگئی تھین شریک نہوئین مینے ان الفاظ پر اوسکو ختم کیا کہ مجھے دولت گنج نہین ملی بلکہ اور ہی

معاملہ تھا۔ سیمنگٹن کی آمد و رفت مین میرے پانچ پونڈ خرچ ہوئے اور ایک بڑا کوٹ اور چھتری گاڑی مین رہ گئی جسمین بھولکر کالب گھر مین گیا تھا۔

دوسرے دن میری بہن نے ڈاک خانے کے ذریعے سے وہ پندرہ شلنگ مسز بنگ کی میم کو بھیجدین اور یہ بھی لکھدیا کہ میرا بھائی از راہ خوش طبعی یہ روپیہ پادری کالسٹن سے لے آیا تھا لیکن اس تحریر کا کوئی جواب نہ آیا غالباً میم صاحبہ اور اونکے بھائی شرمندہ ہو گئے۔

میری رخصت دسمبر مین ختم ہو گی اور مین اپنی خدمت پر جانا چاہتا ہون نہ اس غرض سے کہ مجھے ہندوستان پسند ہی بلکہ لفٹننٹون کی فہرست مین میرا نام اول نمبر پہ یعنی ترقی پانے والون مین ہی اسواسطے تبادلۂ خدمت کرنا ایک فعل عبث تصور کرتا ہون لیکن اب عزم مستحکم کیا ہی کہ لفٹننٹ بلوم فیلڈ کے اصول پر کاربند ہون گا اور علاوہ اسکے کبھی وعدے کے پورا کرنیکی جسکی انجام دہی مین قاصر ہون تکلیف گوارا نکرونگا مین بھی آیندہ سے خود غرض بن جاونگا اور نازنینانِ خود کام و طفلانِ بد انجام سے کچھ غرض نرکھون گا۔

جب مین یہ بیان کر چکا میری مان نے ہنسکر کہا یہی معاملہ پھر واقع ہوگا۔ مینے جواب دیا ہرگز نہین! مینے عہد کر لیا ہی!

اگر کبھی میری مان کی پیشین گوئی صادق آئی مین صاف دلی سے اوسکو بھی ظاہر کر دونگا چاہے اوس خرچ پر ہنسا جاؤن یا قابلِ نفرت سمجھا جاؤن۔